ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

نومبر 2016ء

50 YEARS 1966-2016

Ahmadiyya Muslim Jama'at

موجودہ دور میں امن قائم کرنے کے ذرائع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یارک یونیورسٹی ٹورانٹو میں اپنے خطاب کے آخر میں فرمایا:

”اگر ہم حقیقت میں امن چاہتے ہیں تو ہمیں عدل سے کام لینا ہوگا۔ ہمیں عدل و انصاف کو اہمیت دینا ہوگی ۔ جیسا کہ اسلام کے پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ وآلہ و سلم نے فرمایا کہ ہمیں دوسروں کے لئے وہی پسند کرنا چاہیئے جو ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ ہمیں دوسروں کے حقوق کی پاسداری کے لئے کبھی ویسا ہی عزم اور جوش دکھانا چاہیئے ۔ جیسا کہ ہم اپنے لئے دکھاتے ہیں۔

ہمیں اپنی سوچ کو بلند چاہیئے اوراپنے فائدہ کی کے بجائے صرف وہی دیکھنا چاہیئے جو دنیا کے لئے اچھا ہے۔ اس دور میں امن قائم کرنے کے یہی ذرائع ہیں۔

میں اپنے دل کی گہرائیواں سے خداتعالیٰ کے حضور یہ دُعا کرتا ہوں کہ وہ تمام فریقوں اور تمام قوموں کو فہم وفراست عطاکرے تاکہ وہ انسانیت کی فلاح وبہبود کے لئے بے غرض ہوکر مل جل کرکام کرنے والے ہوں ۔“

(یارک یونیورسٹی ٹورانٹو سمپوزیم۔ غیر منصفانہ دنیا میں انصاف۔ 28 اکتوبر2016ء)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

نومبر 2016ء جلد نمبر 45 شمارہ 11

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصے	4
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے نہایت ایمان افروز خطاب کا خلاصہ	8
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ سالانہ کینیڈا سے نہایت ایمان افروز اختتامی خطاب کا خلاصہ	۱۰
☆	کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	۱۳
☆	تقریر جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء: آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ از مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب	21
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اتباع سنت نبویؐ از مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب	23
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت ارشادات: تحریک وقف جدید از مکرم مولانا سلطان نصیر صاحب	12
☆	جماعت احمدیہ کینیڈا کے چالیسویں جلسہ سالانہ 2016ء کی چند جھلکیاں از ہدایت اللہ ہادی و محمد اکرم یوسف	۲۶
☆	کینیڈا میں پچاس سال قبل آنے والے ابتدائی احمدی	30
☆	ٹورانٹو اور اس کے گردونواح میں نماز عید الاضحیہ از محمد اکرم یوسف	32
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	۳۵
☆	تصاویر: بشیر احمد ناصؔر، ملک مظفر، اسد سعید اور بعض دوسرے	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادؔی اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

فَـاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّـاَنْفُسِکُمْ ط وَمَـنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَo

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْهُ لَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ط وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ oلا

(سورۃ التغابن 64:17-18)

پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو (یہ) تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اگر تم اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے (تو) وہ اسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس (اور) بردبار ہے۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رُسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ سَبْعُمِائَةِ ضِعْفٍ۔

(جامع ترمذی۔ باب فضل النفقة فی سبیل اللہ ۔ حدیقۃالصالحین، حدیث نمبر 738، صفحہ 697)

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا

خدا کی راہ میں جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں ان کے مالوں میں خدا اس طرح برکت دیتا ہے کہ جیسے ایک دانہ جب بویا جاتا ہے تو گو وہ ایک ہی دانہ ہوتا ہے مگر خدا اس میں سے سات خوشے نکال سکتا ہے اور ہر ایک خوشہ میں سو (100) دانے پیدا کرسکتا ہے۔ یعنی اصل چیز سے زیادہ کر دینا یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے اور درحقیقت ہم تمام لوگ خدا کی اسی قدرت سے ہی زندہ ہیں اور اگر خدا اپنی طرف سے کسی چیز کو زیادہ کرنے پر قادر نہ ہوتا تو دنیا ہلاک ہو جاتی اور ایک جاندار بھی روئے زمین پر باقی نہ رہتا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد23، صفحہ 162)

میں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ پس اس ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔ یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔

(ملفوظات۔ جلد8، صفحہ 393)

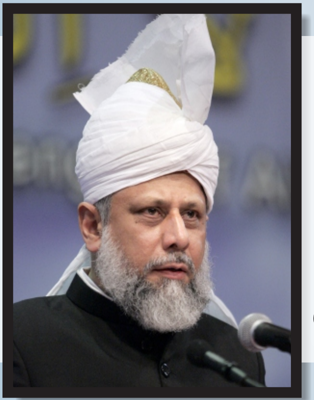

40ویں جلسہ سالانہ کینیڈا کا آغاز، پرچم کشائی کی تقریب، دعا، خطبہ جمعہ سے جلسہ سالانہ کا افتتاح

حضرت رسول کریم ﷺ کی سچی پیروی کرو، نیک بنو، متقی بنو، دعاؤں میں وقت گزارو

جلسہ کے مقاصد میں دینی علم میں اضافہ، اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی، آپس میں تعارف بڑھانا اور تقویٰ میں ترقی کرنا ہیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 اکتوبر 2016ء بمقام انٹرنیشنل سنٹر، مسی ساگا، اونٹاریو، کینیڈا کا خلاصہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مؤرخہ 7 اکتوبر 2016ء کو انٹرنیشنل کنونشن سینٹر، مسی ساگا، اونٹاریو، کینیڈا تشریف لائے اور پرچم کشائی کے بعد دعا کروائی۔ ازاں بعد جلسہ گاہ تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا گیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آغاز میں فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال دنیا کی جماعتیں اپنے اپنے ملک میں جلسہ منعقد کرتی ہیں۔ اِس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر اس کا اجراء فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ سال میں تین دن قادیان میں جمع ہوں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ جلسے کے مقاصد بتاتے ہوئے فرمایا کہ دینی علم میں اضافہ، معلومات میں وسعت، معرفت میں ترقی، آپس میں تعارف بڑھانا چاہئے جو وقتی تعلق نہ ہو بلکہ ہر احمدی کو بھائی چارہ میں ترقی کرنی چاہئے نیز تقویٰ میں ترقی۔ یہ وہ باتیں تھیں جس کے لئے جلسہ کا انعقاد فرمایا۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی رجسٹریشن کو پچاس سال پورے ہونے کے حوالے سے حضورِ انور نے فرمایا:

ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے اس کی اہمیت تبھی ہوگی جب ہر احمدی جو کینیڈا میں رہتا ہے یہ کوشش کرے کہ جو عہد بیعت باندھا ہے اسے ہم نے پورا کرنا ہے۔ جو توقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے رکھی ہیں اُن پر پورا اُترنا ہے ورنہ پچاس سال ہوں یا سو سال اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ حضورِ انور نے پاکستان سے آئے ہوئے احمدیوں کو خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

آپ نے دینی آزادی کے حصول کے لئے ہجرت کی ہے اور حکومت نے اس لئے شہریت دی ہے تاکہ آپ آزادی سے مذہبی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔ جس مقصد کے لئے ہجرت کی اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی نسلوں کو بتائیں کہ ہم کیسے حالات سے آئے ہیں۔ یہاں جو حالات ہیں وہ تقاضا کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا حقیقی شکرگزار بندہ بنتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنے والے بنیں۔

حضورِ انور نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو فرمایا:

جلسہ پر آنے کا مقصد تبھی پورا ہوگا جب خطبہ میں بیان ہونے والی باتیں بھی سنیں اور تمام مقررین کو بھی سنیں۔ بہت سی باتیں ایمان کو بڑھانے والی ہوتی ہیں اُن کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

حضورِ انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے جس میں حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔ تم اپنی زندگی میں حضرت محمد ﷺ کا نمونہ دکھاؤ اور وہی حالت پیدا کرو، نیک بنو، متقی بنو اور دعاؤں میں وقت گزارو۔

مزید فرمایا: قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے اور عمل صالح وہ ہے جس میں فساد، ظلم، عُجب، ریا، تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ خاص طور پر اِن دنوں میں بہت زیادہ استغفار کریں۔ آج کل حضرت آدم علیہ السلام کی یہ دعا پڑھنی چاہئے:

رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا سکتۃ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَ تَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ (سورۃ الاعراف 24:7)

رَبِّ کُلُّ شَیۡئٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ

اور یہ دعا بھی بہت پڑھنی چاہئے۔

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سورۃ البقرۃ 202:2)

پھر فرمایا:

اللہ تعالیٰ دنیا کے کام کاج سے منع نہیں کرتا بلکہ حکم دیتا ہے کہ سُست نہ بیٹھو، کام کاج کرو۔ مقصد دنیا نہ ہو۔ دنیا کو ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہو۔ پس دنیا کی آج جو بھی حالت ہے وہ اس فکر میں ڈالنے والی ہے۔

فرمایا: گزشتہ دنوں ایک صاحب نے کہا کہ دنیا بڑی تیزی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے تو ہمارا کیا ہوگا؟ حضور انور نے فرمایا کہ اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں دے دیا ہے کہ:

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذو العجائب سے پیار

حضور انور نے پچاس سال پورے ہونے سے متعلق فرمایا کہ ان باتوں پر دنیا والے خوش ہوتے ہیں لیکن دینی جماعتیں نہیں۔ اگر خوشی کے اظہار اس لئے ہیں کہ ہم نے خدا کے احکامات پر چلنے میں ترقی کی ہے اور مزید بھی کریں گے تو یہ اظہار بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور جائز ہے لیکن اگر ہمارے قدم ہر قسم کی نیکیوں میں رُک گئے ہیں تو قابل فکر بات ہے۔ پس ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی باتوں پر عمل کرنے کے لئے جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ یہاں جماعت کے جب 75 سال پورے ہوں تو کہہ سکیں کہ ہم نے دین کو دنیا پر قائم رکھنے کا جو عہد کیا تھا نہ صرف اس کو پورا کرنے والے بلکہ اس میں ترقی کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

حضور انور نے آخر پر جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو فرمایا کہ جلسہ کے تین دنوں کو دعاؤں میں گزاریں۔ جلسہ کے پروگراموں میں بھرپور حاضر ہو کر سنیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 13 اکتوبر 2016ء)

40 ویں جلسہ سالانہ کینیڈا کے کامیاب انعقاد پر اظہارِ تشکر، بہتر انتظام کی تلقین اور مہمانان جلسہ کے تاثرات

مَیں تمام کارکنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہر کام رضا کارانہ خوشی اور ذمہ داری سے سرانجام دیا

اللہ تعالیٰ ہی کارکنان کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی بھرپور خدمت کرنی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ 14 اکتوبر 2016ء بمقام بیت الاسلام ٹورانٹو کینیڈا کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آغاز میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ گزشتہ ہفتہ منعقد ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ظاہر کرتے ہوئے اختتام کو پہنچا۔ یہ اس کا ہی فضل ہے کہ ہم باوجود محدود وسائل کے دنیا میں ہر جگہ جلسے منعقد کرتے ہیں اور اللہ کے فضل سے عمومی طور پر انتظامات بھی اچھے ہوتے ہیں۔ ان تین دنوں میں خاص طور پر بے نفس ہو کر کام کرنا سب کی سوچ ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان سب کارکنان کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ تم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت میں ہر سوچ اور خواہش سے بالا ہو کر اپنے آپ کو پیش کرنا ہے اور کام کرنا ہے اور صرف اللہ کی رضا اور مہمانوں کی خدمت کو پیشِ نظر رکھنا ہے۔ ہمیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے جماعت کو ایسے کارکنان دیئے۔ ٹائلٹ کی صفائی، کھانا پکانے، کھلانے، سیکورٹی پارکنگ اور مختلف شعبہ جات میں بے نفس ہو کر ڈیوٹی دیتے ہیں۔ بچے بھی شوق سے ڈیوٹی دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں وہاں جلسہ سالانہ میں تمام شامل ہونے والوں اور جلسہ سننے والوں کو ان کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ بعض کو جلسہ کی وجہ سے چھٹی نہیں ملی تو اپنی نوکریاں چھوڑ دیں۔ ایک فکر کے ساتھ یہ لوگ کام کرتے ہیں کہ کس طرح بہتر سے بہتر انتظام کرنا ہے۔

حضور انور فرمایا: جہاں میں جلسہ میں شامل ہونے والوں کو کہتا ہوں اس سے پہلے میں خود تمام کارکنوں، بچوں، مہمانوں، لڑکیوں، لڑکوں، عورتوں اور مردوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کیا اور خدمت کے جذبہ سے ادنیٰ سے ادنیٰ کام بھی خوشی اور ذمہ داری سے سرانجام دیا۔ یہ کام حقیقت میں کئی لوگوں کی ہدایت کا باعث بن جاتا ہے۔

حضور انور نے امریکہ سے آئے ہوئے ایک غیر از جماعت بنگالی شہید الرحمٰن صاحب کا ذکر فرمایا جو ایک رضا کار کی خدمت سے بہت متاثر ہوئے تھے۔

فرمایا: ایک خادم کی معمولی سی خدمت کرنا اس کی سوچ کو بدلنے والا بن گیا۔ یہ خدمت اس غیر میں روحانی تبدیلی کا ذریعہ بن گئی۔

فرمایا: ایم ٹی اے کے کارکنان کا جلسہ میں شامل ہونے والوں کے ساتھ ساتھ دنیا میں رہنے والے احمدیوں کو بھی شکر گزار ہونا چاہئے۔ اسی طرح کارکنان کو بھی شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم شکر گزار بنو مَیں تمہاری استعدادوں اور صلاحیتوں کو بھی بڑھاؤں گا۔ مومنین کا یہ طریق ہے کہ ہر کامیابی پر، ہر اچھی بات پر خدا تعالیٰ کے شکر گزار بنیں اور جہاں کمزوریاں دیکھیں وہاں اللہ تعالیٰ سے رحم مانگیں اور استغفار کریں۔

حضور انور نے شعبہ مہمان نوازی، واش رومز، آڈیو ویڈیو اور ترجمانی میں چند کمیوں کی نشاندہی فرما کر بہتر انتظام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

شام کے عرب احمدیوں کے تاثرات بیان فرمائے جو پہلی بار جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ اس کے بعد غیروں کے تاثرات بیان فرمائے۔

حضور انور نے کینیڈا کی پریس ٹیم کے متعلق فرمایا کہ کینیڈا کی میڈیا ٹیم نے بھی بڑی محنت سے پریس اور میڈیا سے رابطوں میں اضافہ کیا۔ مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ ہمارے نوجوان اس حد تک اپنا کردار ادا کر رہے ہیں یہاں آ کر پتا چلا بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ بعض بڑے بڑے اخبارات اور چینل سے رابطے کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ بھی جماعت کا تعارف وسیع پیمانہ پر کروا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جو احمدی اس کے لئے رضا کارانہ کام کرتے ہیں، اُن کو کہتا ہوں مزید محنت اور عاجزی سے یہ کام کریں ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کا فضل ہی ہے۔ اسی کو تلاش کرنا چاہئے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا کی خبر سے اخبارات، سوشل میڈیا کے ذریعہ کئی ملین افراد تک جماعت کا تعارف اور پیغام پہنچا۔

حضور انور نے میڈیا کے مثبت کردار کے بارہ میں فرمایا: میڈیا نے بڑی ایمانداری سے خبر دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم انہی باتوں پر خوش نہ ہو جائیں بلکہ اپنی روحانی حالت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو بڑھائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ خدمت کا موقع دے رہا ہے تو اسے فضلِ الٰہی جانیں۔ تمام عہدیدار اور خدمت کرنے والے تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے فرائض انجام دینے کی کوشش کریں۔ تمام شامل ہونے والے اور سننے والے بھی اپنے جائزے لیں۔ کیا جو ہم نے سنا اس کو اپنایا اور اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بھی جائزے لیں کہ کس طرح نیک باتوں کو ہمیشہ اپنائے رکھنا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی حقیقی شکر گزاری۔ عارضی اور وقتی شکر گزاری نہیں۔ اس چیز کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ اور یہی بات ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کو بڑھاتا چلا جاتا اور نوازتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان باتوں پر عمل کرنے کی ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والے ہوں۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، 18 اکتوبر 2016ء)

مکرم بشیر احمد خان صاحب سابق امام مسجد فضل لندن اور ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ گائنا کالوجسٹ کا ذکر خیر

خوش قسمت ہے وہ جن کو اللہ تعالیٰ دین اور انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے

نیک اور دعا گو وجود، خلافت سے اخلاص و محبت میں بڑھے ہوئے، تمام عمر بے نفس ہو کر ایسی خدمت کی کہ جو انتہائی معیار پر پہنچی ہوئی تھی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21/اکتوبر 2016ء مسجد بیت الاسلام، ٹورانٹو کینیڈا کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آغاز میں فرمایا: آج میں جماعت کے دو خادموں کا ذکر کروں گا جن کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ ایک مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب اور دوسری فضل عمر ہسپتال کی شعبہ گائنی کی ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ ہیں۔

فرمایا: جو انسان بھی اس دنیا میں آیا اس نے ایک دن یہاں سے رخصت ہونا ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ جن کو اللہ تعالیٰ دین اور انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے مکرم امام بشیر احمد رفیق خان صاحب کے کوائف بیان کرتے ہوئے فرمایا: پرانے مربی سلسلہ تھے۔ انتظامی کاموں میں بڑی خوش اسلوبی سے فرائض انجام دیتے رہے۔ 11/اکتوبر 2016ء کو 85 سال کی عمر میں لندن میں وفات پائی۔ پنجاب یونی ورسٹی سے بی اے اور جامعہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی والدہ فاطمہ بی بی، حضرت مولوی الیاس خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی بیٹی تھیں۔ ان کے والد مکرم دانشمند خان صاحب نے 1921ء میں احمدیت قبول کی۔ ان کی شادی 1956ء میں سلیمہ ناہید صاحبہ بنت عبدالرحمٰن خان صاحب سے ہوئی۔ ان کی اولاد میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ زندگی وقف کرنے کی تحریک میں آپ نے بھی اپنا نام پیش کیا۔ پارٹیشن تک قادیان میں تعلیم جاری رکھی۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر ربوہ میں جامعہ میں تعلیم حاصل کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصائح کا ذکر کر کے حضور انور نے فرمایا: گزشتہ دنوں میں نے بھی توجہ دلائی تھی کہ مربیان کی اپنی لائبریری ہونی چاہیے۔ حضور انور نے فرمایا: ان کو بطور نائب امام و امام مسجد فضل لندن، اخبار احمدیہ اور ریویو آف ریلیجنز کے مدیر، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بیرون ممالک میں پرائیویٹ سیکرٹری، وکیل الدیوان، وکیل التصنیف اور وکیل التبشیر خدمات کی توفیق ملی۔ بعض دنیاوی کام بھی کئے۔ ممبر اور صدر روٹری کلب بھی مقرر ہوئے۔ 1968ء میں لائبیریا کے صدر کی دعوت پر بلایا گیا اور لائبیریا کا اعزازی چیف مقرر کیا گیا۔ بہت بھرپور زندگی گزاری ہے۔ خلافت سے بھی وفا کا تعلق تھا۔ دل کی تکلیف تھی۔ پھر نئی زندگی ملی۔ پھر بیماری کے باوجود بڑی باقاعدگی سے نہ صرف خط لکھتے تھے بلکہ جہاں بھی ان کو پتہ لگتا کہ مَیں فنکشن میں شامل ہو رہا ہوں ضرور آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی اخلاص و وفا سے تعلق رکھنے اور نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور نے فرمایا: دوسرا ذکر محترمہ نصرت جہاں مالک صاحبہ کا ہے۔ 11/اکتوبر 2016ء کو لندن میں وفات پا گئیں۔ پھیپھڑوں کے انفیکشن سے ان کی وفات ہوگئی۔ 15/اکتوبر 1951ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب بھی پرانے خادم سلسلہ تھے۔ ان کا آبائی وطن بجنور یوپی تھا۔ ان کے دادا حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1900ء میں بذریعہ خط بیعت کی اور 1903ء میں ملاقات کی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر اپنے بیٹے کو وقف کر دیا تھا۔ مولانا صاحب اپنے والد کے ارشاد پر ملازمت سے استعفیٰ دے کر فوراً قادیان چلے گئے اور یہ اخلاص کا جذبہ تھا جو ڈاکٹر صاحبہ میں بھی تھا۔ تعلیم کے بعد کہیں بھی جاتیں تو لاکھوں روپیہ روزانہ کما سکتی تھیں لیکن دین اور انسانیت کی خدمت کے لئے ربوہ میں آباد ہو گئیں اور ہسپتال کی ضرورت بھی تھی اور اس کو پورا کیا۔ تمام عمر بے نفس ہو کر ایسی خدمت کی کہ جو انتہائی معیار پر پہنچی ہوئی تھی۔ حضور انور نے ان کی بیٹی، داماد، ڈاکٹرز اور ان کے سٹاف کے تاثرات بیان فرمائے۔ فرمایا: ان کے بارہ میں بہت سے لوگوں نے جذبات کا اظہار کیا سب بیان کرنے مشکل ہیں۔ خدا پر نہایت درجہ توکل، قرآن سے محبت، خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ خلافت کی اطاعت، خدمت خلق اور مریض کی شفا اور آرام ان کی پہلی ترجیح تھی۔ جماعت کے پیسے کا بہت درد رکھتی تھیں۔ کہتی تھی میرے دو بچے ہیں ایک میری بیٹی اور دوسرا میرا شعبہ ہے۔ شادی شدہ کو شادی قائم رکھنے کے لئے توجہ دلاتیں۔ پردہ کا بہت خیال رکھا۔ ہمیشہ پورا برقعہ پہنا۔ فرمایا: وہ لڑکیاں جو پردہ میں کام نہیں کر سکتیں ان کے لئے ایک نمونہ اور رول ماڈل تھیں۔ قواعد و ضوابط کی پابند تھیں۔ اپنی بیٹی کو کہا کہ تمہارے نانا جان نے دو باتیں نصیحت کیں ایک توکل علی اللہ اور دوسری خلافت سے وابستگی اور یہی تم کو نصیحت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اکلوتی بیٹی کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے جو اس ماں نے اس سے توقعات رکھی ہیں ان پر پورا اُترنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فضل عمر ہسپتال کو خدمت کرنے والی اور وفا کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہنے والی، خلافت کی اطاعت گزار مزید ڈاکٹرز بھی عطا فرمائے اور جو موجود ہیں ان کو اس کام میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین پھر حضور انور نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 25 اکتوبر 2016ء)

واقفین نو اوران کے والدین اپنے عہد اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ کریں انتظامیہ کو بھی اہم ہدایات

اگر ہر واقف نو اپنے عہد کو وفا کے ساتھ پورا کرنے والا ہو تو ہم دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں

واقفین عبادتوں، عمومی اخلاق، خلافت کی اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے اور عاجزی میں بڑھے ہوئے ہوں تو یقیناً بہت سپیشل ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 / اکتوبر 2016ء بمقام مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو، کینیڈا کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بچوں کو وقف کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ بعض دنوں میں خطوط کی تعداد 20، 25 ہو جاتی ہے جس میں ماں باپ اپنے ہونے والے بچے کو وقف نو میں شامل کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ آج سے 12، 13 سال پہلے اس طرف توجہ ہوئی اس کی وجہ سے تعداد 28 ہزار سے اوپر تھی اب یہ تعداد 61 ہزار سے اوپر ہوگئی ہے جس میں 36 ہزار سے اوپر لڑکے ہیں اور باقی لڑکیاں۔ گویا وقت کے ساتھ ساتھ یہ رجحان بڑھ رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھنا چاہیے کہ ہر بچہ جماعت کی اور خاص طور پر وقف نو بچہ والدین کے پاس جماعت کی امانت ہے۔ اس کی تربیت اور اسے جماعت اور معاشرہ کا بہترین حصہ بنانا والدین کا فرض ہے۔ حضور انور نے حضرت مریم کی دعا کا ذکر کرکے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا بطور قصہ درج نہیں کی بلکہ اللہ کو اس قدر پسند آئی کہ آئندہ آنے والی مائیں بھی یہ دعا کرکے اپنے بچوں کو دین کی خاطر غیر معمولی قربانیاں کرنے والا بنائیں۔

حضور انور نے انتظامیہ کو ہر مرحلہ پر تجدید وقف کے عہد لینے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا وقف نو بچے کی یہ سوچ نہ ہو کہ ہم نے اگر وقف کیا تو ہم دنیاوی طور پر کس طرح گزارہ کریں گے۔ حضور انور نے ایسے ہی ایک سوال کا ذکر کرکے فرمایا: یہ سوال پیدا ہونا اس بات کا اظہار ہے کہ ماں باپ نے بچپن سے واقفین کے دل میں بات بٹھائی ہی نہیں کہ اب تم ہمارے پاس صرف جماعت کی امانت ہو۔ ان ماں اور باپوں سے سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وقف نو کا نام ہونا ہی کافی نہیں بلکہ وقف ایک اہم ذمہ داری ہے۔ ایک واقف نو کے جوانی تک پہنچنے تک ماں باپ کی اور اس کے بعد خود اس کی اپنی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سامنے رکھیں کہ دنیاوی مال و اسباب سے اپنے سے کم تر کو دیکھو اور روحانی لحاظ سے اپنے سے بڑھے ہوئے کو دیکھو۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زندگی وقف کرنے کے ارشاد پیش کرکے فرمایا: واقفین نو کو عام احمدی سے بلند ہو کر یہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا: واقفین نو کو قناعت اور قربانی کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہیے۔ اگر ہر واقف نو لڑکا اور لڑکی اپنے اس عہد کو وفا کے ساتھ پورا کرنے والا ہو تو ہم دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کے معیار کا ذکر کرکے فرمایا: اگر انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف اُٹھانے کے لئے تیار ہو جائے تو خدا تعالیٰ تکالیف سے بچا لیتا ہے۔ پس اللہ کا پیار جذب کرنے کے لئے یہ معیار ہے۔ یہ معیار ہر واقف نو کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ ہر واقف زندگی کو یاد رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام واقفین نو اور ان کے ماں باپ وقف کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں اور اپنی وفاؤں کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جانے والے ہوں۔

حضور انور نے بعض انتظامی اُمور کی طرف انتظامیہ کو توجہ دلائی اور فرمایا: بعض لوگ واقفین بچوں کے دماغ میں یہ بات ڈال دیتے ہیں کہ تم بڑے سپیشل ہو۔ بڑے ہو کر ان کے دماغ میں سپیشل ہی رہ جاتا ہے۔ فرمایا: سپیشل ہونے کے لئے ان کو کیا ثابت کرنا ہوگا؟ کہ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں دوسروں سے بڑھے ہوئے ہیں، عبادتوں کے معیار بہت بلند ہیں، فرض نمازوں کے ساتھ نوافل بھی ادا کرنے والے ہیں، عمومی اخلاق کا معیار اعلیٰ درجہ کا ہے، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہے۔ لڑکیاں ہیں تو ان کا لباس اور پردہ صحیح تعلیم کا نمونہ ہے جس کو دوسرے دیکھ کر رشک کریں۔ لڑکے ہیں تو ان کی نظریں حیا کی وجہ سے جھکی ہوئی ہوں، انٹرنیٹ اور دوسری لغویات دیکھنے کی بجائے دین کا علم حاصل کرنے کے لئے اپنا وقت صَرف کریں، قرآن کریم کی تلاوت اور احکامات کی تلاش کریں، جماعتی تنظیمی کاموں میں دوسروں سے بڑھ کر حصہ لیں، والدین سے حسن سلوک کریں۔ برداشت کا مادہ زیادہ ہو دعوت الی اللہ کے میدان میں سب سے آگے، خلافت کی اطاعت میں صف اول میں ہوں، سخت جان اور قربانی، عاجزی اور بے نفسی میں بڑھے ہوئے تکبر سے نفرت اور اس کے خلاف جہاد کرنے والے، ایم ٹی اے پر میرے ہر پروگرام اور خطبہ کو سننے والے، تمام باتیں جو اللہ کو پسند ہیں کرنے والے اور وہ تمام باتیں جو ناپسند ہیں، اُس سے رکنے والے ہیں تو یقیناً سپیشل بلکہ بہت سپیشل ہیں۔ ورنہ آپ میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

حضور انور نے مختلف شعبہ جات میں جماعتی ضروریات کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات سے نصائح فرمائیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم ہونے والی ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے والے ہوں۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ یکم نومبر 2016ء)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے، آپس میں حسنِ سلوک، گھروں کو جنت بنانے، بچوں کی تربیت اور پردے کے حوالے سے تلقین

بچوں کی اچھی اور نیک تربیت احمدی عورت کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج اور اس کی اہم ذمہ داری ہے

دین پردے کے ذریعے عورت کی عفت قائم کرنا چاہتا ہے۔ حیاء ہر مومن کے ایمان کا حصہ ہے۔ جس میں حیا نہیں اس میں ایمان بھی نہیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر مستورات سے خطاب۔ 8 اکتوبر 2016ء کا خلاصہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 8 اکتوبر 2016ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا کے 40 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ جلسہ گاہ انٹرنیشنل سنٹر مسی ساگا میں پونے بارہ بجے تشریف لائے۔ حضور انور سٹیج پر رونق افروز ہوئے تو لجنہ جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اُٹھا۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ طلعت صادق صاحبہ نے سورۃ الفرقان کی آیات 72-78 کی تلاوت کی۔ مکرمہ صبیحہ ہاشمی صاحبہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام ترنم کے ساتھ پیش کیا۔

باب رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائے گا
جب تمہارا قادرِ مطلق خدا ہو جائے گا

تقریب تقسیم تعلیمی اسناد، انعامات و تمغہ جات

حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں اعزاز حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم فرمائے اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے طالبات کو میڈلز پہنائے۔

جس کے بعد حضور انور نے خواتین سے خطاب فرمایا جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہِ راست نشر کیا گیا۔ دنیا بھر میں بسنے والے کروڑوں احمدی احباب نے اپنے پیارے امام کا یہ خطاب براہ راست سنا، دیکھا اور مستفید ہوئے۔

خطاب کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

حضور انور نے آغاز میں فرمایا:

اس ترقی یافتہ مادی دور میں مذہب اور اس کی تعلیمات کو بوجھ سمجھا جانے لگا ہے۔ آزادی کے نام پر مذہبی اور اخلاقی زوال کو قانونی تحفظ دیا جاتا ہے۔ جن باتوں کو مذہبی تاریخ نے قوموں کی تباہی کی وجہ بتایا، آج انہیں آزاد اور ترقی یافتہ معاشرے کا طرہء امتیاز اور ان کی خوبی بتائی جاتی ہے۔ فحاشی کو ترقی یافتہ ہونے کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ پس آج کل آزادی کے نام پر مذہب سے دوری شیطانی کام ہیں جس میں انسان روز بروز گرتا چلا جا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کو بھول رہا ہے اور دنیا کی چمک دمک غالب آ رہی ہے۔

فرمایا لیکن ہم ساتھ ہی دیکھتے ہیں کہ جب بھی زمانے میں دنیاوی ہوا و ہوس نے غلبہ پایا انسان شیطان کی گود میں گرنا شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے بھیجے جو انسان کو آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لئے بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ تعلیمی ترقی اور نئی ایجادات نے جہاں انسانوں کے ذہنوں کو روشن کیا ہے وہاں اکثریت کو روحانی طور پر مُردہ کر دیا ہے۔ پس اس فساد اور روحانی زوال کے زمانے میں، دنیاوی خواہشات کے بڑھنے اور دینی تعلیمات دینے کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لیا اور اس کی بیعت میں شامل ہو کر یہ اعلان کیا کہ ہم شیطان کے ہر حملے کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے اسی پر الٹا دیں گے۔ شیطان کے ہر بہکاوے پر اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے بچنے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ پس اس کے لئے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عورت اور لڑکی کی سب سے بڑھ کر یہ ذمہ داری ہے کیونکہ اس نے صرف اپنے آپ کو ہی نہیں بلکہ اپنی نسلوں کو بھی شیطان کے حملوں سے بچانا ہے۔ فرمایا کہ عورت ہے جس کی کوکھ سے بچہ جنم لیتا ہے، جس کی گود میں بچہ پلتا ہے، بڑھتا ہے۔ عورت ہی ہے جو اپنے بچے کو باہر کے ماحول سے متاثر ہونے سے پہلے اس کی اس نہج پر تربیت کر سکتی ہے کہ اسے پتہ چل جائے کہ برائی کیا ہے اور اچھائی کیا ہے۔ ایک حقیقی احمدی مومنہ عورت اپنے بچے کو بتاتی ہے کہ دین کے اعلیٰ اخلاق کے معیار کیا ہیں۔ تمہارے احمدی ہونے کا مقصد کیا ہے۔

فرمایا کہ اس بگڑے ہوئے معاشرے میں بچوں کی اچھی تربیت احمدی عورت کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج اور اس کی اہم ذمہ داری ہے۔ جو مائیں بچپن سے اپنے نمونے بچوں کے سامنے رکھتی ہیں، بچوں کے معاملات میں حکمت سے نظر رکھنے والی ہیں۔ ان کے بچے ہر اچھی اور بری بات گھر آ کر اپنی ماؤں سے شیئر کرتے ہیں اور مائیں پھر حکمت سے جواب بھی دیتی ہیں۔ ایسی ماؤں کے بچے پھر ماحول کے اثر میں نہیں آتے اور جوانی میں بھی ماحول کی برائیوں سے بچنے والے ہوتے ہیں۔ اور جو مائیں بچوں کے معاملات میں دلچسپی نہیں لیتیں بلکہ سختی سے کام لیتی ہیں۔ ان کے بچوں کو گھر سے زیادہ باہر کا ماحول زیادہ اچھا لگتا ہے۔ دین سے زیادہ دنیا ان کی نظر میں زیادہ اچھی لگتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں باپوں کو اس تربیت کی ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں کرتا۔ یقیناً باپ بھی ذمہ دار ہیں۔ بعض دفعہ ماؤں کی تربیت کے باوجود باپوں کے عمل کو دیکھ کر بچے بگڑتے ہیں۔ بس باپوں کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ انہوں نے اس ذمہ داری کو ادا کرنا ہے۔ لیکن چونکہ زیادہ وقت بچے ماؤں کے پاس رہتے ہیں اس لئے اسلام ماؤں پر زیادہ ذمہ داری ڈالتا ہے کہ وہ بچوں کی تربیت کا حق ادا کریں۔

فرمایا کہ یہ تربیت جو ماں کرتی اور جس محنت سے اس کی طرف توجہ دیتی ہے یہ جہاد سے کم نہیں ہے۔ پس عورت ہی ہے جو بچوں کی تربیت کر کے قوم کی بنیادیں مضبوط کرتی ہے اور کر سکتی ہے۔ جو قومیں بچوں کی تربیت پر توجہ نہیں دیتیں وہ زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بگاڑ کے زمانے میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا جنہوں نے عورتوں اور مردوں دونوں کو اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ اپنی بچیوں کی ایسی دینی تربیت کرو کہ آئندہ نسل کی مائیں اپنے بچوں کے ذہنوں میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے حکم کو بٹھاتی چلی جائیں اور اپنے لڑکوں کی ایسی تربیت کرو کہ آئندہ بننے والے باپ دین کی حقیقی تعلیم کو اپنے اُوپر لاگو کرنے والے ہوں اور اپنے بچوں کے لئے بہترین نمونہ بنیں۔ پس ہر احمدی عورت اور لڑکی کو اس اہم ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہماری نسلوں کی ترجیحات کبھی دنیا نہ ہو بلکہ دین ہو۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک عورت کا اپنے بچے کے ایمان کی فکر اور اس کی دینی تربیت کے حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا بیان فرمودہ ایک واقعہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ پس اس قسم کی عورتیں جو اپنے بچوں کو نیک اور تربیت یافتہ دیکھنا چاہتی ہیں وہ صرف اپنا فائدہ نہیں کر رہی ہوتیں، صرف اپنی اور بچوں کی عاقبت ہی نہیں سنوار رہی ہوتیں بلکہ قوم اور جماعت کو بھی فائدہ پہنچا رہی ہوتی ہیں۔ فرمایا کہ بہت سے واقفین نو بچے ماؤں کی گودوں میں ہیں، ان کی تربیت کرنا ماں کا فرض ہے۔ بہت سے بچے بڑے ہو کر وقف چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر شروع سے دینی تربیت ہوتی تو کبھی یہ سوچ ان بچوں میں پیدا نہ ہوتی۔ پس اس کے لئے محنت کرنا پڑتی ہے، صرف ایک وعدہ کر دینا کافی نہیں۔ فرمایا کہ دنیاوی لحاظ سے بھی اور دینی لحاظ سے بھی ہر وہ شخص جو دنیا میں ایک مقام حاصل کرتا ہے اس میں اس کی ماں کا حصہ ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ سوچ ہونی چاہئے کہ ہم نے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ اعلیٰ تعلیم بے شک ایک اچھی چیز ہے لیکن اس سے بھی اعلیٰ بات یہ ہے کہ احمدی بچوں کی دینی لحاظ سے بھی اور دنیاوی لحاظ سے بھی ایک ایسی فوج تیار ہو جو اس بگڑے ہوئے زمانے میں اپنی نسلوں کو شیطان کے حملوں سے بچانے کی ضمانت بن جائے۔ اپنی نسل میں سے ایسی مائیں پیدا کریں جو بہترین بیویاں ہوں، بہترین ساسیں ہوں، بہترین نندیں ہوں اور بہترین بھابھیاں ہوں اور ایسے لڑکے پیدا کریں جو بہترین خاوند ہوں، بہترین باپ ہوں، بہترین سسر ہوں اور بہترین بیٹے ہوں۔ اگر یہ ہو جائے تو کبھی کوئی بچی اپنے سسرال میں مظلوم نہیں ہوگی۔

فرمایا کہ بہت بڑی وجہ اس مظلومیت کی جہالت ہے۔ اگر بچوں کی صحیح تربیت ہو تو کوئی بچی اپنے سسرال میں نہ مظلوم ہوگی، نہ کوئی بیوی اپنے خاوند کی محبت سے محروم ہوگی اور نہ کسی ساس کو اپنی بہو سے کوئی شکوہ ہوگا۔ یہی وہ حالت ہے جو دنیا کو بھی جنت بنا دیتی ہے اور فسادوں کو ختم کر دیتی ہے۔

حضور انور نے ساسوں اور بہوؤں کو آپس میں ایک دوسرے کو سمجھ کر ایک دوسرے کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تلقین کی۔ فرمایا کہ اگر جنت بنانی ہے تو ماؤں نے ہی بنانی ہے اور فسادوں کو ختم کرنا ہے تو ماؤں نے ہی کرنا ہے عورت یا لڑکی نے ہی کرنا ہے اور یہی توقع ایک حقیقی مومن عورت سے کی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جب اُن کو خدا تعالیٰ کی باتیں بتائی جاتی ہیں تو وہ اُن پر سے بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گزر جاتے بلکہ فوری طور پر اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں بعض احکامات خاص طور پر عورت کے حوالے سے آئے ہیں جو عورت کے مقام کو قائم کرنے کے لئے ہیں۔ ہر عورت اور لڑکی کو اس کا جائزہ لینا چاہئے۔ جیسے مثلاً پردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی اہمیت اور حکمت بھی بیان فرمائی ہے اور بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ دین اصل میں پردے کے ذریعے عورت کی عزت اور عفت کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس تقدس اور عصمت کو قائم کرنے کے لئے قرآن کریم نے پہلے مردوں کو حکم دیا ہے کہ مومن مرد اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ پھر اگلی آیت میں عورتوں کو کہا کہ ہر قسم کے شر سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ تم بھی اپنی نظریں نیچی رکھو، حیاء کو قائم کرو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حیاء ہر مومن مرد اور عورت کے ایمان کا حصہ ہے۔ پس جس میں حیا نہیں اس میں ایمان بھی نہیں۔ پھر قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی زینت کو چھپائیں۔ حضور انور نے پردے پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی اور پھر فرمایا کہ کم از کم جو پردہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ ماتھا ڈھکا ہوا ہو، بال نظر نہ آئیں، نہ آگے سے اور نہ پیچھے سے، ٹھوڑی ڈھکی ہوئی ہو اور گال ڈھکے ہوئے ہوں۔ لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ سنگھار نہ کیا ہوا ہو۔ اگر منہ کھلا رکھنا ہے تو سادہ چہرہ ہو۔

حضور انور نے موجودہ دور میں نئے فیشن کے برقعے اور لباس کی نفی کرتے ہوئے فرمایا کئی شکایتیں آتی ہیں۔ ان لغویات سے احمدی عورت اور لڑکی کو بچنا چاہئے۔ حضور انور نے اچھی طرح پردہ کرنے اور درست، مناسب اور موزوں لباس پہننے کی تلقین فرمائی۔

فرمایا کہ ہماری بعض احمدی لڑکیوں کو یہ احساس کمتری ہے کہ اگر اُنہوں نے پردہ کیا تو لوگ اُنہیں جاہل سمجھیں گے۔ ایسی لڑکیاں یہ دیکھ لیں کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہے یا لوگوں کو خوش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننا ہے یا اس کی باتوں پر سے اندھوں اور بہروں کی طرح گزر جانا ہے۔ پس اس طرف لجنہ کی تنظیم کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور خود ہر عورت اور لڑکی کو بھی اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ آہستہ آہستہ پھر یہ فیشن اور لاپرواہیاں بالکل ہی ننگا کر دیں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا دین ایک بہترین دین ہے اور دنیا میں پھیلنے کے لئے آیا ہے۔ پس اس کو پھیلانے کے لئے ہم میں سے ہر عورت اور مرد کو اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اعتقادی لحاظ سے عورت اور لڑکی نے جہاں اپنے آپ کو مضبوط کرنا ہے، ایمان میں بڑھنا ہے، وہاں عملی لحاظ سے بھی مضبوط کریں۔ اس معاشرے میں اگر عورتوں اور لڑکیوں کو حجاب سے جھجک ہے تو ماؤں کو ان کی جھجک کو دور کرنا چاہئے۔ پس اس معاشرے میں جہاں ہر ننگ اور بیہودہ بات کو سکول میں پڑھایا جاتا ہے، پہلے سے بڑھ کر احمدی ماؤں کو دین کی تعلیم اور قرآنی تعلیم کی روشنی میں اپنے بچوں کو بتانا ہوگا۔ شروع ہی سے اپنے بچوں کے اندر حیاء کی اہمیت کا احساس پیدا کرنا ہوگا۔ ایک احمدی کا مطمح نظر یہی ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھو اور یہی ہمیں قرآن کریم نے سکھایا ہے۔ دنیا کو ہم نے اپنے پیچھے چلانا ہے۔ پس دنیا کے فیشن کو نہ دیکھیں بلکہ یہ دیکھیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے اندر ہے یا نہیں۔ فیشن کرنا منع نہیں اگر حدود کے اندر ہے تو بے شک کریں اور ایسی مثالیں قائم کریں کہ دنیا آپ کے پیچھے چلنے والی ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس ہر احمدی عورت کو اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے کی ضرورت ہے تا کہ دعاؤں سے مدد مانگتے ہوئے اپنی اولاد کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور دعا کے بعد حضور انور سٹیج پر تشریف فرما رہے۔ بچیوں نے بعض نظمیں ترنم سے پیش کیں اور پھر آپ السلام علیکم کہہ کر لجنہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 14 اکتوبر 2016ء، صفحہ 1-2)

قرآن کریم سچائی سے پہلوتہی نہ کرتے ہوئے عدل وانصاف سے انسانی حقوق کے قیام کا درس دیتا ہے

انسانیت کو حقیقی اخلاقی اقدار سکھانے میں مذہب کا ہی بنیادی کردار ہے

عدل وانصاف کو نظرانداز کر کے لیگ آف نیشنز ناکام ہوئی اور اب یو این او بھی ناکام ہو چکی ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 40 ویں جلسہ سالانہ کینیڈا سے اختتامی خطاب فرمودہ 9 اکتوبر 2016ء کا خلاصہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 40 ویں جلسہ سالانہ کینیڈا 2016 کی اختتامی تقریب کے لئے دن کے بارہ بجے انٹرنیشنل سینٹر مسی ساگا اونٹاریو میں تشریف لائے۔ اس سے قبل بعض معزز مہمانان اور عمائدین اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ چنانچہ یہ اجلاس حضور انور کی آمد کے بعد بھی جاری رہا۔ چند مقررین کے بعد جلسہ کے اختتامی اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا۔ یہ کاروائی ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ سے تمام دنیا میں براہِ راست نشر کی گئی۔

تلاوت قرآن کریم مکرم ماذن خباز (Mazeen Khabbaz) صاحب نے سورۃ النور کی آیات 55-57 پیش کیں۔ ان آیات کریمہ کا انگریزی میں ترجمہ مکرم اسحاق فونسیکا (Ishaque Fonseca) نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم توفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔

ہے شکر رب عزّ و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

پھر خدام الاحمدیہ کینیڈا، اطفال الاحمدیہ کینیڈا اور انصار اللہ کینیڈا کی مجالس کو حسن کارکردگی کے لحاظ سے حضور انور نے علم انعامی اور عاملہ کے ممبران کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ اور دوم وسوم آنے والی مجالس کو اسناد خوشنودی عطا فرمائیں۔

بعد ازاں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے احمدی طلباء کو تمغے اور اسناد عطا فرمائیں۔

پھر 2013ء میں روزنامہ الفضل کے سو سال پورے ہونے پر مقابلہ نویسی میں اول انعام حاصل کرنے والے مکرم عبدالباسط قمر بقاپوری کو بھی سند امتیاز سے نوازا۔

اس کے بعد مدرسۃ الحفظ کینیڈا سے حفظِ قرآن مکمل کرنے والے حفاظ کو اسناد عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور نے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا جس کا خلاصہ پیش ہے۔

آپ نے فرمایا کہ آج کی دنیا کی اکثریت کے نزدیک مذہب ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے جو ترقی کی ہے وہ مذہب سے ہٹ کر کی ہے۔ اِس لئے مذہب کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر یہ بھی خیال رکھتے ہیں کہ دنیا میں جو فساد پھیلا ہے وہ بھی مذہب کی وجہ سے ہے اس لئے مذہب کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ماننے پر مجبور ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ کہ دنیا میں جو بھی بنیادی اور اخلاقی تعلیم اور رواج ہے وہ مذہبی تعلیم کے مرہون منت ہیں۔ ان اخلاق کی تعلیم کسی فلسفہ دان نے نہیں دی بلکہ دنیا کو اخلاق سکھانے اور اُنہیں بااخلاق بنانے میں ان لوگوں کا ہاتھ ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا اعلان کیا یعنی انبیاء علیہم السلام۔ حقیقی اخلاقی اقدار سکھانے میں مذہب کا ہی ہاتھ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کی طرف انبیاء بھیجے اور اُن انبیاء نے روحانی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ دنیا کی تمدنی ترقی میں بھی کردار ادا کیا۔ لیکن بعد میں ان انبیاء کے ماننے والوں نے بعض اخلاقی قواعد کو اپنا لیا اور اپنی طبیعت یا دنیاداری کی وجہ سے بعض روحانی اخلاقی قواعد کو ترک کر دیا۔ اور یہ بات علماء اور ماننے والوں کے اخلاق میں تنزل کا باعث بنی۔ پھر مذہبی تعلیم اور روحانیت کو ترک کرنے کی وجہ اخلاقی گراوٹ ہوئی اور دنیا فساد کی آماجگاہ بن گئی۔ گویا مذہب سے ہٹنے اور اس سے دوری کی وجہ سے فساد پھیلا، نہ کہ مذہب کی وجہ سے۔ پھر جب یہ مانتے ہیں کہ مذہب اخلاق سکھاتا ہے تو پھر اُس سے تو مذہب کی ضرورت ثابت ہوتی ہے نہ کہ عدم ضرورت۔

حضور انور نے فرمایا کہ تمام انبیاء نے ایک ہی تعلیم دی۔ انہوں نے خدا کی عبادت اور آپس میں تعلقات میں بہتری پیدا کرنے کی تعلیم دی۔ اور یہی قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مجھے اس تعلیم کے ساتھ بھیجا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حق ادا کرو اور اس کے بندوں کے حقوق محبت سے ادا کرو اور ان سے شفقت کا سلوک کرو۔ یہی تعلیم اعلیٰ ہے۔ اگر اس پر عمل کیا جائے تو دنیا میں فساد ہو ہی نہیں سکتا۔ اِس تعلیم کے ترک کرنے کی وجہ سے بدامنی پھیلی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں فساد لیڈروں کے خیالات اور جغرافیائی لالچ کی وجہ سے پھیلتا ہے نہ کہ مذہب کی وجہ سے۔ دنیا نے دو عالمی جنگیں دیکھیں اور اُن دونوں جنگوں میں مذہب وجہ نہیں تھی۔ فساد کی وجہ اپنے مفادات کو ترجیح دینا ہے۔ آج بھی ترقی یافتہ طاقتور ممالک اسلحہ تیار کرتے اور اُس کو فروخت کرتے ہیں۔ خواہ یہ اسلحہ حکومت غریب عوام کے خلاف استعمال کرے یا حکومت مخالف گروہ حکومتوں کو ناکام کرنے کے لئے استعمال کریں۔ اس سے اُن کو غرض نہیں ہے۔ اُن کی ترجیح اسلحہ فروخت کرنا ہے۔ اگر پوچھا جائے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ قانونی کاروبار ہے۔ حالانکہ جائز کام بھی اگر غلط موقع پر کیا جائے تو ناجائز ہو جاتا ہے۔ اس لئے مذہب پر الزام لگانے کی بجائے ان کو اپنے کاموں کی طرف دیکھنا چاہئے اور عمل صالح کو اپنانا چاہئے۔

حضور انور نے سورۃ النساء کی آیت نمبر 136 پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم نے اصلاح کرنے اور امن کو قائم کرنے کے لئے اور فساد کو ختم کرنے کے لئے جو تعلیم دی ہے وہ یہی ہے کہ انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کئے جائیں۔ عدل کو مضبوطی سے لاگو کیا جائے خواہ وہ اپنے نفس، اپنے رشتہ داروں، والدین یا کسی امیر یا غریب کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ سچی بات اور گواہی کو قائم کیا جائے۔ سچائی سے پہلوتہی نہ کی جائے۔ یہی وہ معیار ہے کہ جو ذاتی مفادات سے بالا ہو کر عدل وانصاف کے قیام کا درس دیتا ہے۔ یہ معیار گھریلو سطح سے لے کر عالمی سطح تک اپنانا ہوگا۔ پھر امن قائم ہوگا۔ اگر اِس تعلیم کو چھوڑو گے تو فساد ہوگا۔ آج بھی دنیا میں فساد کی

بڑی وجہ یہی ہے کہ سچائی اور عدل و انصاف کا خون کر کے اپنے مفادات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اور پھر انصاف کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے ان فسادوں کا ذمہ دار مذہب کو قرار دیتے ہیں۔

حضور انور نے سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 9 پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم نے ایک اور اصول جو امن کے قیام اور فساد کے خاتمہ کے لئے ضروری قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تم کو کبھی ناانصافی پر مجبور نہ کرے بلکہ دشمن قوم سے بھی انصاف اور عدل کا سلوک کرو۔ یہ نہ ہو کہ ظاہر صلح کر رہے ہو اور چھپ کر اسی پر حملے کر رہے ہو جیسا کہ آج کل بڑی طاقتیں کرتی ہیں کہ ایک طرف صلح کا ہاتھ بڑھاتی ہیں اور ساتھ ہی چھپ کر ان کے مخالف لوگوں کی مدد کرتی ہیں اور فساد پیدا کرتی ہیں۔ اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ بعض دفعہ صلح کا معاہدہ کرتے مگر چھپ کر اسی کو توڑتے ہیں۔ سچائی کے ساتھ عدل کے قیام سے ہی حقیقی امن قائم کیا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دشمن سے اخلاق سے پیش آیا جا سکتا ہے۔ لیکن دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا ایک مشکل امر ہے۔ قرآن کریم نے دشمن کے حقوق کے قائم کرنے کی تعلیم دی ہے۔ کہ خواہ دشمنی بھی ہو مگر جہاں اُن کا حق ہے تو اُن کے حقوق کو قائم کیا جائے۔ آج کل اس تعلیم پر عمل نہیں ہو رہا۔ بعض قوموں سے اختلاف ہوتا ہے تو بظاہر صحیح رہتے ہیں، بااخلاق رہتے ہیں۔ لیکن اقتصادی پابندیاں لگا کر اس قوم کے کمزوروں، بوڑھوں، مریضوں، عورتوں اور بچوں کے حقوق غصب کر رہے ہوتے ہیں۔ بھوک اور علاج نہ ہونے کی وجہ سے وہ مر رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی جنگِ عظیم کے بعد لیگ آف نیشن کا قیام عمل میں آیا لیکن اس نے انصاف کو قائم نہ کیا اور اس کے نتیجہ میں دوسری جنگِ عظیم ہوئی۔ پھر یو این او کا قیام ہوا۔ لیکن عملاً یہ بھی ناکام ہو چکی ہے۔ بلکہ اب خود تسلیم کرتے ہیں کہ ہم امن کو قائم رکھنے اور انصاف کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ عراق کو تباہ کر دیا اور تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ہماری غلطی تھی۔ لیکن کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ شام کے حالات ایسے ہو چکے ہیں اور خود بھی ماننے لگ پڑے ہیں کہ ایک اور خوفناک جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے۔ اگر یہ لوگ ظلم اور ناانصافی سے باز نہ آئے تو پھر جنگ ہوگی جو ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوگی۔ اگر دیرپا اور حقیقی امن قائم کرنا ہے تو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے تمام انسانیت کے حقوق قائم کرنے اور ادا کرنے ہوں گے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر جنگ ہوگی اور وہ ایٹمی جنگ ہوگی۔ اور اگر ایسا ہوا تو پھر ہم اپنے پیچھے اپاہج بچوں کی بے پناہ تعداد چھوڑ جائیں گے۔ اس لئے کسی کو یا مذہب کو الزام دینے کی بجائے انصاف اور عدل کے قیام کی طرف توجہ دی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ عدل کرو بلکہ اس سے بڑھ کر احسان کرو اور پھر اس احسان کو دنیا میں عام کرتے ہوئے ہر قریبی تک پہنچاؤ۔ پھر فرماتا ہے کہ تم احسان بھی کرو اور پھر کبھی احسان نہ جتلاؤ۔ اگر تم نے احسان جتلایا تو تم نیکی کو ضائع کرنے والے ہوگے۔

پھر قرآن کریم کی یہ تعلیم بھی ہے کہ خدا کی محبت میں یتیم، اسیر اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ یہ تم اُن پر احسان نہیں کر رہے ہوگے بلکہ اُن کے حقوق اس لئے ادا کر رہے ہوگے کہ خدا نے تم کو اس کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ تو شکر کے جذبہ سے اُن کی خدمت کرو۔ آج کل دنیا میں کہیں بھی اس پر عمل نہیں ہو رہا بلکہ ایک دوسرے کے حقوق قائم کرنے کی بجائے اُن کے حقوق چھینے جا رہے ہیں۔ طاقتور، کمزور کو اس کا حق دلوانے کی بجائے اس کے حق مار رہا ہے۔ جس سے بے چینی بڑھ رہی ہے جو بدامنی اور فساد کا باعث بنتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب ان لوگوں کے سامنے قرآن کریم کی یہ عدل و انصاف بلکہ حسن و احسان کی تعلیم پیش کی جاتی ہے تو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ پھر ابتدائی زمانہ میں لڑائیاں کیوں ہوئیں۔ رسول کریم ﷺ نے جنگیں کیوں کیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ کیا حالات تھے۔ تیرہ سال ظلم و ستم پر صبر کیا، پھر گھر اور شہر چھوڑ دیئے لیکن آپؐ کے عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کو دکھ پہنچائے گئے، کئی افراد شہید کر دیئے گئے اور ہجرت کے بعد بھی پیچھا نہ چھوڑا اور اس گروہ کے خاتمہ کے لئے فوج کے ذریعہ چڑھائی کر دی۔ پھر خدا نے یہ حکم دیا کہ اب مظلوموں کو ظلم کے خاتمہ کے لئے ظالموں کے خلاف جنگ کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ جنگ صرف مدافعت کے طور پر تھی۔ اور شریر کی شرارت ختم کرنے کے لئے تھی۔ اس جنگ میں بھی انسانیت کے حقوق قائم کئے گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سورۃ الحج میں جہاں خدا نے جنگ کی اجازت دی وہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ جنگ اس شرط کے لئے ہے کہ اس کے ذریعہ تمام انسانوں کے حقوق قائم کئے جائیں۔ یہودیوں، عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے عبادت خانوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ لوگ جن کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کیا گیا ان کو جب جنگ کی اجازت دی گئی تو یہ کہا گیا کہ خدا تمہاری مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ وہ غلبہ بھی دے گا لیکن عدل و انصاف اور انسانیت کے حقوق کو قائم کرنا ہوگا۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات پیش فرمائے جن میں ان حالات کا بیان اور قرآنی حکم کی حقیقت بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ جنگیں ظلم کو روکنے اور عدل و انصاف کے قیام کی غرض سے تھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے حکم دیا کہ ان سے صرف اس وقت جنگ کی اجازت ہے جب تک فتنہ ختم ہو جائے۔ اگر فتنہ ختم ہو جائے تو پھر صبر کرنے اور جنگ سے باز آ جانے کا حکم ہے۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا کہ ظلم کرنے والے سے اتنا ہی بدلہ لینا ہے جتنا اس نے ظلم کیا۔ اور سزا اصلاح کے لئے دینی ہے۔ اگر اصلاح ہو جائے تو پھر ظلم کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ پھر محبت سے ایک دوسرے کے ساتھ سلوک کرو۔ اور یاد رکھو زیادتی کرنے والوں کو خدا سخت ناپسند فرماتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ ہر فوج کو یہ ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ کہ راہبوں، عورتوں و بچوں اور جو ہتھیار نہ اُٹھائے اُس کو کچھ نہیں کہنا بلکہ نصیحت فرماتے تھے کہ نہ درخت کاٹے جائیں اور نہ مکان گرائے جائیں۔ پھر فرمایا کہ آج کل تو مکان بھی گرا دیئے جاتے ہیں اور بعض اوقات مکانوں کے نیچے سے بچوں کی لاشیں نکلتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ دنیا کو بتائے کہ اسلام محبت، پیار اور بھائی چارہ سکھاتا ہے۔ اگر کوئی اس کے خلاف عمل کرتا ہے تو وہ غلط ہے، نہ کہ تعلیم غلط ہے۔ اگر دنیا میں امن قائم کرنا ہے تو اِس قرآنی تعلیم کو ماننا پڑے گا۔ اس کے ساتھ ایمان کی بقاء ہے۔ محنت اور دعاؤں کے ساتھ اس تعلیم پر عمل بھی ہونا چاہئے۔ اپنے گھروں، محلوں اور شہروں میں انصاف قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دعا کے بعد فرمایا کہ جلسہ کی کل حاضری 25 ہزار 960 ہے اور 32 ممالک کی نمائندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو مبارک کرے اور سب کو خیریت سے واپس لے کر جائے۔ آمین

اس کے بعد تھوڑی دیر تک حضور اسٹیج پر تشریف فرما رہے اور احباب جماعت نظمیں، نغمے اور ترانے پیش کرتے رہے۔ پھر حضور انور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 15 اکتوبر 2016ء، صفحہ 1-2)

کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مساجد کی تعمیر میں حصہ لینا جنت میں گھر بنانا ہے۔ اگلے چند سالوں میں کینیڈا میں پانچ مسجدیں بنانے کا پروگرام ہے۔ جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقعہ پرنئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ریجانا، سیسکاٹون اور لائیڈ منسٹر میں مساجد زیر تعمیر ہیں اور بریمپٹن کی مسجد کی تعمیر کی اجازت مل چکی ہے اور اس کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ اس کے علاوہ ٹورانٹو ایسٹ کی مسجد بیت الحنیف کو دوبارہ تعمیر کرنا ہے۔ ان تمام مساجد کے لئے تقریباً 23 ملین ڈالرز کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر میں ہر رکاوٹ کو خود دور فرمائے اور ان کی تعمیر کے لئے مالی وسائل اپنی جناب سے مہیا فرمائے اور احسن طریق پر ان کی تعمیر وقت کے اندر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اب چونکہ کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کی تعمیر کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ اس لئے نیشنل مساجد فنڈ کی مد میں پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 نومبر 2005ء کے خطبہ جمعہ میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کی یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ:

”ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے۔ عموماً اس خوشی کے موقعہ پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔“

پھر فرمایا کہ:

”اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں۔ ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مد میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے۔ وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارہ میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سے فکروں سے آزاد فرما دے گا۔“

(خطبات مسرور، جلد سوم، صفحہ 665-666)

احباب جماعت اور خواتین سے درخواست ہے کہ جہاں آپ دوسری مدات میں مالی قربانی کرتے ہیں وہاں کینیڈا میں نیشنل مساجد فنڈ میں بھی حسب توفیق رقوم بھجوائیں۔ اسی طرح جب آپ کو کوئی خوشی پہنچے، نئی نوکری میسر آئے، نوکری میں ترقی حاصل ہو، نیا مکان بنانے کی توفیق ملے یا آپ کے بچوں کو اپنے امتحانات میں کامیابی حاصل ہو، ان مواقع پر اس بابرکت مد نیشنل مساجد فنڈ میں حسب توفیق حصہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنیں۔

آج ایوان میں دیکھا میں نے

مکرم مبارک احمد ظفؔر صاحب لندن

بادشاہ شان میں دیکھا میں نے
خوئے سبحان میں دیکھا میں نے

ابنِ منصور ، خدا کا بندہ
آج ایوان میں دیکھا میں نے

اس کی تعظیم میں سارا ایواں
ہرے بستان میں دیکھا میں نے

وارثِ تختِ مسیحا مسرور
یومِ فرقان میں دیکھا میں نے

شیرِ نَر مردِ جری کی صورت
طاقت و جان میں دیکھا میں نے

تنِ تنہا ہی چومکھّی لڑتے
کھڑا میدان میں دیکھا میں نے

لا جَرَم ساتھ ہے اُس کے نصرت
پختہ ایمان میں دیکھا میں نے

لَاَغۡلِبَنّ ہے مقدّر اس کا
لکھا قرآن میں دیکھا میں نے

اُس کے سائے میں ظفؔر کو پا کر
قصرِ امَان میں دیکھا میں نے

آنحضرت ﷺ کی حیاتِ مبارکہ

مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز ہفتہ مورخہ 8 اکتوبر 2016ء پہلے اجلاس کی پہلی تقریر مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے ’آنحضرت ﷺ کی حیاتِ مبارکہ‘ کے موضوع پر انٹرنیشنل سینٹر میں نہایت عالمانہ اور ایمان افروز خطاب فرمایا جو افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (الانعام:163-164)

تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے سب سے اوّل ہوں۔

آنحضرت ﷺ کی حیاتِ مبارکہ

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سب کچھ ربّ العلمین کی خاطر تھا آپ کی عبادتیں، آپ کی قربانیاں اور آپ کا جینا اور مرنا اس لئے تھا کہ اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا قیام ہو۔ یہ فریضہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد فرمایا تھا اور آپ سب سے بڑھ کر اس فرض کو نبھانے والے تھے۔ یہی وہ غرض تھی جس کی خاطر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ تھا۔ آپ کا معین و مددگار تھا۔ آپ کا حافظ و ناصر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ ضمانت مہیا فرمائی تھی کہ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ وہ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ کوئی دشمن آپ پر غالب نہیں آسکے گا۔ کسی میں یہ قدرت نہ ہوگی کہ آپ کو قتل کر سکے۔ یعنی آپ اس دنیا سے اس وقت تک کوچ نہیں کریں گے جب تک کہ آپ اپنے سپرد اس فرض کو اس طرح ادا نہیں کر لیتے جس طرح آپ کا ربّ چاہتا تھا۔

جہاں تک آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی کا تعلق ہے تو ہمیں معلوم ہے کہ آپ کی زندگی کی ابتداء ہوئی تو آپ پر والدین کا سہارا نہیں تھا۔ پھر ایک مرتبہ بچپن میں یہ بھی ہوا کہ فرشتوں نے آپ کا سینہ و دل دھو دیا۔ ذرا بڑے ہوئے تو باوجود یتیم ہونے کے آپ کی زندگی پر یتیمی کی محرومیوں کا کوئی اثر تو کجا معمولی سا سایہ تک نہ تھا بلکہ دوسروں کو محرومیوں سے نکالنے کے مزاج اور کوشش میں تھے۔ جوان ہوئے تو غریبوں اور بے کسوں کا سہارا بنتے رہے۔ معاشرے میں گم شدہ نیکیاں قائم کرنے کی سعی فرماتے رہے۔ سچائی کے کام کرتے اور ایسے کاموں میں دوسروں کی مدد فرماتے تھے۔ انصاف کے قیام کے لئے جدّ و جہد فرماتے تھے۔ اور جب فرصت ملتی تو اپنے ربّ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوتے اور خلوتوں کی وسعتوں میں اسے تلاش کرتے۔ آپ اس کی محبت میں کھوئے گئے، اس میں گم ہوگئے۔ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔ آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا بنالیا۔ چالیس سال کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر رسالت نازل کی اور آپ ابو القاسم محمد سے محمد رسول اللہ ﷺ ہوگئے۔ پھر وہ امانت آپ کے کندھوں پر ڈالدی جس کے اٹھانے سے آسمان و زمین اور پہاڑ سب معذرت کر چکے تھے۔ اور دراصل آپ اسی کی سرانجام دہی کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

یہ امانت کیا تھی؟ یہ عبادتوں اور قربانیوں کی ایک طویل راہگزر تھی جس میں لحہ لحہ ایک طرح کی موت کی راہ سے گزرنا تھا۔ آپ کی ہر ایسی موت بھی انسان کے لئے ربوبیت کے سامانوں کے لئے تھی۔ یہ دنیا کو ہر نعمت دینے کے لئے، امن وسلامتی اور صلح و آشتی کے سارے سبق بانٹنے کی امانت تھی۔ انسان کو غلامیوں، غربتوں اور محرومیوں سے نکال کر خوشحالی کی جنّتیں تقسیم کرنے کی امانت تھی۔ یہ امانت تھی جس کے لئے رسول اللہ ﷺ کی عبادتیں، آپ کی قربانیاں اور آپ کی زندگی کا ایک ایک لحہ حتّی کہ موت بھی وقف تھی۔

توازن واعتدال

سامعین کرام:

لوگوں نے حسن و جمال اور خوبصورتی کی کئی تعریفیں کی ہیں۔ میں ان کی تفصیل میں نہیں جاتا۔ لیکن یہ کہتا ہوں کہ حسن وخوبی کو اگر حسن چاہئے تو وہ اسے سب سے بڑھ کر محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ بابرکات میں مل سکتا ہے۔ کیونکہ حسن و جمال اور خوبصورتی کا پتہ چلتا ہے صاحبِ حسن و جمال کے اندر ذات وصفات میں مکمل توازن واعتدال سے۔ جتنا کسی کی ذات وصفات میں توازن زیادہ ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ خوبصورت ہوگا اور حسن و جمال کا مرقع ہوگا۔ یہ تعریف سب سے سچی اور حسین ترین ہے۔ اس پہلو سے اگر جائزہ لیں تو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ توازن رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات اور آپ کی صفات و محامد عالیہ میں پایا جاتا ہے۔ یعنی آپ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی سب سے مکمل اور حسین ترین تخلیق ہیں۔ لفظ یا تصورِ حسن و جمال کو اگر خوبصورتی ملتی ہے تو رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ بابرکات سے ہی ملتی ہے۔

چنانچہ عمرۃ قضا کے موقع پر قریش کے متعصب نمائندہ مکرز بن حفص آنحضرت ﷺ کے ایفائے وعدہ پر بے اختیار بول اٹھا تھا: ”هُوَ الَّذِيْ تُعْرَفُ بِهِ الْبِرُّ وَالْوَفَاءُ“ کہ یہ وہی تو ہے جس کے ذریعہ نیکی اور وفا پہچانی جاتی ہیں۔ یہ وہی تو ہے، جس سے نیکی اور وفا کو تعریف عطا ہوئی ہے۔ نیکی اور وفا کا اگر وجود قائم ہے تو اس کی وجہ آنحضرت ﷺ کی ذات والا صفات ہے۔ سبحان اللہ العظیم

(زرقانی باب عمرۃ القضاء)

آنحضرت ﷺ کی مبارک زندگی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ کی زندگی، آپ کی ذات بابرکات، صفات و محامد عالیہ، آپ کا ہر قول اور ہر فعل، آپ کی عبادات، قربانیاں اور آپ کی تمام زندگی الغرض آپ کا سب کچھ، ایک انتہائی، اعلیٰ اور ارفع توازن اور اعتدال پر استوار تھا۔ ایسا اعلیٰ ارفع اور مکمل ترین اعتدال اور توازن کہ ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ نہ وہ دنیا کے کسی انسان میں تھا نہ کسی

اورارضی وسماوی چیز میں۔

آپؐ کی ذات اور زندگی کے اس کمال توازن کا تذکرہ آپؐ کی ذات کا سب سے زیادہ عرفان رکھنے والے وجود، آپؐ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے ذرا سنیں۔ آپؑ سورۃ النور کی آیتِ کریمہ نمبر36 (اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

’’اور شجرۂ مبارکہ نہ شرقی ہے نہ غربی (یعنے طینت پاک محمدی میں نہ افراط ہے نہ تفریط۔ بلکہ نہایت توسط واعتدال پر واقع ہے اور احسن تقویم پر مخلوق ہے۔... اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ فیضانِ وحی ان لطائف محمدیہ کے مطابق ہوا۔ اور **انہیں اعتدالات کے مناسب حال ظہور میں آیا کہ جو طینت محمدیہ میں موجود تھی۔**‘‘

سامعین کرام!

دنیا میں جتنے رنگ یا رنگوں کے امتزاج یعنی Shades ہیں ان میں سب سے زیادہ توازن سفید رنگ میں ہے حتّی کہ ڈیجیٹل ذرائع سے ایک معیّن تحقیق سے بتایا جاتا ہے کہ سفید رنگ لاکھوں رنگوں کے امتزاجوں کے توازن سے قائم ہوتا ہے۔

اس پہلو سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی فطرت میں ہی اللہ تعالیٰ نے ایک اعلیٰ توازن رکھا تھا۔ اسی بناء پر آپؐ نے لباس اور کپڑوں میں وہ رنگ پسند کیا جس میں تمام رنگوں سے زیادہ، از حد اور بیحد توازن ہے۔ آپؐ نے مختلف رنگوں کے اور مختلف انواع کے باوقار لباس پہنے لیکن سادہ سفید لباس آپؐ کو زیادہ پسند تھا آپؐ نے اسے سب سے صاف اور سب سے پاکیزہ قرار دیا اور اسی کے پہننے کی آپؐ نے تلقین بھی فرمائی۔ فرمایا: ’’اَلْبِسُوْا الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا اَطْیَبُ وَ اَطْھَرُ وَ کَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ‘‘ (ترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی لبس البیاض) کہ سفید لباس پہنو کہ یہ اطیب اور اطہر ہے اور اسی میں اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔

یہ تو رسول اللہ ﷺ کے اندر طبعی توازن کا ضمنی ذکر تھا۔ پھر اسی تسلسل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

’’ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج بغایت درجہ وضع استقامت پر واقع تھا نہ ہر جگہ حلم پسند تھا اور نہ ہر مقام غضب مرغوب خاطر تھا۔ بلکہ حکیمانہ طور پر رعایت محل اور موقع کی ملحوظ طبیعت مبارک تھی۔... ایک دوسرے مقام میں بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو مخاطب کر کے فرمایا ہے اور وہ یہ ہے ’’اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ‘‘ (الجزو نمبر ۲۹) یعنی تو اے نبی ایک خلق عظیم پر مخلوق و مفطور ہے یعنی اپنی ذات میں تمام مکارم اخلاق کا ایسا متمم و مکمل ہے کہ اس پر زیادت متصوّر نہیں۔... اور بعضوں نے کہا ہے کہ عظیم وہ چیز ہے جس کی عظمت اس حد تک پہنچ جائے کہ حیطۂ ادراک سے باہر ہو۔‘‘

(براہین احمدیہ، حصہ چہارم۔ روحانی خزائن، جلد1، صفحہ 193، 194 حاشیہ نمبر11)

؎ برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے

آنحضرت ﷺ کی ذات، آپؐ کی صفات، آپؐ کی تعلیمات، آپؐ کے فیصلوں اور احکامات، غرض زندگی کے ہر قول و عمل میں اس کمال اعتدال، توازن اور انصاف کا کرشمہ تھا کہ آپؐ کے صحابہؓ بھی انہی صفات کے مظاہر بن گئے تھے۔ چنانچہ فتحِ خیبر کے بعد آنحضرت ﷺ نے حسبِ معاہدہ پیداوار کے حسابات اور آدھے حصّہ کی وصولی وغیرہ معاملات کے لئے حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ کو خیبر میں محصّل مقرر فرمایا۔ فصل تیار ہونے پر آپؓ یہود سے کہتے کہ یا تو تم خود نصف نصف کا اندازہ کر لو اور مجھے اس میں سے کوئی حصہ لینے کا حق دے دو یا پھر میں اندازہ کرتا ہوں اور تم کوئی سا حصہ چن لینا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی اس عادلانہ تجویز پر یہود بے اختیار پکار اٹھتے: ’’بِھٰذَا قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ‘‘ کہ اسی انصاف کی وجہ سے زمین و آسمان قائم ہیں۔

(ابنِ ہشام وطبری والسیرۃ الحلبیہ غزوۂ خیبر)

سورۃ الرحمٰن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’وَالسَّمَآءَ رَفَعَھَا وَ وَضَعَ الْمِیْزَانَ‘‘ (الرحمٰن:8) کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو رفعت عطا کی ہے اور اس میں توازن قائم کیا ہے۔ یہ ظاہری آسمان کی بات ہے۔ مگر روحانی کائنات میں اگر آسمان کو دیکھیں تو یہ رسول کریم ﷺ کی ذات ہے جو ظاہری آسمان سے کہیں ارفع و اعلیٰ اور وسیع تر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ظاہری آسمان کی نسبت زیادہ توازن اور اعتدال قائم فرمایا ہے۔

آپؐ کی شادیاں

لوگ بات کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کثرت سے شادیاں کیں۔ یہ تو توازن والی بات نہیں ہے۔

سامعین کرام!

جب آپؐ کی مبارک زندگی کے اس پہلو پر غور کریں تو یہ حقیقت واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان میں بہت سی حکمتیں مدّنظر تھیں۔ آپؐ کی یہ شادیاں اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک قربانی کا پہلو بھی رکھتی ہیں۔

آپؐ کا دور وہ تھا کہ عرب و عجم دشمنیوں، جنگوں، شب خونوں، قتل و غارتگری اور لوٹ مار کا شکار تھے۔ جہاں آپؐ نے اپنی تعلیمات، عملی کوششوں اور مسلسل جدّ وجہد کے ساتھ دنیا کو امن اور محبت کے سبق دیئے اور عملی اقدام کئے وہاں آپؐ کی حیاتِ مبارکہ کا ایک حکیمانہ، مؤثر اور خوبصورت پہلو یہ بھی دکھائی دیتا ہے کہ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے تحت شادیاں کیں تو ان میں ایک بڑا مقصد یہ بھی تھا کہ آپؐ نے عرب کے بڑے علاقے کو اپنے ساتھ رشتوں میں باندھ کر امن و سلامتی کو قائم کر دیا۔ کیونکہ عرب دامادی اور سسرالی رشتوں کو بیحد وقعت دیتے تھے اور آپس کی بڑی بڑی دشمنیاں بھی چھوڑ دیتے تھے۔ (چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس کا ایک حوالہ دیتے ہوئے اپنے صحابہؓ سے فرمایا تھا کہ ’’جب خدا تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر مصر کا ملک فتح کرائے تو اہلِ مصر سے نیکی، رحمت اور احسان کا سلوک کرنا کیونکہ حاجرہؑ اور اسمٰعیلؑ کی ہجرت اور امّ ابراہیم ماریہؓ سے رشتۂ مصاہرت کی وجہ سے تم پر اہلِ مصر کا خاص حق ہے۔‘‘ (مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب وصیۃ النبیّ باَ ھل مصر))

اِسی روح کو اور فطرتی جذبات کو مدّنظر رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے خدا تعالیٰ کی خاص منشاء کے تحت مختلف اقوام اور قبائل سے رشتۂ ازدواج باندھا تا کہ بین القبائل والاقوام والمذاہب ایک وسعت پذیر تعلقِ محبت و رشتہ داری استوار ہو جائے۔ چنانچہ جن خاندانوں اور قبائل وغیرہ میں آپؐ نے شادیاں کیں ان کی وجہ سے وہ سب بھی آپس کے رشتوں میں منسلک ہو گئے۔ یہ رشتے ایسے تھے جن کا مرکزی نقطہ آنحضرت ﷺ کی ذاتِ بابرکات تھی۔ یعنی اتحاد و مودّت کی پھوار آپؐ سے پھوٹ کر چارسو پھیل رہی تھی۔

آپؐ نے عرب میں موجود دو بڑے مذاہب یعنی یہودیت اور عیسائیت میں بھی شادیاں کیں اور اسی طرح مختلف قبائل میں بھی شادیاں کیں۔ ان تمام شادیوں میں ایک منظر بڑا واضح تھا کہ ایک وقت میں کوئی دو بیویاں ایسی نہ تھیں جو کسی ایک قبیلہ سے تھیں۔ آپؐ کی ایک زوجۂ مطہرہ حضرت زینب بنتِ خزیمہ ؓ قبیلہ بنو ہلال سے تھیں۔ ان کی وفات کے ایک عرصہ بعد آپؐ نے پھر اسی قبیلہ میں حضرت میمونہؓ سے شادی کی۔ لیکن امرِ واقع یہ ہے کہ آپؐ نے کبھی بھی ایک وقت میں دو بیویاں ایک قبیلہ سے اپنے عقد میں نہیں لیں۔

۱:	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	بنوعزّی
۲:	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا	بنوعامر
۳:	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	بنوتیم
۴:	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	بنوعدی
۵:	حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا	بنومخزوم
۶:	حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا	بنوامیّہ

یہ چھ ازواجِ مطہرات قبائلِ قریش میں سے تھیں۔

7: حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا — بنو ہلال

8: حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا — بنو اسد

9: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا — بنو مصطلق

10: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا — بنو ہلال

یہ چار ازواج قریش میں سے نہیں تھیں مگر عرب تھیں۔

11: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا — بنو ہارون

(آپؓ یہود سے بنی اسرائیلی تھیں)

12: حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا — القبط

(آپؓ مصری عیسائیوں کے قبطی قبیلہ سے تھیں)

اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق یہ ایسا طریق تھا کہ جس سے آپؐ نے عرب کے ایک بڑے حصہ کو اور اس خطۂ ارض کے بڑے مذاہب کو رشتہ داریوں میں باندھ لیا۔ آپؐ نے قبائل اور مذاہب کو رشتوں کے بندھن میں اس طرح پرو لیا کہ آپؐ کی خاندانی حدود وسیع ترین ہو گئیں اور امن و سکون کی وسیع اور پائیدار فضا قائم ہوگئی۔ یہ آنحضرت ﷺ کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو تھا جس میں آپؐ نے ایک طرح سے قربانی کی اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے قیام کی راہ پختہ کر دی۔

آپؐ کی جنگیں

رسول اللہ ﷺ کی جنگوں کو بھی عدم توازن کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ آپؐ پر جنگیں مسلّط کی گئیں۔ یعنی آپؐ کو دفاع یا اپنی بقا کے تحفظ کے لئے جنگیں کرنی پڑیں مگر آپؐ کی حیاتِ طیبہ کا یہ ایک درخشندہ پہلو ہے کہ ان جنگوں کا مقصد دشمن کا قلع قمع نہیں تھا۔ اس کی تباہی مطلوب نہ تھی۔ بلکہ انہیں راہِ ہدایت پر چلا کر پاک اور کامیاب زندگی عطا کرنا مقصود تھا۔ اس کی تباہی اگر آپؐ کے پیشِ نظر ہوتی تو طائف والے تو ابتداء ہی سے صفحۂ ہستی سے مٹ چکے ہوتے۔ مکّہ والوں کا شروع میں ہی قلع قمع ہو چکا ہوتا۔

طائف میں آپؐ پر ظلم و تشدّد اور پتھراؤ کر کے آپؐ کو خون میں نہلایا گیا۔ اس سفر سے واپسی پر پہاڑوں کا فرشتہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے پاس بھیجا ہے۔ تا اگر آپؐ حکم فرمائیں تو وہ ان کو ان دو بڑے پہاڑوں میں کچل کر رکھ دے۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ میں یہ کیسے کہہ سکتا ہوں؟ کیونکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے وہ لوگ پیدا کر دے گا جو خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے ہوں گے۔

اس کے ایک عرصہ کے بعد غزوۂ حنین میں طائف اور اس کے اردگرد کے قبائل کو مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت بڑی شکست ہوئی جس کے بعد طائف والے طائف میں قلعہ بند ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس قلعے کا محاصرہ کیا مگر چند دنوں کے بعد آپؐ محاصرہ چھوڑ کر مکّہ واپس آگئے۔ آپؐ نے ان محصور لوگوں پر قتل و غارت کا تبر نہیں رکھا۔ یہاں بھی آپؐ نے انہیں محفوظ ہی رکھا۔

دیکھیں اس رحمتِ عالم کی رحمتوں اور شفقتوں کے جلوے اور ان کی وسعتیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کی رحیمانہ امیدوں کو پورا فرمایا کہ وہی رئیسِ طائف عبد یالیل جس نے تقریباً بارہ سال قبل آپ پر تشدّد کے لئے آپؐ کے پیچھے طائف کے اوباش لگا دیئے تھے۔ ۱۰ھ میں خود آپؐ کے پاس مدینہ پہنچا اور آپؐ کی غلامی کا طوق پہن کر طائف واپس لوٹا۔ وہ واپس طائف پہنچا تو اس کے سامنے طائف کے بت توڑے گئے اور اس علاقے میں اسلام اور توحید کے پرستار بھی پیدا ہوئے اور وہ علاقہ بھی رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں آغوشِ توحید میں آگیا۔ **اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ**

مکّہ کی اُس پُر تشدّد و ستم خیز فضا سے کون واقف نہیں جو وہاں کے رؤوساء نے آپؐ کے خلاف قائم کر رکھی تھی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ ایک متموّل صحابی تھے اور معاشرہ میں ان کی عزّت و تکریم تھی۔ آپؓ بھی کفارِ مکّہ کے ظلموں کا نشانہ تھے۔ ایک دن وہ بعض اور صحابہؓ کے ساتھ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہؐ ہم مشرک تھے تو ہم معزّز تھے۔ کوئی ہماری طرف آنکھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ لیکن جب ہم مسلمان ہوئے ہیں تو کمزور اور بے بس ہوگئے ہیں اور ہمیں ذلیل ہو کر کفار کے ظلم سہنے پڑتے ہیں۔ پس یا رسول اللہ! ہمیں اجازت دیں کہ ہم ان کفار کا مقابلہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا:

اِنِّی اُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوْا

کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو و درگزر کا حکم ہے۔ پس مقاتلہ نہیں کرنا۔ لڑائی نہیں کرنی۔ (سنن النسائی کتاب الجہاد باب وجوب الجہاد)

عفو و درگزر کمزور اور شکست خوردہ نہیں کرتا۔ عفو و درگزر وہ کرتا ہے جو طاقتور ہو۔ حالات جس کی گرفت میں ہوں۔ اس وقت باوجود ظاہری بے سروسامانی کے آپؐ دنیا کے طاقتور ترین انسان تھے۔ اور تمام تر حالات کی گرفت آپؐ کے ہاتھ میں تھی۔ کیونکہ آپؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت تھی۔ وہ ذوالانتقام خدا جو آپؐ کے ساتھ کھڑا تھا، لازماً آپؐ کی مدد کرتا۔ اگر آپؐ اس وقت صحابہؓ کو مقاتلے کا یا مقابلے کا حکم دے دیتے تو اپنے وعدوں کے مطابق اللہ تعالیٰ آپؐ کے لئے اپنی قدرت و طاقت اور جبروت دکھاتا۔ جس کے نتیجہ میں دشمن کلّیۃً نیست و نابود کر دیا جاتا۔ مگر قربان جائیں اس رحمتِ مجسّم پر۔ جس نے عفو و درگزر کا سبق دے کر صحابہؓ کے صبر کے معیار کو اتنا بلند کر دیا، اتنا بلند کر دیا کہ اس کا کوئی جبر، کوئی ستم اور کسی قسم کا تشدّد اس سے اونچا نہ ہو سکا۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیحِ موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُن غیر معمولی حالات میں کامیابیوں اور کامرانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’خیال کرنا چاہئے کہ جب آنحضرتؐ نے پہلے پہل مکّے کے لوگوں میں منادی کی کہ میں نبی ہوں، اس وقت ان کے ہمراہ کون تھا اور کس بادشاہ کا خزانہ ان کے قبضہ میں آگیا تھا کہ جس پر اعتماد کر کے ساری دنیا سے مقابلہ کرنے کی ٹھہر گئی یا کونسی فوج اکٹھی کر لی تھی کہ جس پر بھروسہ کر کے تمام بادشاہوں کے حملوں سے امن ہو گیا تھا۔ ہمارے مخالف بھی جانتے ہیں کہ **اس وقت آنحضرت زمین پر اکیلے اور بے کس اور بے سامان تھے۔ صرف ان کے ساتھ خدا تھا جس نے ان کو ایک بڑے مطلب کے لئے پیدا کیا تھا۔**‘‘

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن، جلد 1 صفحہ 119، 120)

پس یہ آپؐ کی مبارک زندگی کا ایک تابناک پہلو ہے کہ آپؐ نے تمام عمر مرنے مارنے کی کوئی تعلیم نہیں دی بلکہ مرنے مارنے کی بجائے جینا اور زندگی دینا سکھایا اور دوسروں کو مارنے کی بجائے اپنی جانوں کی قربانیاں دینے کا درس دیا۔ ذرا جائزہ تو لیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت ﷺ تک تقریباً پانچ ہزار سال کے عرصہ میں تاریخِ عالم میں اور تاریخِ انبیاءؑ میں کوئی ایک آواز ایسی سنائی نہیں دیتی جس نے خون خرابے اور قتل و غارتگری سے اس طرح روکا ہو جس طرح ہمارے آقا و مولیٰ رحمۃ للعٰلمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے روکا تھا۔ اس پانچ ہزار سال کے عرصے میں اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ میں ایک اور صرف ایک آواز سنائی دیتی ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی آواز ہے کہ

اِرْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ عَنِ الْقَتْلِ۔ لَقَدْ کَثُرَ الْقَتْلُ وَاِنْ نَفَعَ

(ابن ہشام والسیرۃ الحلبیہ غزوۂ فتح مکّہ)

کہ قتل سے اپنے ہاتھ روکو۔ قتل تو بہت ہو چکا ہے لیکن کیا اس نے کبھی کوئی فائدہ بھی دیا؟ پھر آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر یعنی اپنے وصال سے اڑھائی تین ماہ قبل تاکید فرمائی کہ:

’’ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ‘‘

(صحیح بخاری۔ کتاب المغازی، باب حجۃ الوداع)

کہ میرے بعد بھٹک نہ جانا (میری باتوں کا انکار نہ کر دینا) کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ۔

یہ آواز ہے جو اس دنیا میں امن وسلامتی کے قیام کے لئے سب سے پہلے اور صرف اور صرف ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اٹھائی ہے۔

یہ چڑھے ہوئے سورج سے بھی بڑی سچائی ہے کہ آپؐ کو جتنی بھی جنگیں کرنی پڑیں۔ وہ دراصل آپؐ پر مسلّط کی گئی تھیں۔ مگر یہ بھی ایک کھلی کھلی سچائی ہے کہ ان میں بھی درحقیقت آپؐ نے دشمنوں کی جانوں ہی کو تحفظ دیا۔ آپؐ کی جنگی حکمتِ عملی سے اظہر من الشمس ہے کہ ہر غزوہ اور سریہ میں آپؐ کی ہر ممکن کوشش ہوتی تھی کہ کسی طرح دشمنوں کو بھی زیادہ جانی نقصان نہ ہو۔ فتح مکّہ کے دن بھی آپؐ کی سخت تاکید تھی کہ باہم جھڑپوں سے گریز کیا جائے۔ آپؐ نے مکّہ میں دخول کا انداز بھی ایسا اختیار کیا کہ دشمن مقابلہ کے لئے تیار ہی نہ ہو سکا کہ مدافعت کرتا۔ لہٰذا مکّہ واضح طور پر خونریزی سے بچ گیا۔

آپؐ کی تمام جنگوں میں اگر مجموعی طور پر شمار کیا جائے تو بظاہر مقتولین کفار کی تعداد زیادہ تھی مگر تناسب (Ratio) اور فی صد کے اعتبار سے صحابہؓ زیادہ شہید ہوئے۔ آپؐ کس طرح انسان کو بچانا چاہتے تھے؟ آپؐ فرماتے ہیں:

میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو بھنورے اور پروانے اس میں گرنے لگے۔ وہ آدمی ان پروانوں کو آگ سے ہٹانے لگ گیا تا کہ وہ آگ میں جل نہ مریں۔ ایسا ہی " اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَ اَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ یَدِیْ۔" دوزخ کی آگ سے بچانے کے لئے میں تمہیں پیچھے سے پکڑتا ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے نکل نکل جاتے ہو۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل، باب شفقتہ ﷺ علیٰ امتہ)

پس آپؐ کی زندگی اس ارضِ بسیط پر ہر قوم اور ملک میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے قیام کے لئے اور انسانیت کی بہبود کے لئے قربانیوں پر استوار تھی۔ اسی کے لئے آپؐ فرماتے ہیں کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

وَ اللّٰہُ الْمُعْطِی وَ اَنَا الْقَاسِمُ

(صحیح بخاری۔ کتاب الخمس، باب قول اللہ تعالیٰ فانّ للّٰہ خمسہ وللرسول)

کہ دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے مگر میں تقسیم کرنے والا ہوں۔

مگر رسول اللہ ﷺ کی اس تقسیم کاری کی ادائیں تو دیکھیں کہ آپؐ نے اپنی ذات پر اس دنیا کا کم سے کم خرچ کیا۔ دنیا کو سب کچھ دیا۔ مکمل معاشی اور اقتصادی نظام عطا کئے۔ انسان کو خسارے سے بچانے کے لئے ان سے متعلقہ تمام کاموں اور کاروباروں کی تفصیلات اور ان کے باریک سے باریک پہلو بھی واضح کر دیئے۔ قبائل میں زمینیں اور جاگیریں تقسیم کر دیں۔ جتنا غلّہ اور سونا چاندی ملا، بانٹ دیا۔ ایک شخص نے مانگا تو اسے وادی بھر بھیڑ بکریاں عطا کر دیں۔ اپنے لئے اس دنیا کا کم سے کم لیا۔ وصال کے قریب خیال آیا کہ گھر میں کہیں ایک دینار تھا۔ اس کے لئے بھی فرمایا کہ کسی غریب کو دے دو۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ بیمار تھے اور ایک چادر پر لیٹے ہوئے تھے اور تکیہ ایسا تھا کہ جس کے اندر گھاس بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ نے عرض کی: "یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں، قیصر و کسریٰ تو ریشمی گدّوں پر آرام کریں اور آپؐ اس حالت میں ہوں۔" یہ سن کر آپؐ نے فرمایا: "اے عمر! کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ یہ آرام دہ سامان تمہیں آخرت میں میسّر آئیں جو ان دنیا داروں کے لئے صرف اسی دنیا میں میسر ہیں۔"

(صحیح بخاری۔ کتاب تفسیر القرآن، باب تبتغی مرضات ازواجک...)

حضرت عبداللہؓ بیان فرماتے ہیں: "چٹائی پر لیٹنے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے جسم پر نشانات تھے۔ جنہیں دیکھ کر میں نے عرض کی کہ ہماری جان آپؐ پر فدا ہو۔ اگر آپؐ اجازت دیں تو ہم اس چٹائی پر کوئی گدیلا وغیرہ بچھا دیں جو آپؐ کو اس کی سختی سے محفوظ کر دے گا۔" یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"مَا اَنَا وَ الدُّنْیَا۔ اِنَّمَا اَنَا وَ الدُّنْیَا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَرَکَھَا"

(سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب مثل الدنیا)

کہ مجھے دنیا سے کیا لینا دینا؟ میں تو ایک مسافر کی طرح ہوں جو کچھ دیر ستانے کے لئے سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ جاتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر اپنے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔

جہاں تک آنحضرت ﷺ کے نان نفقہ اور گزارہ کا تعلق ہے تو خدا تعالیٰ نے آپؐ کے لئے دنیا جہان کی نعمتیں مہیّا فرمائیں مگر آپؐ نے جو اس میں سے اختیار فرمایا اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میرے ربّ نے میرے سامنے یہ اختیار رکھا کہ وہ میرے لئے مکّہ کی وادی کو سونے سے بھر دے۔ میں نے عرض کی: اس کی ضرورت نہیں۔ اے میرے ربّ! میں تو اس بات پر خوش ہوں کہ ایک دن کچھ کھاؤں تو اگلے دن بھوکا رہوں۔ اس لئے کہ جب بھوکا رہوں تو تیری جناب میں تضرّع کروں اور تیرے ذکر میں مشغول رہوں اور جب سیر ہوں تو تیرے شکر اور تیری حمد سے معمور رہوں۔"

(جامع ترمذی۔ کتاب الزہد، باب فی الکفاف والصبر علیہ)

یہ ایسا نہیں ہے کہ زندگی کا ایک لمبا عرصہ عیش و عشرت میں گزار کر آپؐ نے یہ طریق اختیار فرمایا ہو۔ دنیا سے کم سے کم لینا آپؐ کا بچپن سے اور ساری زندگی ہی طریق تھا۔ بچپن سے ہی آپؐ قناعت کے بلند ترین مقام پر قائم تھے۔ چنانچہ آپؐ کی دایہ اور رضاعی ماں حضرت اُمّ ایمن جنہیں آپؐ اُمّی بعدَ اُمّی کہا کرتے تھے، بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کبھی بھی (بچپن میں یا بڑی عمر میں) بھوک یا پیاس کی شکایت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(مدارج النبوۃ۔ جلد2، صفحہ 30 بحوالہ حضرت محمد ﷺ مطبوعہ 1982ء شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور)

زندہ دلی

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مبارک زندگی کا ایک حسین پہلو یہ بھی ہے کہ آپؐ کو اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں ایک مخالفانہ جدّو جہد کا سامنا تھا۔ گراں بار مسائل کے لامحدود اور طویل سلسلہ کے ساتھ محدود ترین وسائل کے درمیان آپؐ زندگی گھری ہوئی تھی۔ مگر ان سب حالات کے باوجود رسول اللہ ﷺ راضی بقضائے الٰہی تھے۔ آپؐ کی معمول کی بشاشت اور مسکراہٹ کو کوئی غم یا حادثہ ماند نہ کر سکا۔ خود چوٹی کے زندہ دل تھے اور صحابہ میں بھی زندہ دلی پیدا کئے رکھتے تھے۔ آپؐ ہمیشہ خوش رہتے تھے۔ مسکراہٹ آپؐ کی پاک شخصیت کا حصہ تھی۔ حضرت عبداللہ بن حارثؓ بیان فرماتے ہیں۔

" مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ"

(سنن ترمذی۔ ابواب المناقب، باب فی بشاشۃ النبی ﷺ)

کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپؐ نے صحابہ کو بھی تلقین فرماتے تھے کہ "اپنے بھائی سے خندہ پیشانی اور مسکراہٹ سے ملنا بھی نیکی ہے۔"

(صحیح مسلم۔ کتاب البرّ والصلۃ و کتاب الاداب۔ باب استحباب طلاقۃ الوجہ عند اللقاء)

آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ مجلس میں تشریف فرما تھے۔ وہاں کھجوریں بھی کھائی جا رہی تھیں۔ آپؐ بھی کھجوریں کھاتے اور گٹھلیاں حضرت علیؓ کے سامنے ڈالتے جاتے تھے۔ جب کھجوریں ختم ہو گئیں تو آپؐ نے حضرت علیؓ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: علی! آپ نے بہت کھجوریں کھائی ہیں۔ اپنے سامنے ذرا گٹھلیوں کے ڈھیر کو تو دیکھو۔

حضرت علیؓ نے بھی اسی زندہ دلی سے جواب دیا کہ میں نے تو صرف کھجوریں ہی کھائی ہیں، گٹھلیوں سمیت تو نہیں کھائیں۔ یہ

جواب سنا تو رسول اللہ ﷺ لطف اندوز ہو بیے اختیار مسکرا دیئے۔

2: غزوۂ تبوک کے ایام میں تبوک کے مقام پر آپؐ جس خیمہ میں قیام فرما تھے وہ چمڑے کا بہت ہی چھوٹا خیمہ تھا۔حضرت عوف بن مالکؓ نے باہر سے سلام عرض کیا۔آپؐ نے اندر سے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: اندر آجاؤ۔حضرت عوفؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا پورا ہی آجاؤں؟ فرمایا: ہاں پورے ہی آجاؤ۔فرماتے ہیں۔میں اندر گیا تو آپؐ مسکرا رہے تھے۔

(سنن ابوداؤد۔کتاب الادب، باب ماجاء فی المزاح)

3: ایک مرتبہ ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے سواری کے لئے ایک اونٹ مہیّا فرمانے کی درخواست کی۔آپؐ نے فرمایا: اچھا تو اونٹ کا بچہ دلا دیتا ہوں۔وہ کہنے لگا: میں اونٹ کے بچے کو کیا کروں گا، مجھے اونٹ چاہئے۔

آپؐ نے اسے اونٹ دلا دیا اور فرمایا: کیا اونٹ کا بچہ اونٹ ہی نہیں ہوتا۔ (سنن ابوداؤد۔کتاب الادب، باب ماجاء فی المزاح)

4: ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ دعا کریں کہ مجھے جنّت نصیب ہو۔آپؐ نے فرمایا: کوئی بڑھیا جنت میں نہیں جائے گی۔وہ رونے لگی اور واپس جانے کو تھی کہ آپؐ نے فرمایا: آپ جوان ہو کر جنّت میں جائیں گی۔اللہ تعالیٰ کسی کو بڑھاپے کے ساتھ جنت میں داخل نہیں کرے گا۔

روتی ہوئی وہ بڑھیا ہنستی ہوئی اور دعائیں دیتی ہوئی واپس لوٹ گئی۔ (شمائل ترمذی۔باب فی صفۃ مزاح النبی ﷺ)

روایات میں ایسا ہی ایک واقعہ ایک نابینا صحابی کا بھی مذکور ہے۔

غرض ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ غم و افکار کی شبِ تاریک میں بھی مسکراہٹوں، زندگی اور زندہ دلی کے چراغ روشن کئے رکھتے تھے۔بھاری سے بھاری دکھ نے بھی آپؐ کے سفرِ زندگی میں ایک لحہ کے لئے بھی کوئی تعطل نہیں آنے دیا۔

مسائل، جدّ و جہد اور غیر معمولی کامیابی

ابھی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں تکالیف و مسائل کا ذکر ہوا تھا۔یہ بھی آپؐ کی مبارک زندگی کا ایک ایسا درخشندہ پہلو ہے جسے کسی طور بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔کس طرح آپؐ نے ہر روک اور دکھ کو ایک طرف رکھتے ہوئے ایسی عظیم الشان اور محیّر العقول کامیابیاں حاصل کیں کہ وہم و گمان سے بھی برتر ہیں۔

چنانچہ پیدائش کے ساتھ ہی آپؐ کی سب سے پہلی محرومی والدین کے سائے کی تھی، ان کی سرپرستی کا فقدان تھا، پھر معاش کی تنگی، اموال کی قلّت، ایک وقت آیا کہ چچا ابو طالب نے ظاہری تحفظ بھی کھینچ لیا، آپؐ کی جان کو ہر وقت خطرہ تھا، مخالفوں کی کثرت، دشمنوں کی سازشیں، قوم کی عداوت، جسمانی تکالیف، ہم وطنوں کی طرف سے سیاسی، تمدّنی، معاشرتی، معاشی اور مذہبی پابندیاں اور آپؐ کے ہر کام میں رکاوٹیں، بیٹیوں کی شادیوں کے مسائل اور ان کے دکھ، ازواج کی ذمّہ داریاں، جانثاروں کی تکالیف، اپنوں کی اموات کے غم۔غم بھی ایسے کہ بیان سے باہر۔(حضرت جعفرؓ آپؐ کے چچا زاد تھے اور آپ کو بیحد پیارے تھے۔چنانچہ جب فتحِ خیبر کے بعد آنحضرت ﷺ واپس مدینہ لوٹے تو حضرت جعفر حبشہ سے واپس آتے ہوئے آپ کو راستے میں ملے۔آپؐ کو ایک خوشی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتوحات کے وعدوں کے پورا ہونے کی تھی اور دوسری خوشی یہ تھی کہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں سے تقریباً چودہ سال کی جدائی کے بعد آپؐ کی ملاقات ہو رہی تھی۔آپؐ ان دو اکٹھی خوشیوں کے باعث بیحد مسرور تھے۔یوں تو حضرت جعفرؓ آپؐ کو ہمیشہ سے ہی بہت عزیز تھے۔مگر یہاں وہ ان مہاجرین کے سربراہ بھی تھے۔چنانچہ آپؐ نے ان کے نام میں سب کو شامل کرتے ہوئے اپنی بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یہ فیصلہ نہیں کر پارہا کہ

"بِأَيِّهِمَا أَنَا أَسَرُّ، بِفَتْحِ خَيْبَرَ أَوْ بِقُدُومِ جَعْفَرَ" میں دونوں میں سے کس پر زیادہ خوش ہوں، فتحِ خیبر پر یا آمدِ جعفر پر!!

(ابن ہشام ذکر قدوم جعفر من الحبشۃ، زرقانی غزوۂ خیبر)

حضرت جعفرؓ بھی ایک سال ہی آپؐ کے پاس ٹھہرے تھے کہ آپؐ نے انہیں موتہ کی مہم پر ہرقل کی فوجوں سے جنگ کے لئے شمالی علاقوں میں بھجوا دیا۔آپؐ کو معلوم تھا کہ وہ واپس نہیں لوٹیں گے۔آپؐ نے ایک طرح سے پیشگوئی کر کے بھجوایا کہ وہ وہاں شہید ہو جائیں گے۔ایسے بھی صدمے آپؐ کے ساتھ تھے۔)

پھر اپنی اولاد کی وفات کے صدمے (اس تفصیل کے مطابق آنحضرت ﷺ کی زندگی میں آپؐ کی دو بیویاں فوت ہوئیں۔ان کے علاوہ آپؐ کی آنکھوں کے سامنے آپؐ کے وفات پانے والے بیٹوں، بیٹیوں، نواسوں اور نواسیوں کی تعداد گیارہ تھی۔)

پھر بسا اوقات بلکہ کثرت سے غربت و افلاس اور خوف و ہراس کی ایسی حالتیں کہ رات کے وقت حملوں کی فکر میں مسلسل کئی راتیں سو نہیں سکتے تھے، نیز یہود کی طرف سے ہمہ وقت خطرات، ان کی مسلسل سازشوں کے جال، ان کے قاتلانہ حملے، ان کے ساتھ منافقوں کی دسیسہ کاریاں، دشمنوں کی پے در پے ڈکیتیاں اور یلغاریں، چاروں اطراف سے حملوں کی ظالمانہ منصوبہ بندیاں، خوفناک جنگوں کا ہجوم، نو واردوں کے انتہائی وحشتناک فریب، صحابہؓ کی بکثرت شہادتیں، عرب کی دونوں جانب کی دو دیوہیکل سلطنتوں کی طرف سے جارحیّت، وغیرہ وغیرہ۔بیسیوں مشکلات تھیں جو ہر لحہ اور ہر قدم پر آپؐ کے سامنے کھڑی تھیں۔اس کے ساتھ یہ بھی تھا کہ آپؐ کی ہر تعلیم، تبلیغ اور جدّ و جہد اپنے مثبت اور روشن پہلوؤں کے باعث اس معاشرہ کے مذہب، منفی اقدار، روایات، رسم و رواج وغیرہ سے بھی کلّیۃً مخالف تھی۔

اس عمومی خاکہ سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کے سامنے ہر لحہ رکاوٹیں ہی رکاوٹیں تھیں جو ایک سے ایک بڑھ کر شدید تھیں۔مجموعی مسائل تو کجا، بسا اوقات ان میں سے ایک مسئلہ کے باعث ہی افراد زندگی کی مستقل ناکامیوں کے گڑھے میں اتر جاتے ہیں۔قومیں ایسے شدائد کے مقابل پر تزلزل اور تنزّل کا شکار ہو جاتی ہیں۔مگر عظمت ہے پاک محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ بابرکات کی کہ باوجود اس کے کہ ہمہ وقت ہر قسم کی مشکلات، رکاوٹیں اور شدائد مجموعی طور پر آپؐ کے مقابلہ میں مستعد و متحرک رہتی تھیں، آپؐ ایسے کامیاب و کامران رواں دواں رہے کہ اپنی بعثت کی غرض کو اس کی انتہائی حدود تک احسن طور پر پہنچایا اور پورا فرمایا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ قادرِ مطلق خدا اس طرح آپؐ کے ساتھ تھا کہ سابقہ نوشتوں کے مطابق اور قرآنِ کریم کے بیان میں آپ کا ظہور خدا تعالیٰ ہی کا ظہور قرار پایا تھا۔آپؐ کے کاموں کی غیر معمولی کثرت تھی اور اس کے مقابل پر آپؐ کے پاس وقت بالکل مختصر تھا۔آپؐ کی مکّی زندگی میں نبوّت کے تیرہ سال تو محض جدّ و جہد اور تکالیف میں گزرے تھے جن میں ترقی کی نسبت صبر و استقامت اور بقا کا مسئلہ زیادہ درپیش تھا۔پھر مدنی زندگی میں بھی ابتدائی پانچ سال مدینہ پر دشمنوں کی طرف سے جارحانہ یلغار، مسلسل لوٹ مار، خوف و ہراس، ڈکیتیوں، حملوں اور جنگوں کے دفاع میں گزرے۔اس کے بعد تدریجاً مگر سرعت کے ساتھ حالات آپؐ کی گرفت میں آنے شروع ہوئے لیکن اس عرصہ میں بھی دشمنوں کی طرف سے مہمّات کا سلسلہ ختم نہیں ہوا بلکہ آپؐ کو تسلسل کے ساتھ ایک سے ایک بڑھ کر مہمّ درپیش رہی۔مسلسل ان حالات میں جس طرح آپؐ نے باثمر کامیابیاں پائیں دنیا میں اس کا ہزارواں حصہ بھی کسی انسان نے نہیں پایا۔اس پر مستزاد یہ کہ آپؐ نے نہ صرف یہ کہ اپنی زندگی میں یہ کامیابیاں اور فتوحات پائیں بلکہ قیامت تک کے لئے دنیا میں

اسلام کی حفاظت و کامیابی کا نظام بھی قائم فرما دیا۔اس کے ساتھ آپؐ نے اُخروی زندگی کے لئے بھی ایسی ہدایت وروشنی عطا کی کہ جس کے ذریعہ انسان اس میں بھی سرخرو ہوتا ہے۔آپؐ نے دنیا کے ماحول، مزاج اور انسان کو بدل کر رکھ دیا۔شاعر تو یہ کہتا ہے کہ:۔

وہ چاہتا تھا رہ و رسمِ زندگی بدلے
اسے یہ دھن تھی کہ اندر سے آدمی بدلے

مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوّت ہے اسی سے آشکار

آپؐ نے گویا وحشیوں کو انسان بلکہ باخدا انسان بنا کر دکھایا۔ انسان کو زندگی کا ایسا لائحۂ عمل عطا کیا، ایسی تعلیم اور ایسا اسوہ عطا فرمایا جو اس کی روحانی، اخلاقی اور طبعی حالتوں نیز زندگی کے ہر شعبہ پر پوری ابدی طور پر مؤثر اور حاوی ہے اور اس کی ہر قسم کی ضروریات کے لئے مکمل ہدایت وراہنمائی اور اس کے لئے ذریعہ فلاح ہے۔مثلاً

الٰہیات: ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت، صفاتِ باری تعالیٰ کا علم، صفاتِ باری تعالیٰ کا اظہار، لقائے الٰہی کے ذرائع، لقائے الٰہی کے منظر، تعلق باللہ کے فوائد وفیوض، وحی والہامِ الٰہی، وحی والہام کی نوعیت، اس کی اقسام اور اس کے شواہد، علومِ غیب کا علم، رؤیا وکشوف کی حقیقت، توحید کا بیان، توحید کا فلسفہ، توحید کی اہمیّت، توحید کی برکات، شرک کی تشریح، شرک کے نقصانات، شرک کا قلع قمع، توکّل، صبر، ایمان، یقین اور دیگر بے شمار پہلوؤں کا بیان۔

عبادات: فرض اور نفلی عبادتوں کا بیان، ان کی تفصیلات او تفصیلی قواعد کی تعلیم، ارکانِ اسلام یعنی کلمہ شہادت، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی فرضیّت اور ان کے تفصیلی قواعد وضوابط پر مبنی تعلیم اور شرعی احکام، ارکانِ ایمان یعنی اللہ تعالیٰ، فرشتوں، نبیوں، الٰہی کتابوں، یومِ آخرت اور تقدیرِ خیر وشرّ کا بیان اور ان کی تفصیلی تعلیم، دعاؤں کی اہمیّت اور قبولیّت کا بیان، انسان کی عملی زندگی سے عبادات کا رشتہ، عبادت یعنی عبودیت، اطاعت، سجدہ ورکوع وغیرہ کی فلاسفی، تسبیح وتحمید، تقویٰ، توبہ واستغفار، صبر وشکر غرض عبادت کی ہر قسم اور اس کے ہر رُخ اور ہر پہلو کی وضاحت۔

روحانیّت: نیکی اور گناہ کا تصور، روح اور جسم کا تعلق، روحانی حالتیں، روح کی جلاء کے سامان، روحانیّت میں ترقی کے ذرائع، روحانیّت کی ضرورت، روحانیت کے باعث انسان کا دیگر مخلوقات سے ممتاز ہونا، روح کی غذا، روح کی تسکین کے ذرائع، وغیرہ۔

اخلاق: اخلاق کی وضاحت وتشریح، انسان کی اخلاقی حالتوں کا بیان، اخلاق کی جامع تعلیم، انفرادی طور پر انسان کی ترقی میں اخلاق کا حصہ، تعمیرِ معاشرہ میں اخلاق کا کردار، ہر شعبۂ زندگی میں اخلاق کی ضرورت، اخلاقی بیماریوں کی وضاحت اور شناخت، انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ضرورت۔

زندگی کے مختلف اوقات اور مواقع میں اخلاق کا اظہار، جنگوں میں اخلاق کی تعلیم، امن کی صورت میں اخلاق کی وضاحت، غرض ہر محل اور موقع کے مطابق اخلاقی پہلوؤں کا بیان، انفرادی اور قومی اخلاق کی وضاحت۔

عدل، احسان، ایتائے ذی القربیٰ، عفو وانتقام، مکروہات سے اجتناب، تجسّس اور غیبت، قوّتِ غضب اور قوّتِ شہوت میں تعدیل، نفسانی خواہشات کا ترک کرنا، فحشاء سے اجتناب، حقوق و فرائض کی ادائیگی۔

اخلاقِ حسنہ مثلاً عفو ورحم، دشمنوں پر رحم، عدل وانصاف، پابندیٔ عہد، حلم وبردباری، شفقت ورأفت، تواضع وانکسار، ایثار، بشاشت و خوش کلامی، شجاعت و بہادری، صبر واستقامت، صدق و وفا، استغناء، شرم وحیا، عفت وپاکدامنی، امانت، سخاوت، قول وعمل کی سچائی اور یگانگت، زہد وورع، وغیرہ وغیرہ

اخلاقِ سیّئہ مثلاً فحشاء، منکر اور بغی، جھوٹ، جھوٹی قسمیں، وعدہ خلافی، خیانت، بددیانتی، غداری، دھوکہ، بہتان تراشی، غیبت، بدگوئی، بدظنّی، خوشامد، بخل، طمع، چوری، ناپ تول میں کمی، ذخیرہ اندوزی، رشوت، بغض وکینہ، ظلم، ریاء کاری، حسد، اسراف، فحش کلامی، وغیرہ وغیرہ کے بارہ میں تفصیلی تعلیمات۔

مذہب: مذہب کی حقیقت، مذہب کی ضرورت، مذہب کی غرض و غایت، سچے مذہب کی نشانیاں، اسلام اور دیگر مذاہب، دیگر مذاہب سے تعلقات، زیرِ نگیں دیگر مذاہب کی مذہبی تعلیمات واقدار کا تحفظ، مذہبی رواداری، مذہبی عبادتگاہوں کا تحفظ، انبیاء وپیشوایانِ مذاہب کے ناموس کی حفاظت۔ وغیرہ وغیرہ

نبوّت: نبوّت کی ضرورت، نبوّت کے خواص، نبیوں کی تصدیق، نبوّت کے فیوض، نبوّت کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی صفات کا اظہار، وحیٔ نبوّت، نبوّت کے ذریعہ علمِ غیب کا اظہار، نبوّت کی صداقت کے معیار، خلافتِ خداوندی یعنی خلیفۃ اللہ، خلافت بعداز نبوّت، وغیرہ اقسامِ خلافت۔

عالمِ معاد: موت کا فلسفہ، جسم وروح کا انقطاع، حیات بعد الموت، قبر، عالمِ برزخ، جنّت اور دوزخ کی حقیقت، نعمائے جنّت اور عذابِ دوزخ کا بیان، جنّت کا دوام، جہنّم کی عارضی حیثیت۔

عائلی زندگی: والدین کا اکرام، ان کے حقوق، صہری اور نسبی رشتوں کے تقدّس کا قیام، رحمی رشتوں کا مقام اور ان کا تحفظ، عورت کا تحفّظ اور اس کے بلند مقام کا تعیّن، بیوی کے حقوق و فرائض، خاوند کے حقوق وفرائض، خاوند اور بیوی کے جذبات کا احساس، بچوں کا اکرام، ان کی تعلیم اور تربیّت کے سامان، ان کی عبادات کا خیال، ان کی اخلاقی اور روحانی راہنمائی، ان کو اپنے سے اچھی حالت میں پیچھے چھوڑ کر جانا، ان کی جملہ ضروریات کا تحفظ، گھر کے نان نفقہ کے بارہ میں تعلیم، ترکہ میں حصّوں کا بیان، شادی کی اہمیّت، اس کے قواعد وقوانین اور تعلیمات، اہل وعیال سے حسنِ سلوک کی تعلیم۔

سیاسیات: حکمرانوں کے لئے تعلیم، سفارت کاری کے قواعد اور آداب، سفیروں کا تحفّظ، حکمرانوں سے پیغام رسانی کے آداب، معزّزینِ قوم کی تکریم، معاہدات کے بارہ میں تعلیم اور اصول، ہمسایہ قوموں سے تعلقات، ان کے تحفظات کا خیال، غیر قوموں سے سلوک، غیر قوموں کا احترام، غیر زبانوں کا تحفظ، مشاورت کا نظام، عہدیدار، امراء وسپہ سالارِ فوج مقرر کرنے کا طریق، قبائل میں امراء کا تقرر، سردارانِ قبائل واقوام اور بادشاہانِ مملکت کے ساتھ معاملات کے آداب، ان کے اعزازات کا تحفظ اور ان کے مقام کی تکریم، سفیروں کا تحفظ اور تکریم وغیرہ

نیز زیرِنگیں علاقوں کا تحفظ، محکوموں سے سلوک کے بارہ میں تعلیم، عوام کے حقوق وفرائض کا تعیّن، ان کا تحفّظ، وطن سے محبّت کی تعلیم، اولوالامر کی اطاعت، ہم وطنوں سے سلوک، زمینوں کے مالکانہ حقوق کا تحفظ، جائیدادوں اور اموال کے تحفظ کی تعلیم اور قانون، قومی مساوات کا قیام وغیرہ وغیرہ

معاشرتی اقدار: اکرامِ ضیف، ہمسایوں سے سلوک، راستہ کے آداب، گھر میں اخلاق، گھر سے باہر اخلاق، راستوں کی صفائی، راہگیروں کا تحفظ، امن وسلامتی کے قیام کے قوانین، جرائم کی روک تھام، ظلم کی روک تھام، تعلیم و تدریس کے نظام کا قیام، تربیّت کا نظام، بدرسومات کا قلع قمع، خوشی اور غم کے مواقع کے بارہ میں تعلیم۔

معاشرہ میں مختلف طبقات، اقوام، نسل اور اچھی روایات وغیرہ کے تحفظات اور ان کے بارہ میں تاکیدی تعلیمات، بڑوں کے ادب اور چھوٹوں سے حسنِ سلوک کی تعلیم، غلاموں، قیدیوں، بے کسوں کو

معاشرہ کا کارآمد حصّہ بنانے کے لئے تعلیم، ان کے حقوق کا تحفظ، ہمسایہ، بیوگان، یتامیٰ، حاجت مند، مسافر، حتّٰی کہ جانوروں کے حقوق کا تحفظ، غرباء کے حقوق کا خیال، دولتمندوں کے فرائض اور ذمّہ داریوں کا تعیّن مجلس، گفتگو، ملنا جُلنا، چلنا پھرنا، سفر، لباس، کھانا پینا، خوشی غم میں شرکت، کام کاج میں مدد، لین دین اور برتاؤ، وغیرہ وغیرہ کی تفصیلی تعلیمات اور قواعد۔

معاشی واقتصادی نظام: کامل اقتصادی نظام کے اصول وقوانین، کاروبار اور تجارتوں کے قوانین، ذخیرہ اندوزی اور دیگر تجارتی بیماریوں کا قلع قمع، سود کی ممانعت، بیع وشریٰ کے اصول، آجر اور اجیر کے حقوق وفرائض کا تعیّن وتحفظ، اجرت کے اصول وقوانین، لین دین کے مختلف پہلوؤں کی تشریح، ناداروں، یتامیٰ اور زیرنگین افراد کے معاشی تحفّظات کے لئے اصول وقوانین، زمینوں، کارخانوں، تجارتوں، معدنیات، مویشی اور دیگر ذرائع آمد کے بارہ میں تفصیلی قوانین، رہن اور مختلف قسم کے قرضوں کے قوانین وغیرہ وغیرہ

جامع مالی نظام کا اجراء، کن سے اموال لئے جائیں؟ کس شرح سے لئے جائیں؟ کس کس مدّ میں لئے جائیں؟ ان حاصل شدہ اموال کے مصارف کیا کیا ہیں؟ اموال جمع کرنے والے کن اصولوں کے پابند ہوں گے؟ بیت المال پر کون تصرّف رکھتا ہے؟ امور، ٹیکس، زکوٰۃ، جزیہ اور خراج وغیرہ کے نظام۔ نیز سود کے مضرّات۔ اس کی تفصیل وغیرہ

مذہبی اقدار: پہلے نبیوں پر ایمان، الٰہی کتب پر ایمان، نبیوں کی تعلیموں میں سے بہترین حصّہ کو اختیار کرنا، شریعت کی تکمیل، نبوّت کے تمام کمالات کا مظاہرہ، پہلی شریعتوں کی تصدیق، مذہب کے اختیار میں جبر وتشدّد کی نفی، مذہبی رواداری کے انتہائی اعلیٰ اصولوں کا قیام، دوسرے مذاہب کو بنیادی اکائی یعنی توحید پر قائم کرنے کی دعوت و کوشش، مذہب پر عمل میں آسانی اور توازن اور عدل کا قیام وغیرہ

شعائر اللہ کی حرمت کا قیام، دیگر مذاہب کے عبادت خانوں کے تقدّس کی حفاظت، ان کی عمارتوں کی حفاظت، خانہ کعبہ، مسجدِ نبوی، مسجد اقصیٰ اور دیگر مساجد کی حرمت اور حفاظت کا اعلان، مقاماتِ حج کے تقدّس اور ان کی حرمت کا قیام، المسجد الحرام اور حرم کے تقدّس کا اعلان، حدودِ حرم کی حفاظت اور ان کی حرمت کا اعلان وغیرہ

معاملات: قانون سازی، قضا، عدل وعدالت، نظم و ضبط، حدود، تعزیرات، وراثت کے قوانین، قصاص ودیّت، نکاح و طلاق، اور دیگر انواع واقسام کے معاملات نیز فیصلوں کی تنفیذ کا نظام وغیرہ

غنائم کے قوانین، مثلاً خمس، عشر وغیرہ، علاقوں کے امراء، والیانِ ریاست، عاملین اور ائمہ کے تقرر وغیرہ

اکل وشرب: حلال وحرام کا امتیاز، طیّب اور پاکیزہ خوراک، ناجائز ذرائعِ رزق کی مناہی، خوراک کے انسانی صحت اور اخلاق پر گہرے اثر کی نشاندہی، بعض جانوروں کے گوشت کھانے کی ممانعت، بعض قسم کے گوشت کھانے کی ممانعت، مردار اور خون وغیرہ کھانے کی ممانعت، کھانے کے آداب، کھانے کی مقدار وغیرہ

حفظانِ صحت: خوراک کی مقدار، کھانے پینے کے اسلوب، نظافت و بدنی صفائی، ورزش اور بدنی مشقت، سونے جاگنے کے اسلوب وآداب وغیرہ

کتاب: کامل شریعت، ہدایت و نور، کامیابی کی راہ، دنیوی ودینی ضروریات مہیّا کرنے والی، کمالات وخوبیوں کے لحاظ سے آخری کتاب، آخری شریعت، قیامت تک کی ضروریات کو پورا کرنے والی، قیامت تک کے لئے خدا تعالیٰ کی حفاظت کے تحت محفوظ، سب سے زیادہ پڑھی جانے والی، ہر زمانہ اور ہر قوم کے لئے راہنمائی مہیّا کرنے والی، روحانیّت کے ہر مقام پر فائز انسان کے لئے راہنما کتاب عطا فرمائی۔

قوّتِ قدسیہ: ایک گری ہوئی قوم کو گویا حیوانیت سے اٹھا کر انسان بنانا اور انسان سے باخدا اور خدا نما انسان بنانا، صحابہؓ کو روحانیّت کے اعلیٰ مدارج پر پہنچانا، ابتدائے دنیا سے جاری اور قیامت تک ممتدّ قوّتِ قدسیہ، قیامت کے بعد شفاعت، دنیا میں اسوۂ حسنہ، اطاعتِ رسول ﷺ روحانی انعامات، صالحیت، شہادت، صدیقیت اور نبوّت کے حصول کا موجب، امّت میں خلافتِ راشدہ، مجدّدیّت، ولایت کا غیر منقطع سلسلہ، تاقیامت وحی والہام کا نزول، ملائکہ کا نزول، تعلق باللہ، ایمان، عرفان اور ایقان کا مسلسل جاری سلسلہ، رؤیائے صالحہ اور مبشّرات کا جاری سلسلہ اور متفرّق ذرائع سے امّت پر تاقیامت آنحضرت ﷺ کی نگرانی اور گواہی کے سامان۔

امّت کے آخری حصّہ میں مسیح کا نزول، اس کی جماعت میں خلافت علی منہاج النبوّت کا قیام، مشاورت کا کامل نظام، اشاعتِ دین، دعوت وتبلیغ، اور تلقین وتربیّت اور اصلاحِ نفس کا وسیع عالمی نظام، وغیرہ وغیرہ

الغرض زندگی سے تعلق رکھنے والے ہر ضروری عنوان پر رسول اللہ ﷺ نے مکمل اور اتم تعلیم مہیا فرمائی ہے جو اس کے لئے اس دنیا میں کامل ربوبیت کے سامان مہیّا فرماتی ہے۔ آپؐ نے اس تعلیم کے ذریعہ قیامت تک کے لئے انسان کی ہر ضرورت کو حقیقی طور پر اس کے خالق کی منشاء کے مطابق پورا فرمایا ہے۔ ساری دنیا میں اسلام وہ واحد مذہب ہے جو اپنی پوری جامعیّت کے ساتھ قابلِ عمل ہے اور اپنی سچائی کے زندہ نشان دکھاتا ہے۔ یہی ایک مذہب ہے جس پر عمل پیرا ہونے سے انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے اور اپنی اخروی زندگی میں بھی فلاح پا سکتا ہے۔

یہ صرف چند عناوین ہیں۔ ان کی جزئیات اور تفصیلات میں جائیں تو لاتعداد ہیں۔ لَا تُحْصُوْھَا کوئی انہیں گن نہیں سکتا۔ مگر یہ سب انسان کی ربوبیت کے بنیادی سامان ہیں۔ ان کے مطابق اگر دنیا اپنے نظام قائم کرے تو صرف انسان ہی نہیں دنیا کی ہر جاندار مخلوق کی ربوبیت اس طرح ہو سکتی ہے کہ اس کی ہر ضرورت مکمل فراخی کے ساتھ اسے عطا ہو جائے بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے انسان اور مخلوقِ خدا کی ضروریات پر مبنی ہر طرح کی مکمل اور تفصیلی تعلیم عطا کی ہے۔

دنیا میں زندگی کے یہ سامان تھے جو رسول اللہ ﷺ انسان کو عطا کر کے گئے ہیں۔ یہ وہ سامان ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو قائم کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوّت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں، یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ ﷺ ہے۔ جس کے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔‘‘

(سراج منیر۔ روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 82)

فتح اور غلبہ

آپ ؐ کی حیاتِ طیبہ کا یہ بھی ایک روشن پہلو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی عبادتوں، قربانیوں اور زندگی کو اس طرح باثمر فرمایا کہ اس روشنی سے منوّر ہونے کے لئے آپؐ کی زندگی میں ہی عرب کا مرکزی خطّہ مکمل طور پر آپؐ کے تسلّط میں اور نظامِ اسلام کے تحت آ گیا تھا۔ اس خطہ کی حدود مشرق میں خلیج عمان اور خلیج فارس تک وسیع تھیں اور مغرب میں بحیرۂ احمر تک بلکہ اس کے ورے حبشہ میں بھی اسلام کا بیج بویا جا چکا تھا۔ جنوب مشرقی سمت میں بحرِ ہند اور شمال میں شام کی حدود میں بحرِ متوسّط تک کے بعض علاقے اسلام کے نظام

کے تحت آچکے تھے۔

والیانِ ریاست میں سے بحرین کے منذر بن ساوٰی، ہجر کے اُسیب خت، حبشہ کے النجاشی، یمن کے باذان بن ساسان نیز ملوکِ حمیر، عمان کے عبید و جعفر، دُومۃ الجندل کے اکیدر بن مالک، اَیلہ کے یوحنہ بن روبہ، معان کے فروہ بن عمرو الجذامی قابلِ ذکر ہیں۔

اسی طرح مختلف قبائل کے سردار بکثرت آغوشِ اسلام میں آچکے تھے۔ جن میں قبیلۂ دوس کے طفیل بن عمرو الدّوسی، قبیلہ بنو ثقیف کے عروہ بن مسعود اور عبد یالیل، ہمدان کے عامر بن شہر، یمامہ کے ثمامہ بن اثال، بنوسعد کے ضمام بن ثعلبہ، طیٔ کے عدی بن حاتم الطائی اور زید الخیر وغیرھم بھی ہیں۔ گویا مرکزی خطّۂ عرب مکمّل طور پر اسلام کے نور سے منوّر ہو چکا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی اس کامیاب ترین زندگی کا خاکہ اس طرح پیش فرماتے ہیں کہ:

"کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ایک بے زر، بے زور، بے کس، اُمّی، یتیم تنہا، غریب ایسے زمانہ میں کہ جس میں ہر ایک قوم پوری پوری طاقتِ مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی، ایسی روشن تعلیم لایا کہ اپنی براہینِ قاطعہ اور حجج واضحہ سے سب کی زبان بند کر دی اور بڑے بڑے لوگوں کی جو حکیم بنے پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے، فاش غلطیاں نکالیں اور پھر باوجود بے کسی اور غریبی کے زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور اُنہیں تختوں پر غریبوں کو بٹھایا۔ اگر یہ خدائی تائید نہیں تھی تو اور کیا تھی۔ کیا تمام دنیا پر عقل اور علم اور طاقت اور زور میں غالب آ جانا بغیر تائید الٰہی کے بھی پیدا ہوا کرتا ہے۔"

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن، جلد 1 صفحہ 119، 120)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی قابلِ فخر کامیابی کا نمونہ ہے اور وہ کامیابی ایسی عظیم الشّان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی۔ آپؐ جس بات کو چاہتے تھے جب تک اس کو پورا نہ کر لیا، آپؐ رخصت نہیں ہوئے۔ آپؐ کی روحانیت کا تعلق سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے تھا اور آپؐ اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ کون اس سے ناواقف ہے کہ اس سر زمین میں جو بتوں سے بھری ہوئی تھی ہمیشہ کے لئے بت پرستی دور ہو کر ایک خدا کی پرستش قائم ہو گئی۔ آپؐ کی نبوّت کے سارے ہی پہلو اس قدر روشن ہیں کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا۔

آپؐ ایک خطرناک تاریکی کے وقت دنیا میں آئے اور اس وقت گئے جب اس تاریکی سے دنیا کو روشن کر دیا۔ آنحضرت ﷺ کی نبوّت اور آپؐ کی قدسی قوت کے کمالات کا یہ بھی ایک اثر اور نمونہ ہے کہ وہ کمالات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ نظر آتے ہیں اور کبھی وہ قصّہ یا کہانی کا رنگ اختیار نہیں کر سکتے۔"

(الحکم قادیان۔ 24 فروری 1904ء، صفحہ 1)

سامعین کرام!

یہ ہے وہ پاک زندگی، ہمارے آقا و مولیٰ سیّد المرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاک اور مبارک زندگی، جس نے اس عالم کو ربوبیتِ باری تعالیٰ سے قیامت تک کے لئے سیراب کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو انسان کے لئے مسخر کیا۔ اس کی ہر چیز پر اس کو قبضہ عطا کیا۔ اس کے لئے ہر طرح کی نعمت مہیا فرمائی۔ سورج، چاند، ستارے، موسم، فصلیں، پھل، پھول، پہاڑ، میدان، ندیاں، دریا، سمندر، گوشت، سبزیاں، سواریاں، مال و دولت بال بچے شفیق ماں باپ گھر بار اور وافر رزق، وغیرہ وغیرہ یعنی ہر چیز عطا فرمائی۔ اس کی روحانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے نبوتیں، شریعتیں اور خلافت وغیرہ قائم کیں۔ الغرض ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت کے لئے بلا اجرت خدمت پر لگایا ہے۔ پس قرآن کریم کا مطالعہ کیجئے۔ اس سے پہلی شریعتوں کا بھی مطالعہ کیجئے۔ یہ حیرت انگیز حقیقت آپ پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گی کہ یہ سب کچھ عطا کرنے کے باوجود کسی ایک چیز پر بلکہ ان ساری چیزوں کی عطا پر بھی اس نے یہ نہیں فرمایا کہ اس نے انسان پر احسان کیا ہے۔ مگر جب اس مبارک وجود، سیّدِ وُلدِ آدم، ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر فرمایا تو فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

(آل عمران: 165)

یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب اس نے ان کے اندر انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر ان کی آیات تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں حکمت سکھاتا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

پس "كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ ﷺ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ"

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک ترین زندگی کے ساتھ وابستہ رہنے اور اس کے ہر پہلو کو اپنانے کی توفیق بخشے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

چشمِ تصور

مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب
جامعہ احمدیہ کینیڈا

بتاؤں تمہیں کیا مَیں کیا دیکھتا ہوں
مَیں شاہوں کو بنتے گدا دیکھتا ہوں

خمارِ حکومت میں قاتل بنا جو
اُسے دار پر مَیں کھڑا دیکھتا ہوں

ہمیں کینسر کا لقب دینے والے
مَیں آتش میں تجھ کو بُھنا دیکھتا ہوں

بناؤ نہ مذہب کو وجہِ خصومت
اِسی میں وطن کا بھلا دیکھتا ہوں

ڈبوئیں گے ملّت کی ناؤ جو اِک دن
اُدھر ایسے کچھ ناخدا دیکھتا ہوں

پگھلتا ہے دل جس کا اُمّت کے غم میں
اِدھر ایک مردِ خدا دیکھتا ہوں

کہاں کھو گئی ہے اری شانتی جی
مَیں کب سے ترا راستا دیکھتا ہوں

ہے دنیا مخالف بہت راستی کی
مَیں پھلتا اِسے پھولتا دیکھتا ہوں

جنہیں زعم ہے رہنمائی کا یارو
انہی کو بھٹکتا ہوا دیکھتا ہوں

معاند سبھی تو بنے یادِ ماضی
مسیح الزّماں میرزاؑ دیکھتا ہوں

ہے ایماں مجھے سارے نبیوں پہ لیکن
محمدؐ کو سب سے سَوا دیکھتا ہوں

ملا گر نہ انصاف دنیا کو صابرؔ
مَیں ایٹم کو پھٹتا ہوا دیکھتا ہوں

چہ خوش بودے اگر ہر یک زِ امت نور دیں بودے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اتباع سنت نبویؐ

مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ط وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ط وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ o

(سورة نور 55)

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ o (سورة نور 57)

قرآن کریم کی سورۃ نور میں درج آیت استخلاف کے سیاق وسباق کا جب مطالعہ کریں تو دونوں جگہ اطاعت رسولؐ کی بہت بھاری تلقین ہمیں ملتی ہے بلکہ اس پورے رکوع میں اطاعت رسولؐ کا مضمون چھ دفعہ بیان ہوا ہے۔

اوپر تلاوت کردہ دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کو ہی فلاح اور نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے چنانچہ پہلی آیت میں فرمایا: وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا یعنی اگر تم اس رسولؐ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔ اور دوسری آیت میں فرمایا: وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی رسولؐ کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور آیت استخلاف کو ان دونوں آیتوں کے درمیان لا کر یہ سمجھا دیا کہ خلافت کے قیام اور اس کے استحکام کا اطاعت کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد جس وجود کو خلافت کا تاج پہنایا وہ وجود بھی اطاعت رسولؐ میں سرشار تھا، یہ وجود تھے سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو ابن ابی قحافہ کی کنیت رکھتے تھے اور کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں ہمیشہ یہی فرمایا کرتے تھے کہ ابن ابی قحافہ کی کیا مجال کہ وہ کام کرے جو خدا کے رسول ﷺ نے نہ کیا ہو یا ابن ابی قحافہ کی کیا حیثیت کہ وہ کام نہ کرے جس کے کرنے کا ارشاد رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہو۔ اللہ اور اُس کے پیارے رسولؐ کی اطاعت کی اسی رسی کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے آپ نے اپنی خلافت میں اٹھنے والے بڑے بڑے فتنوں کا قلع قمع کیا۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے وقت بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کی زبان مبارک سے ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ کے الفاظ میں بشارت دے رکھی تھی یعنی آخری زمانے میں ایک مرتبہ پھر اللہ تعالیٰ منہاج نبوت پر خلافت کو قائم فرمائے گا۔ چنانچہ اس آخری زمانے میں جہاں اللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء کی آیت 70 میں درج اپنے وعدے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ج وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًاo کے مطابق آنحضور ﷺ کے ایک سچے عاشق اور محبّ کو آپؐ کی غلامی میں نبوت کے مرتبہ سے مشرف فرمایا وہیں مومنوں کے ساتھ کیے ہوئے اپنے ایک اور وعدے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (سورۃ نور: 56) کے مطابق اس کی وفات کے بعد اُس کی پیاری جماعت میں اپنی قدرت ثانیہ یعنی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام فرمایا اور جس وجود کو ''خلیفۃ المسیح الاول'' کے درجہ سے سرفراز فرمایا وہ وجود بھی عشق الٰہی، عشق رسولؐ اور عشق مسیح محمدیؑ میں فنا تھا اور یہ وجود تھے سیدنا حضرت مولانا حکیم مولوی نور الدین صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ۔ اطاعت الٰہی، اطاعت رسولؐ اور اطاعت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی سیرت کے درخشاں باب ہیں، یہ آپ کی کامل اطاعت، فرمانبرداری اور تابعداری تھی جسے پسند کرتے ہوئے خدائے بزرگ و برتر نے آپ کو مطیع سے مطاع بنا دیا۔

حضرت مولانا نور الدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو آنحضور ﷺ سے بے انتہا محبت تھی۔ اس عشق و محبت میں کبھی آپؓ ان الفاظ میں حضرت نبی کریم ﷺ کو مخاطب کرتے ہیں:

''قربانت شوم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم''

(تصدیق براہین احمدیہ۔صفحہ 41,42)

اور کبھی ان الفاظ میں مخاطب کرتے ہیں:

''بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رُوْحِي فِدَاكَ۔''

(حقائق الفرقان، جلد دوم، صفحہ 135)

یہ عشق رسولؐ کا ہی نتیجہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کی سنت کی اتباع اور پیروی ہر لحظہ آپ کے پیش نظر رہتی، آپ خود فرماتے ہیں:

''مجھے رسومات اور بدعات سے نفرت ہے اور سنت سے محبت ہے۔'' (الحکم قادیان۔ 14 جولائی 1912ء صفحہ 2 کالم 2)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اس بات میں راسخ تھے کہ آنحضرت ﷺ کی ذات کے ہم پر ہزار ہا احسانات ہیں اور اُس عظیم محسن انسانیت کے احسانوں کا بدلہ آپ اس رنگ میں چکانا چاہتے تھے کہ حضورؐ کی سنت کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں رواج دیا جائے۔ آپ جماعت کو وعظ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایک طرف جناب الٰہی ہیں، ایک طرف محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ محمدؐ رسول اللہ کی دعائیں اپنے حق میں سُنو، آپ کا چال وچلن سنو، پھر یہ کہ آپ نے ہمارے لئے کیا کیا، اپنے تئیں جان جوکھوں میں ڈالا۔ ایسے مخلص مہربان ﷺ کی فرماں برداری اپنے دوست کی فرماں برداری کے برابر بھی نہ کرو تو کس قدر افسوس کی بات ہے۔''

(حقائق الفرقان، جلد دوم، صفحہ 507)

کسی بھی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق آپ اگر سنت نبویؐ میں کوئی تعلیم پاتے تو اس کے مطابق ہی عمل کرتے۔ آپ کی اتباع سنت نبوی کا ہی یہ جوش تھا کہ آنحضرت ﷺ کے کلمات طیبات جاننے کے لیے عمر بھر علم حدیث سیکھنے اور سکھانے میں مصروف رہے اور اس شوق کی خاطر دور دراز کے سفر بھی اختیار کیے۔ علم حدیث سیکھنے کے لئے آپ پہلے بھوپال گئے پھر حرمین

شریفین تشریف لے گئے اور نامی گرامی شیوخ الحدیث سے صحاح ستہ اور دیگر کتب احادیث کا علم حاصل کیا۔ آپ کو اس قدر کلمات طیبات رسول اللہ سیکھنے اور یاد کرنے کا شوق تھا کہ رؤیا میں بھی آپ کی راہنمائی ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کی گئی اور آپ کو اس سے یہ تفہیم ہوئی کہ حدیث پر عمل کرنا ہی حدیثوں کو یاد کرنے کا حقیقی ذریعہ ہے۔

(مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین، صفحہ 178)

آیئے آپؓ کی اتباع سنت نبویؐ کے نمونوں کی جھلک دیکھتے ہیں:

اپنے بچے کی میت کا ماتھا چومنا

12 اگست 1905ء کو آپ کے بیٹے عبدالقیوم صاحب کی وفات ہوئی، بچے کی تدفین سے قبل آپ نے کفن سے منہ کھول کر بوسہ دیا اور آپ کی آنکھیں پُر آب ہوگئیں۔ تدفین کے بعد آپ نے فرمایا:

''مَیں نے بچہ کا مونہہ اس واسطے نہیں کھولا تھا کہ مجھ کو کچھ گھبراہٹ تھی بلکہ اس واسطے کہ سنت پوری ہو۔ آنحضرتؐ کا بیٹا ابراہیم جب فوت ہوا تھا تو آنحضرتؐ نے اس کا مونہہ چوما تھا اور آپؐ کے آنسو بہ نکلیں اور آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی مدح کی اور فرمایا کہ جدائی تو تھوڑی دیر کے لئے بھی پسند نہیں ہوتی پر ہم خدا کے فعلوں پر راضی ہیں۔ اسی سنت کو پورا کرنے کے واسطے مَیں نے بھی اس کا منہ کھولا اور چوما۔ یہ خدا کا فضل ہے اور خوشی کا مقام ہے کہ کسی سنت کے پورا کرنے کا موقعہ عطا ہو۔''

(بدر قادیان۔ 10 اگست 1905ء صفحہ کالم 3)

عید سے واپسی کا راستہ

نماز عید کی ادائیگی کے بعد گھر واپس آنے کے متعلق کتب حدیث میں یہ روایت بیان ہوئی ہے:

''عَنْ جَابِرٍ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدٍ، خَالَفَ الطَّرِیْقَ۔''

(صحیح بخاری۔ کتاب العیدین، باب مَن خالف الطریق اِذا رَجَعَ یوم العیدِ)

یعنی آنحضور ﷺ عید کے دن جب واپس گھر تشریف لاتے تو جس راستے سے مسجد میں جاتے اُس راستے کی بجائے دوسرا راستہ اختیار کرکے گھر واپس آتے۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث کا باب بھی یہی باندھا ہے کہ جو عید سے واپسی پر راستہ بدل کر جائے۔

27 اکتوبر 1908ء کو قادیان میں عید کا دن تھا جس کا ذکر کرتے ہوئے ایڈیٹر اخبار الحکم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہیں:

''نماز سے فارغ ہوکر آپ مسنون طریق پر جس راستہ سے گئے تھے اس کو چھوڑ کر دوسرے راستہ سے تشریف لائے۔...'' (الحکم قادیان۔ 30 اکتوبر 1908ء صفحہ 4 کالم 2)

مکہ مکرمہ میں داخلے کا حال

جب آنحضور ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اس کا ذکر روایات میں یوں آیا ہے:

عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ، عَنْ أَبِیْهِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ کَدَاءٍ الَّتِیْ بِأَعْلٰی مَکَّۃَ۔ (بخاری کتاب المغازی باب دُخول النبی ﷺ من اعلیٰ مکۃ)

یعنی آنحضرت ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ کی بالائی بستی ''کداء'' سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔

جب حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیرویؓ دوسری مرتبہ مکہ معظّمہ تشریف لے گئے تو اس وقت مکہ کے قریب پہنچنے پر ایک حیرت انگیز اور محبت میں ڈوبا ہوا واقعہ پیش آیا جو اوپر ذکر کردہ سنت کو پورا کرنے کا والہانہ عملی نمونہ تھا۔ یہ عملی نمونہ آپ کے اپنے الفاظ میں درج ہے:

''جب مکہ معظّمہ کے قریب پہنچے تو میں نے ایک حدیث میں پڑھا تھا کہ حضرت نبی کریمؐ کداء کی طرف سے مکہ میں داخل ہوئے تھے لیکن آدمیوں کی بار برداریاں اور سواریاں اس راستہ نہیں جاتی تھیں، اس واسطے میں ذی طوی سے ذرا آگے بڑھ کر اونٹ سے کود پڑا اور کداء کے راستہ سے مکہ میں داخل ہوا۔ مجھے افسوس ہوا کہ اس رستہ سے بہت ہی تھوڑے لوگ گئے حالانکہ کوئی حرج نہ تھا، صرف ہمت، قوت اور معلومات کافی تھی۔''

(مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین، صفحہ 131)

دعوت میں بن بلائے مہمان کے بارہ میں اعلان

حدیث میں آیا ہے:

جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ.... فَاِنِّی أُرِیْدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِیَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَۃٍ... فَدَعَاھُمْ، فَجَاءَ مَعَھُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ''اِنَّ ھٰذَا قَدْ تَبِعَنَا، فَاِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهٗ فَأْذَنْ لَهٗ، وَ اِنْ شِئْتَ أَنْ یَرْجِعَ رَجَعَ۔'' فَقَالَ: لَا، بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهٗ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب البیوع، باب ما قیل فی اللحام و الجزّار)

یعنی ایک مرتبہ حضرت ابوشعیب نامی ایک انصاری صحابی نے آنحضور ﷺ سمیت پانچ افراد کو ایک دعوت پر مدعو کیا۔ جب حضور ﷺ اپنے مدعو ساتھیوں کے ساتھ تشریف لا رہے تھے تو راستہ میں ایک شخص آپؐ کے ساتھ ہولیا۔ آپؐ نے وہاں پہنچ کر دعوت کرنے والے صحابی سے فرمایا کہ یہ شخص مدعو نہیں ہمارے ساتھ آگیا ہے اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر تم چاہو کہ یہ لوٹ جائے تو یہ لوٹ جائے گا۔ اس پر دعوت کرنے والے نے کہا کہ نہیں بلکہ میں اس کو بھی اجازت دیتا ہوں۔

جون 1912ء میں لاہور کے ایک احمدی دوست جناب شیخ رحمت اللہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور چند دیگر مخصوص احباب کو لاہور مدعو کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ 15 جون 1912ء کو لاہور روانہ ہوئے، روانگی سے قبل حضورؓ نے اپنے ساتھ مدعو احباب کے علاوہ دیگر افراد جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''کوئی شخص لاہور میرے ساتھ نہ جاوے و اِلّا میں وہاں پہنچ کر اپنے سید و مولیٰ آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر وہاں اس کا اعلان کروں گا کہ یہ لوگ میرے ساتھ نہیں آئے۔''

(الحکم قادیان۔ 21/28 جون 1912ء صفحہ 10 کالم 3)

سامعین سے سوال پوچھنا

مردوں کے علاوہ عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بھی آپ خواتین میں درس دیا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ نے درس کے دوران فرمایا:

''میں تم سے کسی لفظ کے معنی پوچھتا ہوں تو یہ مت سمجھو ہماری ہتک ہوتی ہے۔ یہ نبی کریم صلعم کی بھی عادت تھی، صحابہ کرام سے کبھی خوب سمجھانے کے لیے کچھ پوچھا کرتے۔'' (بدر قادیان۔ 15 اگست 1912ء صفحہ 3 کالم 3)

یہ ایک جھلک تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اتباع سنت نبویؐ کی جس کا نمونہ ہمیں آپ کی سیرت و شمائل پر دستیاب کتب سے حاصل ہوا ہے ورنہ اتباع کا یہ رنگ دن رات، صبح و شام آپ کی زندگی میں عیاں تھا۔ (باقی صفحہ 34)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ارشادات کی روشنی میں

تحریکِ وقفِ جدید

مکرم مولانا سلطان احمد نصیر صاحب مربی سلسلہ ربوہ

تحریک وقف جدید کی تاریخ و مقاصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 12 جنوری 2007ء بیت الفتوح لندن میں تحریک وقفِ جدید کی تاریخ اور مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”وقف جدید کی تحریک بھی جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے جس کو 1957 میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاری فرمایا تھا اور صرف پاکستان کے احمدیوں کے لئے یہ تحریک تھی۔ پاکستان سے باہر کے احمدیوں میں سے اگر کوئی اپنی مرضی سے اس میں حصہ لینا چاہتا تھا تو لے لیتا تھا۔ خاص طور پر اس بارے میں تحریک نہیں کی جاتی تھی کہ وقف جدید کا چندہ دیا جائے۔ اس وقت جب یہ جاری کی گئی تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں پاکستان کی جماعتوں کے لئے دو خاص مقاصد تھے۔ آپ نے جب یہ وقف جدید کی انجمن بنائی تو اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو ممبر مقرر فرمایا اور آپ کو جو ہدایات دیں وہ خاص طور دو باتوں پر زور دینے کے لئے تھیں۔ ایک تو یہ کہ پاکستان کی دیہاتی جماعتوں کی تربیت کی طرف توجہ دی جائے جس میں کافی کمزوری ہے اور دوسرے ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کا کام۔ خاص طور پر سندھ کے علاقہ میں بہت بڑی تعداد ہندوؤں کی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بڑی فکر تھی کہ دیہاتی جماعتوں میں تربیت کی بہت کمی ہے۔ خاص طور پر بچوں میں اور اکثریت جماعت کے افراد کی دیہاتوں میں رہنے والی ہے اور اگر ان کی تربیت میں کمی ہوگی تو پھر آئندہ بہت ساری خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مجھے وقف جدید کا ممبر مقرر فرمایا اور فرمایا کہ سارا جائزہ لو کہ تربیت کی کیا کیا صورتحال ہے۔ تو کہتے ہیں کہ جب میں نے جائزہ لیا تو تربیت اور دینی معلومات کے بارہ میں انتہائی بھیانک صورت حال سامنے آئی کہ بچوں کو سادہ نماز بھی نہیں آتی تھی اور تلفظ کی غلطیاں اتنی تھیں کہ کلمہ بھی صحیح طرح نہیں پڑھ سکتے تھے، حالانکہ کلمہ بنیادی چیز ہے جس کے بغیر مسلمان مسلمان ہی نہیں کہلا سکتا۔ بہرحال اس وقت پاکستان میں ان معلمین کے ذریعہ جن کو معمولی ابتدائی ٹریننگ دے کر میدان عمل میں بھیج دیا جاتا تھا وقف جدید نے ان دو اہم کاموں کو سرانجام دینے کا بیڑا اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت اور قربانی کے جذبے سے اس کام کو سرانجام دیا۔

سندھ میں ہندوؤں کے علاقے میں تبلیغ کا کام ہوا۔ یہ بھی بہت مشکل کام تھا۔ یہ ہندو جو تھر کے علاقے میں رہنے والے تھے۔ وہاں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے مزدوری کے لئے سندھ کے آباد علاقہ میں آیا کرتے تھے تو یہاں آ کر مسلمان زمینداروں کی بدسلوکی کی وجہ سے وہ اسلام کے نام سے بھی گھبراتے تھے۔ غربت بھی ان کی عروج پر تھی۔ بڑی بڑی زمینیں تھیں، پانی نہیں تھا اس لئے کچھ کر نہیں سکتے تھے۔ آمد نہیں تھی اور اسی غربت کی وجہ سے مسلمان زمیندار جن کے پاس یہ کام کرتے تھے انہیں تنگ کیا کرتے تھے اور ان سے بیگار بھی لیتے تھے۔ یا اتنی معمولی رقم دیتے تھے کہ وہ بیگار کے برابر ہی تھی۔ اسی طرح عیسائی مشنوں نے جب یہ دیکھا کہ ان کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے تو ان کی غربت کا فائدہ اٹھا کر عیسائیوں نے بھی ان کو امداد دینی شروع کی اور اس کے ساتھ تبلیغ کر کے، لالچ دے کر عیسائیت کی طرف ان ہندوؤں کو مائل کرنا شروع کیا تو یہ ایک بہت بڑا کام تھا جو اس زمانے میں وقف جدید نے کیا اور اب تک کر رہی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور بڑے سالوں کی کوششوں کے بعد اس علاقے میں احمدیت کا نفوذ ہونا شروع ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جو اس وقت وقف جدید کے ناظم ارشاد تھے بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں کامیابیاں ہونی شروع ہوئیں تو مولویوں نے ہندوؤں کے پاس جا کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ تم یہ کیا غضب کر رہے ہو، احمدی ہونے سے تو بہتر ہے ہندو ہی رہو۔ ایک خدا کا نام پکارنے سے تو بہتر ہے کہ مشرک ہی رہو۔ یہ مسلمانوں کا حال ہے۔ تو بہرحال ان سب مشکلات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور بڑا فضل فرمایا، تھر کے علاقے مٹھی اور نگر پارکر وغیرہ میں، آگے بھی جماعتیں قائم ہونا شروع ہوئیں، ماشاء اللہ اخلاص میں بھی بڑھیں، ان میں سے واقف زندگی بھی بنے اور اپنے لوگوں میں تبلیغ کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو متعارف کروایا، اس کا پیغام پہنچاتے رہے۔ جب ربوہ میں جلسے ہوتے تھے تو جلسے پر یہ لوگ ربوہ آیا کرتے تھے۔ میں نے دیکھا ہے کہ انتہائی مخلص اور بڑے اخلاص و وفا میں ڈوبے ہوئے لوگ تھے۔ اب تو ماشاء اللہ ان لوگوں کی اگلی نسلیں بھی احمدیت کی گود میں پلی بڑھی ہیں اور اخلاص میں بڑھی ہوئی ہیں، بڑی مخلص ہیں۔ شروع زمانے میں وسائل کی کمی کی وجہ سے وقف جدید کے معلمین جنہوں نے میدان عمل میں کام کیا وہ بڑی تکلیف میں وقت گزارا کرتے تھے۔ ان علاقوں میں طبی امداد کی، میڈیکل ایڈ (Medical Aid) کی سہولتیں بھی نہیں تھیں۔ اس لئے اپنے لئے بھی اور وہاں کے رہنے والے لوگوں کے لئے بھی کچھ دوائیاں، ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی وغیرہ ساتھ رکھا کرتے تھے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں موبائل ڈسپنسری ہے، دیہاتوں میں جاتی ہے، میڈیکل کیمپ بھی لگتے ہیں۔ باقاعدہ کوالیفائڈ (Qualified) ڈاکٹر وہاں جاتے ہیں۔ اسی طرح جماعت نے مٹھی میں ایک بہت بڑا ہسپتال بنایا ہے۔ اس میں آنکھوں کا ایک وِنگ (Wing) بھی ہے۔ تو وقف جدید کی تحریک میں پاکستان کے احمدیوں نے اپنی تربیت اور تبلیغ کے لئے اس زمانے میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کیں اور اللہ کے فضل سے اب تک کر رہے ہیں اور کام میں بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وسعت پیدا ہو چکی ہے اور کام

بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح جماعت پر فضل فرما رہا ہے یہ تو بڑھتا ہی رہنا ہے۔

یہاں ایک بات جو میں اس خطبہ کے ذریعہ سے سندھ کے علاقے کے احمدی زمینداروں کو کہنا چاہتا ہوں اور اسی بات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بھی توجہ دلائی تھی کہ یہ جو ہندو اس علاقے میں رہنے والے ہیں یا ان میں سے جو مسلمان ہو چکے ہیں، بڑے غریب لوگ ہیں۔ وہ اس غربت کی وجہ سے سندھ کے آباد علاقے میں جہاں پانی کی سہولت ہے مزدوری کی غرض سے آتے ہیں اور بڑی محنت سے مزدوری کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ یہ جو احمدی زمیندار ہیں یہ حسن سلوک کیا کریں۔ یہ پیار ہی ہے جو ان لوگوں کو مزید قریب لائے گا اور اللہ تعالیٰ وہاں کے احمدیوں کی قربانیوں کو انشاءاللہ، پھل عطا فرمائے گا۔ اس لئے اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ بہرحال یہ مختصر پس منظر، یہ حالات میں نے اس لئے بتائے ہیں تاکہ نئی نسل کے لوگوں کو اور نئے آنے والوں کو بھی اس تحریک کا مختصر تعارف ہو جائے کیونکہ اب تو وقف جدید کی یہ تحریک تمام دنیا میں جاری ہے، لوگ اس کے چندے کی ادائیگی کرتے ہیں۔

جہاں تک پاکستان کا سوال ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستانی احمدیوں نے اپنے اخراجات تو آپ سنبھالے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو کسی بیرونی امداد کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن 1985ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کی تحریک کو، یعنی مالی قربانی کی تحریک کو ساری دنیا پہ پھیلا دیا، تاکہ دنیا میں جو احمدی آباد ہیں، خاص طور پر یورپ اور امریکہ وغیرہ میں، ان کے چندوں سے ہندوستان میں بھی وقف جدید کے نظام کو فعال کیا جائے اور وہاں زیادہ سے زیادہ تربیت و تبلیغ کا کام کیا جائے۔ اور جس علاقے میں خلافت ثانیہ کے دور میں کسی زمانے میں شدھی کی تحریک چلی تھی اور جس کے توڑ کے لئے جماعت نے اس وقت بڑے عظیم کام کئے تھے، بڑی قربانیاں دی تھیں، اس علاقے میں رہ کر تبلیغ کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1985ء میں فرمایا تھا کہ اس علاقے میں دوبارہ تشویشناک صورت حال ہے اس لئے ہندوستان کی جماعتوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور وسیع منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ اور اخراجات کے لئے آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ باہر سے رقم آجائے گی۔ اس لئے پھر جیسا کہ میں نے کہا باہر کی جماعتوں میں بھی وقف جدید کی یہ تحریک جاری کی گئی تاکہ باہر کی جماعتیں بھی اس نیک کام میں ہندوستان کی جماعتوں کی مدد کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے باہر کی جماعتیں اس تحریک میں بھی مالی قربانی کے لئے لبیک کہنے والی بنیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال وقف جدید میں بھی باقی چندوں کی طرح اضافہ ہو رہا ہے۔ جوں جوں اللہ تعالیٰ کام میں وسعت دے رہا ہے، جتنا جتنا کام پھیل رہا ہے، اخراجات بڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ وسائل بھی مہیا فرما رہا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ جماعت کے بڑی تیزی سے ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں اور اس لحاظ سے ضروریات بھی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرما رہا ہے۔ ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ لیکن ہمیں اس طرف توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہم بھی ان مالی قربانیوں میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت پر بھی انفرادی طور پر بہت فضل ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ کی طرح اپنی قربانیوں کی طرف بھی خاص توجہ رکھیں تاکہ جو کمزور جماعتیں ہیں ہم ان کی مدد کر سکیں۔ ہندوستان کی نئی جماعتیں بھی ہیں اور افریقہ کی جماعتیں بھی ہیں جو بہت معمولی مالی وسعت رکھتی ہیں۔ گو کہ قربانی کی کوشش کرتی ہیں لیکن جتنی بھی ان کی وسعت ہے اس کے لحاظ سے، اپنے حالات کے لحاظ سے۔ تو ان کی مدد کرنے کے لئے، تربیت و تبلیغ کے لئے، ان کی قربانیوں میں جو کمی رہ گئی ہے، اس کو پورا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اس لئے بیرونی جماعتیں یا ان مغربی ملکوں کی جماعتیں جن کی کرنسی مضبوط ہے، انہیں خدمت دین اور دین کی مدد کے جذبے کے تحت ہمیشہ قدم آگے بڑھاتے چلے جانا چاہئے۔" (خطباتِ وقف جدید صفحہ 607-610)

تحریک وقف جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان دارالامان میں مورخہ 6 جنوری 2006ء کو خطبہ جمعہ میں تحریک وقفِ جدید کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"جیسے میں نے بتایا کہ وقف جدید کی تحریک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شروع فرمائی تھی اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں کہ:

میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندے میں حصہ نہ لے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ۔ 17 فروری 1960ء)

پس گزشتہ چند سالوں میں بھارت اور پاکستان میں، گو تھوڑی تعداد میں نئے آئے ہیں مگر افریقہ میں بڑی بھاری تعداد جماعت میں شامل ہوئی ہے۔ اگر آپ ان لوگوں کو جماعت کا فعال حصہ بنانا چاہتے ہیں اور وہ لوگ خود اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جماعت کا فعال حصہ بننا چاہتے ہیں تو پھر کوشش کر کے مالی قربانیوں میں حصہ ڈالیں اور اس کے لئے ابتدا میں وقف جدید میں ہی چاہے حصہ لیں۔ پھر آہستہ آہستہ دو تین سال میں جب عادت پڑ جائے گی تو باقی مالی نظام میں بھی شامل ہو جائیں گے اور یہ اس لئے ضروری ہے تاکہ ایمان میں بھی مضبوطی پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہو۔

پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذہن میں جو منصوبہ تھا کہ اس تحریک سے کیا کیا کام لینے ہیں، کس طرح پھیلانا ہے، ایک موقع پر آپ نے اس کا ذکر فرمایا اور وہی پروگرام اب بھارت کو دیا گیا ہے۔ وقف جدید کے تحت اس وقت تقریباً پونے بارہ سو معلمین اور مبلغین کام کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی بھی میرے نزدیک یہ تعداد کافی نہیں ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ:

پس میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹے ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا۔ اب ایسا زمانہ آگیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 11 جنوری 1958ء)

پھر آپؓ نے فرمایا کہ:

ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں (اور وقف کے کام کرنے والے جو ہیں ان کی بھی ذمہ داریاں ہیں کہ ایسے مفید کام کریں کہ لوگ متاثر ہوں) وہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں۔ اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے۔ ... پس جب تک ہم اس مہا جال کو نہ پھیلائیں گے اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 11 جنوری 1958ء)

اگر یہ جال صحیح طرح پھیلا ہوا ہو تو ہم نومبائعین کو بڑی اچھی طرح سنبھال سکتے ہیں۔ ان کو قربانیوں کا احساس بھی دلا سکتے ہیں اور توجہ بھی دلا سکتے ہیں اور ان کو بڑی آسانی سے نظام کا حصہ بھی بنا سکتے ہیں۔ پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

پھر جہاں لوگ مالی قربانیاں دیں وہاں جو معلمین اور مبلغین ہیں وہ اپنی پوری پوری استعدادوں کو استعمال کریں۔ یہاں ہندوستان میں بھی اور پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں پر بھی۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ تصور ہماری انتظامیہ کے ذہن میں بھی کئی جگہ پر آ گیا ہے۔ جماعتی عہدیداران کے اندر بھی موجود ہے کہ ہمارے مربیان کی، معلمین کی جو تعداد ہے وہ کافی ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں، ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر مسجد میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے۔ اب اس کے لئے بہرحال جماعت کو مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ تبھی ہم مہیا کر سکتے ہیں۔" (خطباتِ وقف جدید، صفحہ 603-605)

یہ تحریک جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں بھی اضافہ ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان دارالامان میں اسی خطبہ میں تحریک وقف جدید کی مضبوطی اور چندوں میں اضافہ کا راز بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"پس یہ جو وقف جدید کا چندہ ہے اس میں تو ایسی کوئی شرط نہیں ہے کہ ضرور اتنی رقم ہونی چاہئے۔ غریب سے غریب بھی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے سکتا ہے۔ جب مالی قربانی کریں گے تو پھر دعائیں بھی لے رہے ہوں گے۔ فرشتوں کی دعائیں بھی لے رہے ہوں گے اور خدا تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اس قربانی کی وجہ سے حالات بہتر فرمائے گا۔ پس ہر احمدی کو مالی قربانی کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے۔ نومبائعین کو بھی اس میں شامل ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں اصلاح کے لئے بھیجا ہے تو اپنے نفس کی اصلاح کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ مالی قربانی کی جائے، اس میں ضرور شامل ہوا جائے۔

پھر اس پیغام کو پہنچانے کے لئے مالی اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے نومبائعین کو بھی شروع میں ہی عادت ڈالنی چاہئے۔ اپنے آپ کو اس طرح اگر عادت ڈال دی جائے تھوڑی قربانی دے کر وقف جدید میں شامل ہوں پھر عادت یہ بڑھتی چلی جائے گی اور مالی قربانیوں کی توفیق بھی بڑھتی چلی جائے گی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے وقف جدید کی تحریک شروع فرمائی تھی ایک موقع پر فرمایا تھا کہ:

مجھے امید ہے کہ یہ تحریک جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں بھی اضافہ ہوگا۔ (روزنامہ الفضل ربوہ۔ 5 جنوری 1962ء)

پس جماعت کی انتظامیہ کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ تمام کمزوروں اور نئے آنے والوں کو بھی مالی قربانی کی اہمیت سے آگاہ کرے، ان پہ واضح کرے کہ کیا اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے ان کو آگاہی کرائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بارے میں جو ارشادات ہیں ان سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ اگر نہیں کرتے تو پھر میرے نزدیک انتظامیہ بھی ذمہ دار ہے کہ وہ ان لوگوں کو نیکیوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول سے محروم کر رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا اس جہاد سے پھر نفس کے جہاد کی بھی عادت پڑے گی، اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی، عبادتوں کی بھی عادت پڑے گی۔"

(خطباتِ وقف جدید، صفحہ 598)

احمدی مائیں اپنے بچوں کو چندے کی عادت ڈالنے کے لئے وقف جدید میں شامل کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7 جنوری 2005ء کو مسجد بشارت سپین میں خطبہ جمعہ میں بچوں کو مالی قربانی میں شریک کرنے کے متعلق ماؤں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"وقف جدید کے ضمن میں احمدی ماؤں سے میں یہ کہتا ہوں کہ آپ لوگوں میں یہ قربانی کی عادت اس طرح بڑھ بڑھ کر اپنے زیور پیش کرنا آپ کے بڑوں کی نیک تربیت کی وجہ سے ہے۔ اور سوائے استثناء کے الا ماشاء اللہ، جن گھروں میں مالی قربانی کا ذکر اور عادت ہو ان کے بچے بھی عموماً قربانیوں میں آگے بڑھنے والے ہوتے ہیں اس لئے احمدی مائیں اپنے بچوں کو چندے کی عادت ڈالنے کے لئے وقف جدید میں شامل کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں بچوں کے ذمہ وقف جدید کیا تھا اور اس وقت سے وہاں بچے خاص شوق کے ساتھ یہ چندہ دیتے ہیں۔ اگر باقی دنیا کے ممالک بھی اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کو خاص طور پر اس طرف متوجہ کریں تو شامل ہونے والوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ چندے میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور سب سے بڑا مقصد جو قربانی کا جذبہ دل میں پیدا کرنا ہے وہ حاصل ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اگر مائیں اور ذیلی تنظیمیں مل کر کوشش کریں اور صحیح طریق پر کوشش ہو تو اس تعداد میں (جو موجودہ تعداد ہے) آسانی سے دنیا میں 6 لاکھ کا اضافہ ہو سکتا ہے بغیر کسی دقت کے۔ اور یہ تعداد آسانی سے 10 لاکھ تک پہنچائی جا سکتی ہے۔ کیونکہ موجودہ تعداد 4 لاکھ کے قریب ہے جیسا کہ میں آگے بیان کروں گا۔

عورتیں یاد رکھیں کہ جس طرح مرد کی کمائی سے عورت جو صدقہ دیتی ہے اس میں مرد کو بھی ثواب میں حصہ مل جاتا ہے تو آپ کے بچوں کی اس قربانی میں شمولیت کا آپ کو بھی ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو جانتا ہے اور ان کا اجر دیتا ہے۔ اور جب بچوں کو عادت پڑ جائے گی تو پھر یہ مستقل چندہ دینے والے بچے ہوں گے۔ اور زندگی کے بعد بھی یہ چندہ دینے کی عادت قائم رہے گی تو یہ ماں باپ کے لئے ایک صدقہ جاریہ ہوگا۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ آنحضرت ﷺ کی نصائح پر عمل کرنے کے نمونے، قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے نمونے، ہمیں آخرین کی اس جماعت میں بھی ملتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم کئے۔"

(خطباتِ وقف جدید، صفحہ 584-585 584)

باہر کی دنیا بھی اپنے بچوں کے سپرد وقفِ جدید کی تحریک کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 جنوری 2007ء مسجد بیت الفتوح لندن خطبہ جمعہ میں بیرون ممالک میں وقف جدید کی تحریک کے بارہ میں فرمایا:

"وقف جدید کو جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں بچوں کے سپرد کیا تھا۔ میں بھی شاید پہلے کہہ چکا ہوں، نہیں تو اب یہ اعلان کرتا ہوں کہ باہر کی دنیا بھی اپنے بچوں کے سپرد وقف جدید کی تحریک کرے اور اس کی ان کو عادت ڈالے تو بچوں کی بہت بڑی تعداد ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ بہت بڑے خرچ پورے کر لے گی اور یہ کوئی بوجھ نہیں ہوگا۔ جب آپ چھوٹی چھوٹی چیزوں میں سے بچت کرنے کی ان کو عادت ڈالیں گے اسی طرح بڑے بھی کریں اور اگر یہ ہو جائے تو ہندوستان کے اخراجات اور کچھ حد تک افریقہ کے اخراجات بھی پورے کئے جا سکتے ہیں۔"

(خطباتِ وقف جدید، صفحہ 616-617)

(باقی صفحہ 34)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ میں بابرکت وُرودِ مسعود

وفاقی، صوبائی وزراء، ممبر آف پارلیمنٹ، دانشوروں اور صحافیوں کی شرکت

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چالیسویں جلسہ سالانہ 2016ء کی چند جھلکیاں

ہدایت اللہ ہادی و محمد اکرم یوسف

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جلسہ اپنی تمام تر اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ 7/اکتوبر 2016ء کو انٹرنیشنل سینٹر، ایئرپورٹ روڈ، مسس ساگا میں شروع ہو کر 9/اکتوبر 2016ء بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور صحبت صالحین کے لئے اس جلسہ میں کینیڈا کے دور دراز علاقوں سے بڑی بھاری تعداد میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزانے والہانہ رنگ میں تشریف لائے۔

اس جلسہ میں درج ذیل ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔

امریکہ، انگلستان، آئرلینڈ، فن لینڈ، پاکستان، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحرین، شام، عراق، جرمنی، بیل جیئم، ہالینڈ، فرانس، ناروے، بنگلہ دیش، سویڈن، سوازی لینڈ، ساؤتھ افریقہ، سینٹ لوسیہ، آسٹریلیا، ڈنمارک، گیانا، ٹوباگو، ٹرینیڈاڈ، بیلیز، جمیکا، بھارت، تنزانیہ، سری لنکا، ملیشیا، ماریشس، سوئٹزرلینڈ اور بعض دیگر ممالک کے عشاق احمدیت شامل تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 25,960 افراد نے شمولیت کی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ازراہ شفقت وعنایت جماعت احمدیہ کینیڈا کے چالیسویں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی اور سرزمین کینیڈا کو چھٹی مرتبہ قدم بوسی کا موقع عطا فرمایا۔ اس لئے اس جلسہ کو ایک خاص الخاص اہمیت حاصل ہوگئی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی تعداد میں مہمانوں نے اس بابرکت جلسہ سالانہ میں شمولیت کی۔

امسال اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ وسیع وعریض ملک کینیڈا کا دورہ فرما رہے ہیں۔

پہلا دن جمعۃ المبارک 7/اکتوبر 2016ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعہ کی نماز سے قبل پرچم کشائی کی تقریب میں شرکت فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے کینیڈا کا پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

بعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی جس سے جماعت احمدیہ کینیڈا کے چالیسویں جلسہ سالانہ کا حضور انور کے خطبہ جمعہ سے ہی افتتاح ہوا۔

معزز مہمانوں کے خطاب

مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت 136 تلاوت کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

تلاوت اور ترجمہ کے بعد صوبہ انٹاریو کی وزیر اعلیٰ .Hon Kathleen Wyne نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

بعد اں محترم امیر صاحب کینیڈا نے وزیر اعلیٰ انٹاریو کا شکریہ ادا کیا۔

پہلا اجلاس

معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد پہلا اجلاس باقاعدہ شروع ہوا جس کی صدارت مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب Abdullah Uwe Wagishauser امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے فرمائی۔

اس اجلاس میں انگریزی میں تین تقاریر ہوئیں۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم کی سورۃ العنکبوت کی آیات کریمہ 10-12 سے ہوا جو مکرم سید مبشر احمد صاحب نے کی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم فراز الٰہی صاحب نے پیش کیا۔

بعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شیریں کلام محمود کی آمین سے مکرم فرخ طاہر صاحب نے ترنم سے پڑھ کر سنایا۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

اور منظوم کلام کا انگریزی ترجمہ مکرم لبیب احمد مناہین صاحب نے پیش کیا۔

پہلی تقریر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کی تھی۔ آپ نے ذکر الٰہی اور اس کی برکات Rememberance of Allah and its Blessings کے موضوع پر ایمان افروز خطاب فرمایا۔

دوسری تقریر مکرم مولانا طارق عظیم صاحب مشنری Lloydminster کی تھی۔

آپ نے خلافت احمدیہ اور قرآن کریم کی خدمات Khilafat Ahmadiyya - In the service of the Holy Quran کے موضوع پر تقریر کی۔

معزز مہمان کا خطاب

ان کے بعد ٹورانٹو سٹی کے کونسلر اور جماعت کے دیرینہ دوست Jim Karygainnis نے خطاب کیا اور ٹورانٹو سٹی کے میئر His Worship John Tory کا پیغام تہنیت پڑھ کر سنایا اور مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا کو پیش کیا۔

اجلاس کی آخری اور تیسری تقریر مکرم طارق نسیم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے مغرب میں ایک مسلمان کی پہچان Keeping Muslim Identity in the West کے موضوع پر خطاب کیا۔

تقاریر کے بعد اعلانات ہوئے اور احباب جماعت کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشاء کی نمازیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں ادا کی گئیں۔

دوسرا دن بروز ہفتہ 8 اکتوبر 2016ء

دوسرا اجلاس صبح شروع ہو جس میں اردو میں دو تقاریر پیش ہوئیں۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ھبۃ النور صاحب

Hibatunnoer Lodewijk Verhangen امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب کی آیات کریمہ 41-48 سے ہوا جو مکرم فطین احمد ریاض صاحب نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرم ناصر احمد صاحب نے پیش کیا۔ بعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شیریں کلام مکرم جہاں زیب آصف صاحب نے ترنم سے پڑھ کر سنایا۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا محمد دلبر مرا یہی ہے

پہلی تقریر مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت بیان کی۔

دوسری تقریر مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے کی۔ آپ نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی اور حضرت خلیفۃ المسیح کے چشم دید ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

حضور انور کا مستورات سے ایمان افروز خطاب

اس اجلاس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے ہمراہ مستورات کی جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور وہاں سے براہ راست پروگرام نشر ہوا۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم کی سورۃ الفرقان کی آیات کریمہ 72-78 سے ہوا جو محترمہ طلعت صادق صاحبہ نے کی جس کا اردو ترجمہ محترمہ منصورہ روف صاحبہ نے پیش کیا۔ بعدہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام محترمہ صفیہ ہاشمی صاحبہ نے ترنم سے پڑھ کر سنایا۔

باب رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائے گا
جب تمہارا قادر مطلق خدا ہو جائے گا

تقریب تقسیم تعلیمی ایوارڈز، اسناد، انعامات اور تمغہ جات

مستورات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں اعزاز حاصل کرنے والی 61 طالبات کو تعلیمی اسناد اور انعامات عطا فرمائے۔ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے طالبات کو تمغے پہنائے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے ایمان افروز خطاب فرمایا جو مردانہ جلسہ گاہ میں بھی براہ راست سنا گیا۔

بعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ بعدہ مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

پروفیشنل حضرات کے اجلاس

ظہرانے کے دوران جماعت احمدیہ کینیڈا کی مختلف پروفیشنل ایسوسی ایشنز نے اجلاس منعقد کئے۔

تیسرا اجلاس

شام کو اس اجلاس میں انگریزی میں چار تقاریر ہوئیں۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم کی سورۃ الانعام کی آیات کریمہ 161-165 سے ہوا جو مکرم باسل رضا بٹ صاحب نے کی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم جلیس احمد ڈار صاحب نے پیش کیا۔ بعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شیریں کلام مکرم سرمد نوید صاحب نے ترنم سے پڑھ کر سنایا۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے

منظوم کلام کا انگریزی ترجمہ مکرم فاطر احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

پہلی تقریر مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری مسی ساگا نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ اسلام کی حسین تعلیمات اور احمدیہ مسلم جماعت
Beautiful Teachings of Islam as examplified by Ahmadiyya Muslim Jma'at

دعائے مغفرت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان فرماتے ہوئے سال گزشتہ میں اس دار فانی سے رخصت ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ گزشتہ سال 53 وفات پا جانے والوں کے لئے محترم امیر صاحب کینیڈا نے دعائے مغفرت کی تحریک کی۔

دوسری تقریر مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ویلج کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ وقف زندگی: برائے اسلام و احمدیہ جماعت
Dedicating Life in Service of Islam and Ahmadiyyat

کتابوں پر تبصرہ

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ بک سٹور میں دیگر کتب کے علاوہ 50 نئی کتب بھی موجود ہیں جن میں دو اردو کی نئی کتابیں ہیں۔ آپ نے ان میں سے چند کتب پر مختصر تبصرہ فرمایا اور احباب جماعت کو کتب خریدنے کی تحریک کی۔

کتب پر تبصرہ کے بعد مکرم ناصر احمد وینس صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ایک دردناک نظم

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو

ترنم سے پیش کی۔

منظوم کلام کا انگریزی ترجمہ مکرم عدنان مرزا صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

تیسری تقریر مکرم مولانا امتیاز احمد سراء صاحب مشنری آٹوہ نے شہدائے احمدیت Martyrs of Ahmadiyyat کے موضوع پر نہایت ایمان افروز تقریر کی۔

اس اجلاس کی آخری اور صدارتی تقریر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں Mission of the Promised Messiah (as) as foretold by The Holy Prophet of Islam نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔

تقاریر کے بعد اعلانات ہوئے اور احباب جماعت کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشاء کی نمازیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں ادا کی گئیں۔

مستورات کا اجلاس

شام کو مستورات کی جلسہ گاہ میں پہلا اجلاس منعقد ہوا جب کہ جلسہ سالانہ کا باقی تمام پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہوتا اور دکھایا جاتا رہا۔

اس اجلاس کی صدارت محترمہ صاحبزادی امۃ المصور صاحبہ

اہلیہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے کی۔

اس اجلاس کا آغاز تلاوت کریم سے ہوا جو محترمہ حافظہ امۃ السلام صاحبہ نے کی۔ اور ان آیات کریمہ کا ترجمہ محترمہ عائشہ نثار صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ محترمہ خولہ میاں صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ ترنم سے پیش کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر ذکر الٰہی کی برکات Blessings of Rememberance of Allah کے موضوع پر تھی جو محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے اردو میں کی۔

دوسری تقریر خلیفہ خدا بناتا ہے

Khilafat - The Role of Allah کے موضوع پر محترمہ ڈاکٹر نگہت محمود صاحبہ نے انگریزی میں کی۔

تقریر کے بعد محترمہ مدیحہ مبارک صاحبہ نے منظوم کلام ترنم سے سنایا۔

تیسری تقریر سیرۃ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا Life of Hazrat Amman Jan r.a کے موضوع پر تھی جو محترمہ ڈاکٹر امۃ القدوس فرحت صاحبہ نے اردو میں کی۔

ان کے بعد محترمہ مطہرہ عزیز صاحبہ نے منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔

آخری اور چوتھی تقریر محترمہ امۃ السلام ملک صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے اردو میں احکامات خداوندی۔ نجات کی حقیقی راہ Commandments of Allah - Gateway to Salvation راہ نجات کے موضوع پر تقریر کی۔

تقاریر کے بعد اعلانات ہوئے اور احباب جماعت کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشاء کی نمازیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں ادا کی گئیں۔

تیسرا دن بروز اتوار 9 اکتوبر 2016ء

چوتھا اجلاس

اس اجلاس کے دو حصے تھے۔ پہلے حصہ کی صدارت مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم کی سورۃ الرحمٰن کی آیات کریمہ 1-14 سے ہوا جو مکرم صباحت علی راجپوت صاحب نے کی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم ذی شان اقبال صاحب نے پیش کیا۔ بعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شیریں کلام مکرم قدیر مرزا صاحب نے ترنم سے پڑھ کر سنایا۔

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

منظوم کلام کا انگریزی ترجمہ مکرم صغیر احمد باجوہ صاحب نے پیش کیا۔

اس اجلاس میں مکرم مولانا اعزاز احمد خاں صاحب مشنری ایم ٹی اے نے قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ ’تم دونوں اللہ تعالیٰ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟‘ Which, then, of the favours of your Lord will you twain deny کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔

سر ظفر اللہ خاں ایوارڈ

مکرم محمد آصف خاں صاحب سیکرٹری امور خارجیہ کینیڈا نے حضرت سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سالانہ ایوارڈ دیے جانے کا تاریخی پس منظر بیان کیا اور بتایا اس ایوارڈ کی Hon. Louise Arbour Justice Supreme Court of Canada (1999-2004) قرار پائی ہیں جنہیں یہ ایوارڈ 17 اکتوبر 2016ء کو پارلیمنٹ ہاؤس آٹوہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

معزز مہمانوں کے خطابات

اس اجلاس میں درج ذیل معزز مہمانوں نے خطابات کئے۔

1. Patrick Brown, Leader of Ontario PC Party
2. Andrea Horwath, Leader of NDP Ontario
3. Gurpreet Dhillon, Councillor, City of Brampton
4. His Worship, Darrell Bradley, Mayor Belize City
5. Sharon Webster, Senior Advisor to Education Minister, Jamaica
6. Hon. Kirsty Duncan, Minister of Science, Canada
7. Hon. Mitzie Hunter, Minister of Education, Ontario
8. Hon. Laura Albanese, Minister of Immigration & Citizenship, Ontario
9. Indira Naidoo-Harris, Associate Minister of Education, Ontario
10. Hon. Lisa Raitt, Member of Parliament
11. Hon. Amarjeet Sohi, Minister of Infrastructure, Canada
12. Hon. Steven Del Duca, Minister of Transportation, Ontario

دوسرا حصہ

اجلاس کے دوسرے حصہ کے تمام تر پروگرام کی صدارت حضور انور نے فرمائی۔

معزز مہمانوں کے خطابات

مکرم آصف خان صاحب سیکرٹری امور خارجیہ جماعت احمدیہ کینیڈا نے حضور انور کی اجازت سے معزز مہمانوں کا یکے بعد دیگرے تعارف کروایا اور انہیں حاضرین سے خطاب کے لئے دعوت دی۔

سب سے پہلے احمدی نوجوان مکرم فیاض محمد صاحب جو سیسکاٹون اور لائیڈ منسٹر سے منتخب ہونے والے ممبر Legislative اسمبلی ہیں، انہوں نے حاضرین سے خطاب کیا۔

دوسرے معزز مہمان Hon. General Andrew Leslie - Chief Government Whip نے اپنے محبت بھرے جذبات کا اظہار کیا

تیسرے معزز مہمان Hon. Navdeep Bains Minister of Innovation, Science and Economic Developement تھے جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس اجلاس کے آخری معزز مہمان ٹورانٹو سٹی کے میئر His Worship John Tory تھے۔ انہوں نے اپنے دیرینہ تعلقات کے حوالہ سے خطاب فرمایا اور حضور کو فریم کردہ پیغام تہنیت پیش کیا۔

مہمانوں کے خطاب کے بعد اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ایک شامی دوست مکرم معزن خباب صاحب نے کی۔ ان آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم اسحاق فونسیکا Ishaque Fonseca نے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم توفیق احمد

صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شیریں کلام ترنم سے پیش کیا۔

ہے شکر رب عزو جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

تقریب تقسیم علم انعامی

معزز مہمانوں کے خطاب کے بعد 2014-2015ء کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ مسس ساگا ایسٹ کو علم انعامی کا مستحق قرار دیا گیا اور حضور انور نے انہیں یہ علم عطا فرمایا۔

جب کہ مجلس خدام الاحمدیہ ایڈمنٹن دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ میپل سوم قرار پائیں۔

مجلس اطفال الاحمدیہ میپل علم انعامی کی مستحق قرار پائی اور حضور انور نے انہیں یہ علم عطا فرمایا۔

مجلس اطفال الاحمدیہ سیسکاٹون نارتھ دوم اور مجلس اطفال الاحمدیہ ویسٹن ساؤتھ سوم قرار پائیں۔

اسی طرح ریجنل سطح پر پریری ریجن اول اور جے ٹی اے سینٹر دوم اور پارک سوم قرار پائے۔

مجلس انصاراللہ کیلگری نارتھ علم انعامی کی مستحق قرار پائی اور حضور انور نے انہیں یہ علم عطا فرمایا۔

جب کہ مجلس انصاراللہ پیس ویلیج ایسٹ دوم اور مجلس انصاراللہ پیس ویلیج سینٹر سوم قرار پائیں۔

اسی طرح ریجنل سطح پر پیس ویلیج ریجن اول اور کیلگری دوم اور پریری سوم قرار پائے۔

تقریب تقسیم تعلیمی ایوارڈز، اسناد، انعامات اور تمغہ جات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں اعزاز پانے والے 29 طلبہ کو تعلیمی اسناد، انعامات عطا فرمائے اور انہیں تمغے پہنائے۔

اس کے بعد 2013ء میں روزنامہ الفضل کے سوسال پورے ہونے پر مقابلہ نویسی میں اول انعام حاصل کرنے والے مکرم عبدالباسط قمر بقاپوری کو حضور انور نے بھی سند امتیاز عطا کی۔

تقریب حفظ القرآن سکول

امسال حفظ القرآن سکول میں نو بچوں نے داخلہ لیا۔ اور 2011ء سے لے کر اب تک 22 طلباء نے مکمل طور پر قرآن کریم حفظ کر چکے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22 حفاظ بچوں کو اسناد عطا فرمائیں۔

حضور انور کا ایمان افروز اختتامی خطاب

ان تقریبات کے بعد حضور انور نے نہایت ایمان افروز اختتامی خطاب فرمایا۔

خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔

نمازوں کے بعد احباب جماعت کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

خصوصی ظہرانہ

اس میں ایک ہزار سے زائد معزز مہمانوں نے شرکت کی اور حضور انور کے ساتھ خصوصی ظہرانہ میں برکت حاصل کی۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام ٹورانٹو کا وسیع و عریض حصہ سرسبز و شاداب میدانوں اور رنگا رنگ پھولوں کی کیاریوں سے لدا ہوا تھا اور بہت ہی خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کا مرکز اور اس کے گردونواح احمدیہ دارالسلام یعنی پیس ویلیج اپنی جگمگاتی روشنیوں سے بقعہ نور بنا ہوا تھا اور حضور انور کی قیام گاہ ''سرائے محبت'' دلہن کی طرح سجی ہوئی تھی۔ مسجد بیت الاسلام کی خوبصورتی جہاں اپنی جگہ پر لاثانی اور بے نظیر ہے وہاں مسجد کے چہار اطراف میں روشنیوں کے جگ مگ کرتے ہوئے قمقموں نے اس کی رونق اور حسن کو اور بھی دوبالا کر دیا تھا۔

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام اور حضور انور کے ٹورانٹو میں قیام کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی اقتداء میں مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نمازیں التزام کے ساتھ ادا کی گئیں جن میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اسی طرح ان ایام میں بیت الاسلام میں تہجد کی نماز باقاعدگی سے ہوتی رہی۔ الغرض ان ایام میں سارا وقت ہی دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں گزرا جس کا ہر آنے والے کے دل پر گہرا نیک اثر پڑا۔

سامعین حضرات نے بڑے انہماک اور دلجمعی کے ساتھ جلسہ کی تمام کاروائی سنی اور علمائے کرام کے علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات سے بہرہ ور ہوئے۔

ان کے علاوہ وفاقی، صوبائی وزراء، پارلیمنٹ کے اراکین، شہروں کے میئر، مختلف ممالک کے سفیروں، مختلف تنظیموں کے نمائندوں اور دانشوروں نے بھی شرکت کی اور حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت، امن وسلامتی، صلح وآشتی، اخوت ومحبت، اخلاص وایثار، نظم وضبط، یک جہتی اور باہمی تعاون پر شاندار خراج تحسین پیش کیا اور جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا اور مبارک باد دی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اپنے بابرکت دورہ کینیڈا کے ایام میں اپنے ایمان افروز خطبات جمعہ سے نوازا۔ اور جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں خطبہ جمعہ کی صورت میں افتتاحی خطاب فرمایا۔ دوسرے روز جلسہ گاہ خواتین میں ایمان افروز تقریر ارشاد فرمائی۔ تیسرے روز جلسہ سالانہ میں روح پرور اور بصیرت افروز اختتامی خطاب کے ساتھ اجتماعی دعا کروائی۔ جس میں اکناف عالم کے جملہ احمدی حضرات ایم ٹی اے کی وساطت سے شامل ہوئے اور دنیا کا کونہ کونہ دعاؤں اور گریہ زاری سے معطر ہو گیا۔

ایم ٹی اے نے خطبات جمعہ کے ساتھ جلسہ سالانہ کے آخری اور چوتھے اجلاس کی تمام کاروائی براہ راست نشر کی۔ جلسہ کی تمام تقاریر کے انگریزی سے اردو اور اردو سے انگریزی، عربی اور فرانسیسی زبانوں میں رواں ترجمہ کی سہولت موجود تھی۔ جلسہ سالانہ کی کاروائی، افتتاح اور اختتام کے دوران مہمانوں اور آپ کے قیام کے موقع پر انٹرویوز کو کینیڈین میڈیا نے جلی سرخیوں سے شائع کیا اور کینیڈین ٹیلی ویژن نے بھی بھرپور کوریج دی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال تقریباً 26 ہزار افراد نے شمولیت کی جو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر سب سے زیادہ حاضری تھی۔

اس طرح یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ اور حضور انور کا بابرکت دورہ ہر لحاظ سے بہت ہی کامیاب رہا اور تمام احباب وخواتین بہت ہی اچھا اثر لے کر اپنے گھروں کو لوٹے اور یہ جلسہ اور حضور انور کا بابرکت دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی خیر و برکت اور دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للّٰہ علی ذالک۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی جملہ برکات سے ہم سب کو وافر حصہ عطا کرے۔ آمین۔

نوٹ: جلسہ سالانہ اور حضور انور کے دورہ کینیڈا کی تفصیلی روداد انشاءاللہ آئندہ کسی اشاعت میں ہدیہ قارئین کی جائے گی۔

مرتبہ: مکرم مبارک احمد قاضی صاحب

کینیڈا میں پچاس سال قبل آنے والے ابتدائی احمدی

ترجمہ: مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کینیڈا میں جماعت احمدیہ کے قیام کو پچاس سال مکمل ہو چکے ہیں۔ احمدیہ گزٹ اِن پچاس سالوں میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کا نظارہ کرنے والے اُن خوش نصیبوں کے کوائف جمع کر رہا ہے جو پچاس سال قبل کینیڈا میں وارد ہوئے اور اس ننھے پودے کی آبیاری کا کام سرانجام دیا جو آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک تن آور درخت بن چکا ہے اور جس کی شاخیں سارے کینیڈا میں خدا تعالیٰ کی واحدانیت کا پیغام پہنچا رہی ہیں۔ ایسے چند مجاہدین کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے جو اب تک ہمیں موصول ہو سکا ہے۔ امید ہے آپ کے تعاون سے یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ ایسے تمام احباب و خواتین کے مختصر کوائف اور ایسی تصاویر جو عمدہ اور اعلیٰ ہوں مکرم قاضی مبارک احمد صاحب یا ادارہ احمدیہ گزٹ کو جلد از جلد بھجوا دی جائیں تا کہ اُن کی اشاعت کا اہتمام کیا جا سکے۔

(ادارہ)

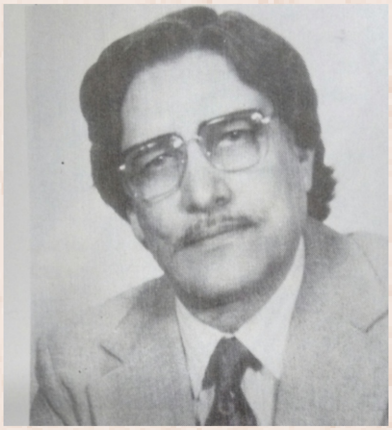

محترم سیّد طاہر احمد بخاری صاحب

سیّد طاہر احمد بخاری صاحب اکتوبر 1954ء میں لاہور سے کینیڈا منتقل ہوئے۔ آپ کی پیدائش 1931ء میں قادیان میں ہوئی، آپ کے والد حضرت عبداللہ شاہ بخاری صاحبؓ کا شمار صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ آپؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ڈاک پہنچانے کا کام کرتے تھے۔

1954ء میں بخاری صاحب نے ٹورانٹو کو اپنا مسکن بنایا، چونکہ آپ الیکٹرونکس کا تجربہ رکھتے تھے لہٰذا جلد ہی آپ کو سی بی سی ریڈیو پر ملازمت مل گئی۔ بعد میں آپ تعلیم کی غرض سے تقریباً ڈیڑھ برس کے لئے کلیولینڈ اوہائیو چلے گئے اور رنگین ٹی وی پروگرام پروڈکشن کے بارہ میں تربیت حاصل کی۔

1967ء میں آپ کی شادی محترمہ یاسمین بخاری صاحبہ سے ہو گئی اور اُسی سال وہ لاہور سے کینیڈا چلی آئیں، یاسمین بخاری صاحبہ کا تعلق مشرقی افریقہ کے ملک کینیا سے تھا آپ وہیں پیدا ہوئیں اور پلی بڑھیں، بعد میں آپ پاکستان چلی گئیں، اُن کے بیٹے شہزاد احمد بخاری اپریل 1969ء میں پیدا ہوئے۔

بخاری صاحب نے کینیڈا میں رضا کارانہ کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، طویل عرصہ تک آپ ٹورانٹو کے فوڈ بنک میں خدمات بجالاتے رہے، اُن کی خدمات کے اعتراف میں اُنہیں سٹی آف ٹورانٹو کی جانب سے ایوارڈز بھی دیئے گئے۔

ایک لمبے عرصہ تک آپ نے درجنوں احمدی اور غیر احمدی مسلم احباب کی تجہیز و تدفین کی ذمہ داریوں کو سنبھالے رکھا، بعد میں آپ نے اسلامی تعلیمات کے مطابق تجہیز و تدفین کے طریق کار پر ایک مسودہ بھی تیار کیا اور بہت سے رضا کاروں کو ان انتظامات کے لئے تربیت دی ایسے بہت سے احباب اب تک یہ خدمات بجالا رہے ہیں۔

محترم طاہر بخاری صاحب کینیڈا میں نئے آنے والوں کی ضروری مدد اور رہنمائی کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے، اس کام میں اُن کی بیگم صاحبہ بھی پیچھے نہیں تھیں اور دونوں مل کر نئے آنے والے خاندانوں کو مفید مشورے مہیا کرتے تھے۔

1966ء میں جب جماعت احمدیہ کی کینیڈا میں رجسٹریشن عمل میں آئی تو بخاری صاحب اِس کے بانی ڈائریکٹرز میں سے ایک تھے، آپ کافی عرصہ تک اِس عہدہ پر فائز رہے۔

سی بی سی میں 40 سال تک ملازمت کے بعد 1994ء میں آپ نے ریٹائرمنٹ اختیار کی اور 2007ء میں آپ ڈاؤن ٹاؤن ٹورانٹو سے وان شہر منتقل ہو گئے۔

25 ستمبر 2010ء کو محترم بخاری صاحب اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی تدفین میپل قبرستان میں ہوئی۔ آپ کی بیگم صاحبہ اور بیٹا مسجد بیت الاسلام کے نواح میں رہائش پذیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اِس خاندان کی خدمات کو مقبولیت کا رنگ عطا کرے اور محترمہ یاسمین بخاری صاحبہ کو صحت والی زندگی عطا کرے۔ آمین

محترم خلیل احمد چوہدری صاحب

1927ء میں قادیان میں پیدا ہوئے، تقسیم ہند کے بعد آپ ربوہ آ گئے۔ 1965ء تک آپ ربوہ اور کراچی میں رہائش پذیر رہے اور ملازمت کی پھر آپ نے کینیڈا ہجرت اختیار کی۔

خلیل چوہدری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

صحابی حضرت مولوی عطامحمد صاحب مرحومؓ کے فرزند تھے۔حضرت مولوی صاحب مرحومؓ قادیان میں پیدا ہوئے اور 1979ء تا1981ء کینیڈا میں قیام پذیر رہے۔

ربوہ قیام کے دوران خلیل چوہدری صاحب کو1950ء کی دہائی میں حضرت قمرالانبیاء مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق ملی، اِس خوش نصیبی پر آپ اللہ تعالیٰ کے حضور شکرگزار تھے۔آپ کوحضرت میاں صاحبؓ کی ڈاک دیکھنے اور خطوط کے جوابات تحریر کرنے کی سعادت ملتی رہی ۔ چوہدری خلیل صاحب اُن بابرکت ایّام میں خود پر ہونے والی شفقتوں، حضرت میاں صاحبؓ کی قربت اور اُنؓ کی قیمتی نصائح کا تذکرہ اکثر کیا کرتے تھے۔

کافی عرصہ تک چوہدری خلیل صاحب کوقادیان اور ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھی کام کرنے کا موقع میسر آیا۔اِس دوران آپ کوحضورؓ کی ذاتی لائبریری کی کتب کوترتیب سے رکھنے کے لئے ہاتھ بٹانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ چوہدری خلیل صاحب نے حضرت میاں صاحبؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ساتھ کام کے بیش قیمت تجربات کواپنی بقیہ زندگی کے لئے مشعل راہ بنانے کی کوشش کی۔

خلیل چوہدری صاحب کی منتقلی کے بعد جلد ہی 1966ء میں آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ سلیمہ چوہدری صاحبہ اور دونوں بیٹیاں محترمہ امتہ المصور یاسمین اعجاز صاحبہ اور محترمہ امتہ الصبور شیخ صاحبہ بھی ٹورانٹو آ گئیں۔آپ کا بیٹا طارق محمود چوہدری بعد ازاں ٹورانٹو میں پیدا ہوا۔خلیل احمد چوہدری صاحب کا خاندان کینیڈا میں سکونت اختیار کرنے والے ابتدائی احمدی خاندانوں میں سے ایک ہے۔

خلیل چوہدری صاحب کو جماعت میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔جس میں مارکھم جماعت کے صدر کا عہدہ بھی شامل ہے۔1990ء کے اوائل میں مسجد بیت الاسلام کی تعمیر کے موقعہ پرآپ اور آپ کی بیگم صاحبہ نے اپنا واحد رہائشی مکان فروخت کرکے رقم مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کردی۔

خلیل چوہدری صاحب نے مختلف جگہوں پر ملازمت اختیار کی، ریٹائرمنٹ سے قبل آخری دس سال آپ نے سنی بروک ہسپتال میں ملازمت کی۔

خلیل چوہدری صاحب تمام عمر جماعت احمدیہ اور خلافت سے وابستہ رہے ،آپ ایک نیک انسان تھے1970ء اور 1980ء کی دہائی میں تبلیغی غرض سے اکثر امریکہ چلے جاتے۔ امریکہ قیام کے دوران آپ نے بہت سے افریقن امریکن احمدی دوستوں سے تعلقات استوار کئے اور وہ احباب بعد میں آپ سے ملاقات کے لئے کینیڈا تشریف لاتے رہے۔ اِن احباب میں ایک نمایاں نام ڈاکٹر مظفر احمد صاحب مرحوم کا بھی ہے جو بعد میں جماعت احمدیہ امریکہ کے نائب امیر بھی مقرر ہوئے۔

خلیل چوہدری صاحب تبلیغ کے میدان میں ہمیشہ سرگرم رہتے تھے۔اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ کی کوششوں سے کینیڈا میں جمیکن دوستوں اور اُن کے خاندانوں نے جماعت احمدیہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔آپ کی تبلیغ کا طریق بہت سادہ تھا، آپ آغاز میں خدا تعالیٰ سے محبت کا درس دیتے اور خدا تعالیٰ کی اپنی مخلوق سے محبت کا احساس دلاتے۔1999ء آپ جمیکا کے دورہ پر گئے۔جماعت نے آپ کو جمیکا میں پہلے احمدیہ مشن کے قیام کی نگرانی کا کام سونپا۔ایک جمیکن دوست محترم عبداللہ میلکم صاحب جوخلیل چوہدری صاحب کے ذریعہ 1995ء حلقہ بگوش احمدیت ہوئے آج کل جمیکا میں مشنری کا کام کررہے ہیں۔

کینیڈا میں قیام کے تمام عرصہ میں خلیل چوہدری صاحب اور اُن کا خاندان اپنے گھر میں مہمانوں کوٹھہرانے کی وجہ سے مشہور تھا۔ اُنہوں نے کینیڈا میں نئے آنے والے بہت سے احمدی مہاجرین کی بحالی میں مدد کی، اکثر مہاجرین ابتدائی ایّام میں آپ کے گھر پر ہی رہتے تھے۔محترمہ سلیمہ چوہدری صاحبہ مہمانوں کے لئے (جن میں پاکستان کی جماعتوں سے آئے ہوئے معزز مہمان بھی شامل ہوتے) کھانے تیار کرتیں۔شروع شروع میں بعض شادیوں کے لئے بھی آپ کا گھر مرکز بنا۔

محترم خلیل احمد چوہدری صاحب 25 مئی 2010ء کو اِس دارفانی سے رخصت ہوئے ،آپ موصی تھے، اللہ تعالیٰ اُن سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔آمین۔

محترم مسعود احمد خان صاحب

محترم مسعود احمد خان صاحب 1965ء میں اپنی اہلیہ اور بچی کے ہمراہ برطانیہ سے کینیڈا منتقل ہوئے۔آپ کا تعلق شملہ انڈیا سے تھا جہاں آپ کے والد مرحوم فضل محمد خان شملوی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر ایک مباحثہ کے دوران بیعت کا شرف حاصل کیا، اِس مباحثہ کا ذکر سلسلہ کے لٹریچر میں بھی موجود ہے۔

مسعود احمد خان صاحب تقسیم ہند سے قبل قادیان میں رہائش پذیر تھے اور ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔

جب آپ نے کینیڈا میں رہائش اختیار کی تو یہاں ایک مختصر سی جماعت تھی اور ماہانہ اجلاس مکرم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم کے اپارٹمنٹ پر ہوتے تھے، میاں صاحب اُس دوران جماعت کے صدر بھی تھے۔

اپنے مرحوم والد کی طرح مسعود احمد خان صاحب کو تبلیغ کا ایک جنون تھا، وہ دینی علوم سے بھی واقف تھے۔آپ کی تبلیغ کے ذریعہ بعض کینیڈین بھی حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔آپ کا یہ شغف ریٹائرمنٹ کے بعد تک جاری رہا۔

1990ء میں جب جماعت احمدیہ ہملٹن کی تشکیل ہوئی تو آپ اُس کے پہلے صدر مقرر کئے گئے۔

مسعود احمد خان صاحب محترم حسن محمد خاں عارف صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں، محترم حسن محمد خاں عارف صاحب نائب وکیل التبشیر ربوہ کے عہدہ پر ریٹائر ہوئے، آپ ٹورانٹو میں رہائش پذیر ہیں۔احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ایک عرصہ تک مدیر اعلیٰ رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے آپ کو اعلیٰ خدمات ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا۔اللہ تعالیٰ سے اُن کی صحت والی زندگی کے لئے درخواست دُعا ہے۔

مسعود احمد خان صاحب ہماری مخلصانہ دُعاؤں کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کے تبلیغ کے جنون کو دوام بخشے اور مزید کامیابیاں عطا کرے۔آمین

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالدؔ

فون نمبر: 647-988 3494

ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

ٹورانٹو اور اس کے گردونواح میں نمازعیدالاضحیہ

ٹورانٹو اور اُس کے گردونواح میں عیدالاضحیہ سوموار 12 ستمبر 2016ء کو منائی گئی۔نماز عید کا سب سے بڑا اجتماع انٹرنیشنل سنٹر کے ہال نمبر 2 میں منعقد ہوا جہاں ٹورانٹو، مسی ساگا، بریمپٹن، سکاربرو اور مارکھم کے احباب وخواتین نے نماز عید ادا کی۔نماز عید کا وقت دس بجے مقرر کیا گیا تھا۔محترم احسن گردیزی صاحب ریجنل امیر مسی ساگا جماعت ساڑھے نو بجے سے ہی دُعاؤں کے اعلانات کے ساتھ عید کی مسنون تکبیرات کا ورد کر وا رہے تھے۔دس بجے صفیں درست کروانے کے بعد دس بج کر دو منٹ پر محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا کی امامت میں نماز عید ادا کی گئی۔

خطبہ عیدالاضحیہ

نماز عید کے بعد دس بج کر پندرہ منٹ پر محترم امیر صاحب نے خطبہ عیدالاضحیہ ارشاد فرمایا۔آپ کے خطبہ کا موضوع حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ 25 ستمبر 2015ء کے خطبہ عیدالاضحیٰ پر مبنی تھا۔تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 128 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔

آپ نے فرمایا کہ آج ہم عیدالاضحیہ منا رہے ہیں۔اِس عید اور حج دونوں کا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیش کردہ قربانیوں سے تعلق ہے اس عید کا تعلق اُس دور سے ہے جب آدم کی اولاد نے نہ صرف انفرادی طور پر قربانیاں پیش کیں بلکہ اپنے اہل کی قربانیوں کے ایک نئے دور کا آغاز کیا۔درحقیقت قربانیوں کے جو اعلیٰ معیار ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی میں ملتے ہیں اُس کے انتہائی اونچے مقام رسول کریم ﷺ کی زندگی میں ہمیں ملتے ہیں۔جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ذات اور اپنے خاندان کی قربانی سے خانہ کعبہ کی تعمیر کی بالکل اُسی طرح ہمارے پیارے آقا ﷺ نے اُسے ہمیشہ کے لئے بتوں سے پاک کر کے توحید کے قیام کا مرکز بنایا اور تمام عالم کو خانہ کعبہ کی طرف جھکا دینے والا بنا دیا اور بڑی بڑی قربانیاں اِس کے لئے دیں۔اِس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے غلام صادق کو مبعوث فرمایا جنہوں نے دوبارہ ایک جماعت قائم کر کے اُس سے اُن مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ہر قربانی کے لئے ایک عہد لیا۔

محترم امیر صاحب نے فرمایا اس لحاظ سے ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ اس کا ادراک حاصل کرنے کے لئے سورۃ الجمعہ کے الفاظ "آخرین منھم" پر غور کرے اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان کی قدر کرے۔اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی حتّی المقدور کوشش کرے اور اُن لوگوں میں شامل ہو جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کے مقصد کو جاننے والے اور پورا کرنے والے ہوں۔اُن لوگوں میں شامل ہو جو خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کرنے والا ہوں۔اس دور کے امام کی پیروی کرتے ہوئے ہماری سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ دنیا کو خانہ کعبہ کی طرف جھکنے والا بنا سکیں۔ورنہ خانہ کعبہ کی طرف ظاہری طور پر منہ پھیرنا اور اُس کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

آپ نے فرمایا کہ یہ حج اگر اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پس پشت ڈال کر کئے جاتے ہیں تو کوئی فائدہ نہیں دیں گے جب تک حقیقی عبادتوں کے معیار قائم نہیں ہوتے۔آج مسلمانوں کی مثالیں ظلم پھیلانے والوں کے طور پر دی جا رہی ہیں غیر مسلموں کو اسلام پر اعتراض کی جرأت اس لئے پیدا ہو رہی ہے کہ گو مسلمان خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز تو پڑھتے ہیں لیکن اس کی تعمیر کے مقصد کو بھول رہے ہیں۔خانہ کعبہ تو سلامتی اور امن کی نشانی کے طور پر تعمیر کیا گیا تھا لیکن آج مسلمان ہی مسلمان کی گردن کاٹ رہا ہے۔جب ہم ایسی حرکتیں دیکھتے ہیں تو ہر احمدی کی توجہ پہلے سے بڑھ کر اس طرف ہونی چاہیے کہ اُس نے عید سے کیا سبق حاصل کرنا ہے، ہم نے بکرے صرف گوشت کھانے کے لئے قربان نہیں کرنے بلکہ اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کرنے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور سب سے بڑھ کر ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کی روح کیا تھی، وہ ہمیں کیا سبق دینا چاہتے تھے۔دین کی خاطر بعض اوقات اپنوں سے تعلقات کو بھی قربان کرنا پڑتا ہے۔

پس ہم جو آخرین میں شمار ہوتے ہیں ہمیں بھی ان قربانیوں کو یاد رکھنا چاہیے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنے ہر رشتہ کو ثانوی حیثیت دینی ہوگی اور اپنی نئی نسلوں کو بھی ان حقیقی عیدوں کا ادراک پیدا کروانا ہوگا۔

حضور انور کے خطبہ کی روشنی میں محترم امیر صاحب کینیڈا نے کینیڈا بھر میں مساجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلوائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو برقرار رکھنے اور دنیا بھر میں اُس کی عبادت کے گھروں کے لئے قربانیوں کی ضرورت آج بھی ہے۔جماعت احمدیہ کینیڈا کے 50 سالہ جشن تشکر کے پروگرام میں یہ امر بھی شامل ہے کہ ہم نے کینیڈا میں 50 مساجد تعمیر کرنی ہیں۔

10 بج کر 35 منٹ پر آپ نے اجتماعی دُعا کروائی اور احباب جماعت کو عید مبارک کا تحفہ پیش کیا، آپ کا خطبہ عید انگریزی اور اردو میں تھا۔

مسجد بیت الاسلام میں نماز عیدالاضحیہ

نماز عیدالاضحیہ کا دوسرا بڑا اجتماع جماعت احمدیہ کینیڈا کی مرکزی مسجد بیت الاسلام میں ہوا، جہاں پیس ولیج، وان شہر اور اُس سے متصل جماعتوں کے احباب وخواتین نے نماز عید ادا کی۔دس بجے نماز عید کی ادائیگی کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے خطبہ عید ارشاد فرمایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کی قربانی کے واقعہ کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا۔

(باقی صفحہ 34)

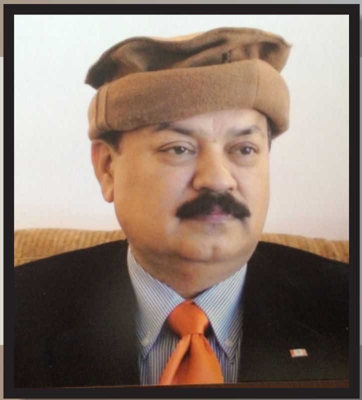

مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

15/اکتوبر 2016 کو مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب پیس ویلیج ویسٹ حلقہ 53 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت وعنایت 20/اکتوبر کو مسجد بیت الاسلام میں ظہر سے قبل ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضور انور نے مکرم ڈاکٹر صاحب کے حاظر جنازہ کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم رانا منور احمد خاں صاحب (کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

☆ مکرم خالد احسان صاحب آف لاہور

☆ مکرمہ صادقہ ثریا صاحبہ۔ ربوہ

☆ مکرمہ بڈیا صاحبہ۔ مصطفیٰ آباد، فیصل آباد

☆ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب۔ چک 128/9L ضلع ساہیوال۔ حال ربوہ

اگلے روز 21 ستمبر کو مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب کی نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اور اس کے بعد مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ویلیج نے دعا کروائی۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اپنی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر عالیہ عصمت رحیم صاحبہ کی مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے انتہائی خوش دلی سے بھر پور تعاون کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی بیگم صاحبہ کو کامیابیوں سے نوازا۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو ان کے ہر حسن سلوک کا بھر پور اجر عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب انتہائی ملنسار، خوش مزاج، انسان دوست، غریب پرور، نیک اور ایک خوبصورت شخصیت کے مالک تھے۔ ساؤتھ افریقہ میں رہائش کے دوران مختلف مواقع پر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ نیز سوازی لینڈ اور جوہانزبرگ کے مشن ہاؤس کی تیاری میں بھی بصد شوق مالی قربانی کی توفیق حاصل رہی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمالے۔ آمین ثم آمین۔

تحدیث نعمت کی غرض سے یہ بھی بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف وفات سے ایک دن قبل اپنے چندہ جات ادا کرنے کے لئے ایوان طاہر آئے اور مسجد فنڈ میں پانچ ہزار ڈالرز ادا کئے۔ اور اپنی بیگم صاحبہ سے کہنے لگے کہ پچیس ہزار ڈالرز کا ہم نے وعدہ کیا ہے۔ جس میں سے دس ہزار ڈالرز ہم نے اسی وقت دے دئے تھے اور بقیہ دو سال کی مدت میں ادائیگی کا وعدہ کیا تھا۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی اتنی خدمت ہو رہی ہے، ہمارے پاس پیسے ہیں تو ابھی ادائیگی کر دیتے ہیں اور ان خیالات کے ساتھ انہیں اپنے وعدہ کی رقم ادا کرنے کی توفیق مل گئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و رحم کے ساتھ ان کی مالی قربانی کو قبول فرمالے۔ آمین ثم آمین۔

ان کی بیگم صاحبہ کہتی ہیں کہ انہوں نے انتہائی سادگی، درد مندی اور ایتاء ذالقربیٰ کے تحت زندگی بسر کی۔ اللہ تعالیٰ ان سے بہت پیار کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین۔

بہت بلند حوصلہ انسان تھے۔ گذشتہ پانچ چھ سال سے گردوں کی بیماری میں مبتلا تھے اور Kidney Transplant بھی کروانا پڑا۔ بیماری کے تمام مراحل میں آخری لمحہ تک مردانہ وار مقابلہ کرتے رہے۔ کبھی کوئی شکوہ شکایت منہ پر نہیں لائے بلکہ ہمیشہ مثالی مثبت سوچ کا اظہار کرتے رہے۔

جمعرات مورخہ 13 اکتوبر 2016 کو صبح بیماری کے جان لیوا حملہ سے پہلے حسب معمول فجر کی آخری نماز حضور انور کی امامت میں ادا کرنے کی سعادت پائی۔ الحمدللہ۔ بعد ازاں ٹانگ میں شدید تکلیف کے باعث ہسپتال گئے اور کچھ گھنٹوں بعد دارِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسے پہ اے دل تو جان فدا کر

ڈاکٹر صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ چند دنوں سے متواتر موت اور وفات خواب میں دیکھ رہی تھیں اور کافی پریشانی اور فکر لاحق تھی لیکن پرسوں خواب دیکھا کہ حضور انور ہمارے گھر تشریف لائے ہیں۔ تو انہوں نے 'مسرور' سے تعبیر نکالی کہ سب خیر ہے اور خوشی ہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب مرحوم کے لواحقین میں اہلیہ محترمہ ڈاکٹر عالیہ عصمت رحیم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ نیوفاؤنڈ لینڈ (2013-2015) ایک بیٹی محترمہ فاتحہ رحیم صاحبہ، دو بیٹے مکرم عبداللہ فیض رحیم صاحب، وقف نو اور مکرم اسد اللہ مراد رحیم ہیں۔

ان کے علاوہ ان کے چار بھائی مکرم عبدالرحمٰن صاحب، پاکستان۔ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب، آسٹریلیا۔ مکرم عبدالجبار چوہدری صاحب، یوکے۔ مکرم عبدالصبور صاحب، مانٹریال۔ دو بہنیں محترمہ نگہت کمال صاحبہ، امریکہ۔ محترمہ منیرہ سلطان صاحبہ، امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب اللہ ان کی مغفرت کے لئے اور بلندی درجات کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ اور ان کی اہلیہ محترمہ اور ان کے بچوں، بہنوں، بھائیوں اور تمام عزیز و اقارب کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان سب کا ولی و مددگار، مالک و رازق ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

بقیہ از حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اتباع سنت نبویؐ

حضرت استانی سکینۃ النساء بیگم صاحبہ زوجہ حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب رضی اللہ عنہ اپنے ایک مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے متعلق اپنا مشاہدہ لکھتی ہیں:

”....غرض کہ مختصر بات یہ کہ ان کے قول فعل، اُٹھنے بیٹھنے، سونے، کھانے پینے سے شان رسولؐ یاد آتی ہے۔ عادات حضور کی صحابہ کرام سے ملتی ہیں۔ اگر واقف حدیث انسان حضور کی طرز زندگی دیکھے تو عجیب لطف وسرور سے بھرپور ہو جاوے۔“

(بدر قادیان۔23 نومبر 1911ء صفحہ 10 کالم 1)

دراصل آپ کی فطرت میں یہ بات داخل تھی کہ جو آپ کے بتائے ہوئے کاموں کی ادائیگی کرتا طبعاً آپ اس کے لیے اپنے دل میں محبت اور میلان کی کیفیت پاتے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

”محبت کا اصول یہ ہے کہ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا ۔میری فطرت میں یہ بات ہے کہ جو کام کسی کو بتاؤں اور وہ نہ کرے تو میری اس کے ساتھ محبت نہیں رہ سکتی۔ خدا کی محبت کا بھی یہی حال ہے وہ اپنی فرمانبرداری کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔“

(حقائق الفرقان، جلد دوم، صفحہ 417)

دوسروں سے محبت کرنے کا معیار آپ کے دل میں یہ ہو کہ اگر وہ آپ کا بتایا ہوا کام نہ کریں تو آپ کی ان کے ساتھ محبت نہ رہے تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس ذات بابرکت کی محبت کے آپ خواہاں ہو بلکہ جس کی محبت ہی آپ کی زندگی کا مطمع نظر ہو، اُس کے بتائی ہوئی راہوں پر آپ عمل پیرا نہ ہوں۔ پس یہ ناممکن تھا اور آپ نے اپنے عمل سے ساری زندگی اس کا ثبوت دیا اور جو عہد آپ نے باندھا اُسے پورا کر دکھایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کی قمیص پہنائی تو اب آپ بھی اپنی جماعت میں اطاعت وفرمانبرداری کا وہی معیار دیکھنا چاہتے تھے، آپ فرماتے ہیں:

”ہمارے ساتھ بھی بعض لوگوں نے عقد باندھا ہے کہ جو بھلی بات کہو گے، مان لیں گے (خلیفۂ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔ ناقل) ہم نے تمہیں کئی بھلی باتیں بتائیں، ان پر عمل چاہیے۔“ (حقائق الفرقان، جلد دوم، صفحہ 73)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ امت مسلمہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”کسی قوم کے لیڈر نے اپنی اُمت کے واسطے ایسی نیکیوں کا سامان نہیں کیا جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے کیا ہے۔ میرے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا بڑا بڑا جوش آتا ہے کہ آپ کے ہم پر کس قدر احسانات ہیں۔ ہر کام میں آنحضرت ﷺ نے ہم کو استخارہ کرنا سکھایا ہے، یہ کتنا بڑا کرم اور غریب نوازی ہے۔ مصیبت کے وقت انا للہ سکھلایا ہے جس سے تمام مصیبتوں کے پہاڑ اُڑ جاتے ہیں۔ ہر نصیحت کے وقت شکر کرنا سکھلایا ہے۔ کتاب وہ دی ہے کہ کسی کی طاقت نہیں کہ ایسی کتاب پیش کر سکے۔ کتنے بڑے احسان ہیں، مسلمانوں کو چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کریں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ“

(بدر قادیان۔30 نومبر 1911ء صفحہ 4 کالم 2,3)

بقیہ از تحریک وقف جدید

ایک بچی نے اپنی جہیز کی رقم میں سے بہت بڑی رقم وقف جدید میں پیش کردی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان دارالامان میں مورخہ 6 جنوری 2006ء کو خطبہ جمعہ میں ایک بچی کی مثالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”اس زمانے میں مادیت پہلے سے بھی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی کا تو براہ راست اثر آپ کے صحابہؓ پر پڑتا تھا۔ آج زمانہ اتنا دور ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام سے وعدے کئے ہیں اس کے نظارے ہمیں دکھا رہا ہے۔ کئی احمدی نوجوان ایسے ہیں جو اپنی خواہشات کو مارتے ہوئے اپنی جمع پونجی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔

گزشتہ سال کی بات ہے پاکستان کی جماعتوں کے لئے جو ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا سال کے آخر میں اس کا پورا ہونے کا وقت آیا تو اس بارہ میں مجھے صدر لجنہ لاہور نے ایک رپورٹ دی۔ انہوں نے بھی اپنی لجنہ کو تحریک کی تو اس وقت ایک بچی نے اپنی جہیز کی رقم میں سے بہت بڑی رقم ادا کردی اور پرواہ نہیں کی کہ جہیز اچھا بنتا ہے کہ نہیں بنتا یا بنتا بھی ہے کہ نہیں۔ اور وہ بچی اس جلسہ کے موقع پر قادیان بھی آئی تھی اور مجھے ملی۔ تو ایسے لوگ اس زمانے میں بھی ہیں جو اپنے مال اور نفس کا جہاد خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کی بھی شادی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے، بابرکت فرمائے اور اس قربانی کے بدلے میں اسے اتنا دے کہ اس سے سنبھالا نہ جائے اور پھر اس میں برکت کے لئے پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کی طرف راغب ہو اور اللہ تعالی ایسے بے شمار قربانیاں کرنے والے جماعت کو دیتا چلا جائے اور وہ فرشتوں کی دعاوں کے بھی وارث ہوں کہ اللہ تعالی خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس جیسے اور پیدا کرتا چلا جائے۔“ (خطبات وقف جدید، صفحہ 597)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سے ہر ایک کو تحریک وقفِ جدید میں شامل ہونے کی توفیق بخشے۔ دسمبر کے آخر میں تحریک وقف جدید کا سال ختم ہوتا ہے۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ اپنے وعدہ جات تحریک وقفِ جدید کی جلد از جلد ادائیگی فرمائیں اور اپنے بچوں کو بھی اس تحریک میں شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ از ٹورانٹو اور اس کے گردونواح میں نماز عیدالاضحیہ

اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ کے اغراض ومقاصد پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس دور میں جس قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے اس پر اظہار خیال کیا۔ اس طرح قربانی کے حقیقی فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے مساجد کی تعمیر کے لئے دل کھول کر چندہ دینے والوں کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اس پہلو سے خواتین کی مالی اور زیورات کی قربانیوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔

تقریباً ساڑھے دس بجے مکرم مولانا صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد احباب جماعت ایک دوسرے کو عید کی مبارک دینے میں مصروف ہوگئے۔

(رپورٹ: محمد اکرم یوسف)

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادتیں

☆ رحیم مبارک چوہدری

2 ستمبر 2016ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم قمر چوہدری صاحب و محترمہ زہرہ بتول صاحبہ برایمپٹن ہارٹ لیک کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ''رحیم مبارک چوہدری'' تجویز ہوا ہے۔

یہ بچہ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب، شعبہ مال جماعت احمدیہ کینیڈا کا پوتا اور مکرم سعید احمد صاحب جرمنی کا نواسہ ہے۔

ادارہ اس مسرت موقع پر نومولود کے تمام اعزہ واقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

☆ آزان اعظم بیگ

13 ستمبر 2016ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مدثر اعظم بیگ صاحب کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام ''آزان اعظم بیگ'' تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ مکرم عبدالرحمٰن بیگ صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس کا پوتا ہے۔

☆ ولی احمد جوئیہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد نصر اللہ جوئیہ صاحب و محترمہ خالدہ نصر اللہ صاحبہ، مسِیپل جماعت کینیڈا کو ایک بیٹی اور بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ''ولی احمد جوئیہ'' تجویز ہوا ہے اور وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

نومولود مکرم شیر محمد جوئیہ صاحب ٹھٹھہ جوئیہ، ضلع سرگودھا کا پوتا اور مکرم عطا محمد جوئیہ صاحب کا نواسہ ہے۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ

17 ستمبر 2016ء کو محترمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد بٹ صاحب مرحوم پیس ولیج سنٹر ویسٹ حلقہ 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 19 ستمبر 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب وعشاء کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 20 ستمبر کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج نے دعا کروائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور حضرت غلام محمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی تھیں۔

مکرم سردار انیس احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ امۃ المتین صاحبہ نے اپنی والدہ اوران کے بچوں نے اپنی نانی کی ایک عرصہ تک غیر معمولی خدمت کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم انیس احمد بٹ صاحب مارکھم، مکرم عباس احمد بٹ صاحب امریکہ اور مکرم منور احمد بٹ صاحب یوکے اور تین بیٹیاں مکرمہ امۃ المتین صاحبہ پیس ولیج سنٹر ویسٹ، مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اور مکرمہ امۃ الودود صاحبہ یوکے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 30 ستمبر 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم داؤد احمد صاحب

7 / اگست 2016ء کو مکرم داؤد احمد قریشی صاحب کراچی میں 61 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ ثمینہ داؤد صاحبہ سکاربرو کے علاوہ والد محترم افتخار علی قریشی صاحب سابق وکیل المال ثالث ربوہ اور والدہ محترمہ ڈاکٹر امۃ الرشید صاحبہ (فضل عمر ہسپتال)، ایک بھائی اور دو بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرمہ ارشاد اختر صاحبہ

7 / اگست 2016ء کو مکرمہ ارشاد اختر صاحبہ ربوہ میں 66 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ، مکرم مقصود احمد طاہر بٹ صاحب ایمری ولیج کی والدہ محترمہ تھیں۔

☆ مکرم شیخ محمد عثمان صاحب

7 / اگست 2016ء کو مکرم شیخ محمد عثمان صاحب، سرے، وینکوور میں 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

مرحوم، مکرم شیخ نعیم احمد صاحب سرے ساؤتھ جماعت کے والد محترم تھے۔

☆ مکرم فرمان علی صاحب

22 / اگست 2016ء کو مکرم فرمان علی صاحب کوٹلی آزاد کشمیر میں 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے پسماندگان میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم محمد لطیف صاحب پیس ولیج ویسٹ کے ماموں تھے۔

☆ مکرم لطیف الرحمٰن سنوری صاحب

23 / اگست 2016ء کو مکرم لطیف الرحمٰن سنوری صاحب آف رومی ٹریول کراچی میں 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ثریا لطیف صاحبہ، دو بیٹے مکرم افتخار الرحمٰن صاحب، شمس الرحمٰن صاحب ایک بیٹی محترمہ شمس النساء صاحبہ یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ولی الرحمٰن صاحب برایمپٹن ہارٹ لیک جماعت کے بھائی تھے۔

☆ مکرم رانا منور احمد خاں صاحب

27 / اگست 2016ء کو مکرم رانا منور احمد خاں صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب کاٹھگری (مرحوم) ربوہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اور دفتر وصایا میں ایک لمبا عرصہ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔

مکرم مصور احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ٹورانٹو کے والد اور مکرم ماسٹر مبارک احمد خاں صاحب، پیس ویلج سینٹر ویسٹ کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم کے اور بھی عزیز واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

☆ مکرمہ بلقیس جہاں ملک صاحبہ

2 ستمبر 2016ء کو مکرمہ بلقیس جہاں ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالغنی اصغر کاشمیری صاحب کراچی میں 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ، مکرم ملک وحید صاحب مسس ساگا ساؤتھ جماعت اور مکرمہ امۃ الباری صاحبہ کیلگری جماعت کی والدہ اور مکرم صباحت علی راجپوت صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا کی نانی تھیں۔

☆ مکرم چوہدری محمد اشرف خالد صاحب

13 ستمبر 2016ء کو مکرم چوہدری محمد اشرف خالد صاحب ٹنڈو آلہ یار، سندھ میں 55 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹا عمر 16 سال اور ایک بیٹی عمر 7 سال یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرمہ اختر صوفی صاحبہ احمدیہ ابوڈ آف پیس کے بھائی تھے۔

☆ مکرم رانا رشید احمد صاحب

14 ستمبر 2016ء کو مکرم رانا رشید احمد صاحب سرگودھا میں 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحوم، مکرم رانا ممتاز احمد صاحب پیس ویلج جماعت کے والد محترم تھے۔

☆ مکرمہ فہمیدہ ارشاد صاحبہ

15 ستمبر 2016ء کو مکرمہ فہمیدہ ارشاد صاحبہ امریکہ میں 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ، مکرم نعمان شاہین صاحب ووڈبرج کی والدہ محترمہ اور مکرم داؤد احمد لون صاحب ڈرہم جماعت کی بہن تھیں۔

☆ مکرم انوار الدین ملک صاحب

16 ستمبر 2016ء کو مکرم انوار الدین ملک صاحب جرمنی میں 51 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم، مکرم ضیاء الدین ملک صاحب سیکرٹری وقف جدید ووڈبرج کے بھائی تھے۔

☆ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ

27 ستمبر 2016ء کو مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ ملٹن میں 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ مکرم ملک نصیر الحق صاحب ٹورانٹو کی بہن، پیس ویلج سینٹر ایسٹ کی محترمہ نویدہ ڈار صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالقیوم ڈار صاحب اور محترمہ بشریٰ عرفان صاحبہ اہلیہ مکرم عرفان احمد خالد صاحب کی خالہ تھیں۔ مرحومہ کے اور بھی عزیز واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

تصحیح

☆ مکرمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ

13 جون 2016ء کو محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم پیام شاہجہانپوری صاحب مرحوم لاہور میں 79 سال کی عمر میں وفات پاگئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ، محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی ٹورانٹو کی بہن تھیں۔ قارئین نوٹ فرمالیں۔

اعزازات

نیشنل اجتماع اطفال الاحمدیہ کینیڈا 2016 بمقام بریڈفورڈ منعقد ہوا۔

عزیزم اوصاف احمد مرزا ابن مکرم اعتراف احمد مرزا صاحب نے 'معیارِ صغیر' مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام اُردو تقریری مقابلہ میں کینیڈا بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

اسی طرح ان کے چھوٹے بھائی عزیزم ریان احمد مرزا نے بھی اس معیار میں انگریزی تقریر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ بچوں کا تعلق مسس ساگا ویسٹ حلقہ سے ہے۔ نیز دونوں بچوں نے کھیلوں میں بھی اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ جزاکم اللہ احسن اللہ جزاء

عزیزان مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب، مسس ساگا ویسٹ کے پوتے اور مکرم کرنل عبدالباسط صاحب، مسس ساگا ویسٹ کے نواسے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کی یہ کامیابیاں بابرکت کرے اور آئندہ اعلیٰ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور دونوں بچوں کو مزید دین کی خدمت کا موقع دے۔ آمین۔

قبولیت دعا کے راز

مکرم رشید الدین خاں صاحب آف وینکوور نے ایک کتاب ''قبولیت دعا کے راز'' مرتب کی ہے۔ قرآن کریم اور دعا سے محبت بڑھانے کا ایک عمدہ نسخہ ہے۔

اس کے لئے انہوں نے ''صدقہ جاریہ'' کے نام سے ایک ویب سائٹ تیار کی ہے جو درج ذیل ہے۔

hhttps://sites.google.com/site/sadqajariabyrashiduddinkhan/home

احباب سے درخواست ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔